UNIVERSAL LIBRARY
OU_226282
UNIVERSAL LIBRARY

OUP—391—29-4-72—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۲۹۷۶۹ Accession No. 1467
سں ع ۱۴۶۷

Author عبد الجلیل لغمانی

Title سلطان التواریخ

This book should be returned on or before the date last marked below.

سلسلۃ النبوت

حصہ اوّل

سلطان التواریخ

مؤلفہ

جناب مولانا مولوی محمد عبد الجلیل الحسنی نعمانی مدظلہ

در مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق کائنات نے اپنی جملہ مخلوقات و مصنوعات سے انسان کو قطع نظر حسن وضع
اور طرز و قطع خط و خال حسن و جمال غایت وسط و اعتدال و نہایت تکمیل و اکمال
ایک ایسا جوہر علم و ادراک کا عطا فرمایا جسکے سبب بہادر بین سے روی زمین کا
ہر خشک و تر مشاہدہ مین آتا ہے اور منشا ان اعطائے کرامات گوناگون اور ادائے
کمالات بوقلمون کا اور سبب اس جلالت و اعزاز و شرافت و امتیاز کا بجز اسکے
نہین کہ اوس استاذ ازل اوس صانع اکمل کو اس خاص ممیز و معزز سانچہ ڈھالنے
مین اپنے صفات کمالیہ کے پرتو انوار ڈالنی مد نظر تھی جسمین معرفت اپنی ذات
اور پہچان اپنے بے انتہا کمالات کی مستتر اور مضمر ۔ پس افراد عباد سے جس کسی نے
مادہ قابلیت سے کام لیا در اصل اسی نے کیا جو کیا ۔ جو انسان قوت علمیہ سے مزین
ہے وہ انسان عین و عین انسان ہے ۔ اگر اس صفت سے متصف نہین بوجہ فقدان
مابہ الامتیاز و وجدان علت مشترکہ حیوانیۃ صرف حیوان ہی انسان کہے جانے سے

انسان نہین ہوتا ہے ؏ ور اگر بو نباشد ہیزم است ؎ بلکہ اپنے درجہ مین حیوان سے
بدتر شمار ہوگا جسمین آنکھہ پیدا ہی نہین اوس سے دیکھنے کی تکلیف مالا یطاق علی الاطلاق
منقطع و مرتفع ہے۔ ہان جو کوئی مبدء فیاض سے یہہ آلہ بدیع بینائی پاے پہر دیکھنے
کا کام اوس سے نہ نکالے۔ اوسپر اطلاق انسان کیونکر ہو سکتا ہے۔ صورت مصوّر
جسمانی یا پیکر انسانی کو انسان کہنا بجز حماقت و نادانی اور کیا ہے قرب عہد نبوت
اعتماد حافظہ و نیز دیگر اسباب قویہ علمیہ و عملیہ و انتظام ضروریۂ دینیہ نے ہمارے
پیغمبر آخر الزمان فرد کامل افراد انسان باعث ایجاد زمین و آسمان افتخار آدم
بنی آدم سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے اصحاب
کو اسطرف ملتفت نکیا جس سے نقشۂ باطن صفحۂ قرطاس پر انعکاس پاتا یعنی ذخیرۂ
معلومات (جسکا سلسلہ سینہ بسینہ ابتک متسلسل ہے) حیز تحریر مین آتا لیکن حاشیہ
بوسان بساط تقرب متبعین راسخین ملت مبین ناقلین ناقدین فن ماہرین رمز
سخن نے بہ تقاضائے مصلحت وقت و عود ضرورت اس مرحلہ کو ایسے طرز و
عنوان سے طے کیا جس سے زیادہ باوجود نفس امکان امکان سے خارج
ہو وہ کون تابعین عظام ناظمین نظام انام و علمائے کرام۔ عقاید اعمال طریق
استدلال علوم وسایط صرف و نحو لغت بلاغت معانی بیان علم القرآن تفسیر
حدیث اسماء الرجال علم فقہ علم اصول علم الاخلاق حکمت طبعی وغیرہ مین کیسے
عمدہ مفصل مطول کتابین تحریر کین ہر دریا نے جسطرف پہر گیا ایک موج دکہادی
مخلوق کو باہمی برتاؤ اور خالق کے ساتھہ طرز معاملہ کی روش جو چاہیے وہ
سکہا اور بتادی اس مسافر خانہ مین کرنے کی بری اور بہلی بات جو فسانہ
آخرت کو سمجہا دینا پر ضرور تہی بخوبی سمجہا اور سمجہا دی۔ مشرق سے مغرب جنوب
سے شمال تک تا حد عمرانات کوئی جگہہ ایسی نہوگی جہان آفتاب جہانتاب اسلام

کی روشنی نہ پہونچی ہو ہر ملک سنے اپنی اپنی زبان مین قانون الٰہی کو بواسطہ
خاص لیا اور عام کو پہونچا دیا اصول سے فروع ذاتیات سے عرضیات مقاصد
سے وسائط و متعلقات تک در باب معاد و معاش جد و جہد کی اور جو کچھہ ہمنے
بیان کیا یہہ مظاہر ہین ظاہر پر۔ اکابر باطن سنے باطن سے جو آثار باطن اور
ظاہر پر پہیلائے ہین اوس سے ہم اس کتاب مین اصلا تعرض نہین کرسکتے کہ
موقع نہین ہمارے ملک ہندوستان مین جو زبان عطر مجموعہ اردو کے
نام سے نامزد ہے اسکی سن ولادت مین بمقابلہ دیگر السنہ بہت سے کم سالگرہ
دکہلائی دیتے ہین مگر وہ محبوب شیرین و دلچسپ و نمکین ہے کہ جا بجا سکنائے
بلاد و قصبات اطراف و اکناف کے منہہ چڑہی ہنگئی جس سے یوماً فیوماً آغوش
قبول مین جگہہ پاتی ہے اور روز بروز ترقی کرتی چلی آتی ہے اس لباس
فاخرہ مین وہ انواع کمالات عقلی و نقلی کا شاہد دل آرا و جان نواز کس حسن و تجمل
ناز و انداز سے جلوہ فزا ہی کہ محتاج بیان نہین پہر اوس پسندیدہ طبع تدبیر طبع
نے وہ سہولت بہم پہنچائے کہ ظہور و فور اشاعت کا بدیہی باعث ہر ایک سمجھہ
سکتا ہے خاص کر تعلیم طلبا ر مدارس کی خاطر متواتر مفید عام کتابین لکھی گئین
اور لکھی جاتی ہین مذہبی افادات سے علاوہ یادگار اکابر اسلام مین بہی
ماہرین سنے کمال عرقریزی کی۔ اور داد تالیف دی۔ عربی فارسی ضخیم مجلدات
سے التقاط مفیدہ و پسندیدہ کا ذمہ لیا اور تاریخی طور پر سانحات کو بیان
کیا انبیائے مرسلین خلفائے راشدین صحابہ مہتدئین تابعین علمائے ماہرین اولیائے
کاملین امرا خلفا سلاطین ہر ایک کے مستقل حالات دل پسند علیحدہ علیحدہ
مفصل و مکمل و متعدد زبانونمین قلمبند کئے ہین۔ مگر راقم الحروف خاکسار ابی
ابوالجمیل محمد عبدالجلیل نعمانی مدت سے ایک ایسے مجموعہ مفید خواہان تہا

سنہ فوائد اردو تصنیف ۱۲۰۰

جسمین بالاستیعاب مذکورہ اصحاب کا تحقیقی احوال مگر اجمال اجمال سے معرا اور املال
تطویل سے مبرا حیز تحریر مین آئے ہرچند کہ فرصت کم اور اشتغال زیادہ مگر تحریک
احباب نے مجھے اسپر آمادہ کیا۔ میرا لکھنا سوائے اسکے اور کیا ہی کہ متقدمین کے خرمن
وسیع و رفیع سے خوشہ چینی کرکے جداگانہ فراہم آوردہ کو اپنے طور سے لاکر ہدیۂ
ناظرین کرون۔ لہذا بعد از تمہید اصل مدعا کیطرف رجوع کرتا ہون۔ معتصماً بحبل الملک
الوہاب وہو المیسر فی کل باب جانلو کہ اس کتاب مین ہم اولاً حسب ترتیب
بعض سلاطین ظاہر و باطن یعنی انبیائے مرسلین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کا
نہایت مختصر بیان کرنیکے بعد خلفائے راشدین و دیگر خلفائے عہد و عام سلاطین
و بعض روسائے ہندوستان کی ولادت و وفات و بعض حالات مین ضروری
امور پر اکتفا کرین گے۔

(۱) اہل اسلام کے جلیل القدر مقتدا زیب وجود مین تمام انسانون سے

مقدم حضرت ابو البشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلوۃ والسلام
تخلیق عالم سے پیدایش حضرت آدم تک جو زمانہ نہونے سے پہلے گذرا اوسکی
مقدار مین متعدد اقوال ہین جسکا محاسب حقیقی کے دفتر پر سپرد کرتے ہین پھر نوع
بعد آفرنیش زمین و آسمان و ملایک و بنی الجان خالق کون و مکان نے بواسطہ
عزرائیل فرشتہ کے قطعات زمین کی ہر قسم کی مٹی فراہم کی پھر بعد تخمیر چالیس
روز تک اوسپر بارش فرمائی پھر خشک کیا اور فرشتون کو حکم دیا کہ وادی
نعمان مین رکھہ آؤ وہان چالیس سال تک بذات خود صنعت گری سے کام لیا
جب صورت انسانی بنکر تیار ہوئی روح کو حکم دیا کہ مقام خلو کو بہردے اور اس

صورت کو انسان کامل کر دے روح دماغ مین پہونچکر دو سو برس تک سرگردان
رہی حتی کہ انکہون مین اوترکر بینائی اور کانون مین شنوائی پیدا کی علی ہذا القیاس
جس جزو بدن مین پہونچی اوسے لحمی کر دیا اور قوت وحس وحرکت عطا کی تمام
بدن مین سرایت کرنے کے بعد لیاقت خطاب کی پائی حکم ہوا کہ اٹہو فرشتون سے
سلام علیک کرو جواب سنو پہر اسی جگہہ تمام ذریات کو ونیز چونکہ خلیفہ مطلق کرنا
مد نظر تہا لہذا عالم کی ہر شے کو معائنہ کرایا ایک ایک کا نام بتایا علم کلی خواص و
آثار کا عطا فرمایا غرض کمال کا ایک مجموعہ بنایا ملائکہ حسب الحکم سجدۂ تعظیم بجا لائے
عزازیل عدم امتثال امر سے ملعون بارگاہ ہوا بعد ازاین روز جمعہ بصد عظمت وشان
ملائکہ نے تخت شاہی پر بٹہا کر بہشت پہونچایا لطف بہار گلزار نے جلیس وانیس
بہم پہونچنے کا تقاضا کیا حکیم ازل نے درمیان حالت خواب وبیداری حضرت
حوا کو پہلوئے چپ سے واسطے صحبت وانس کے پیدا کیا ونیز عقد نکاح سے مربوط الغرض
ایک مدت تک وہان قیام رہا لیکن اکل شجرہ ممنوعہ پر نقل مکانی کا حکم شرف نفاذ
پایا دست مصلحت نے حوا کو لب دریائے جدہ انکو جبل سراندیب پر لاکر پہونچایا
انکی معیت مین تیس قسم کے میوے اور دو آلات آہنی اور حجر اسود وچند طلا ونقرہ
وعصائے موسی تہی مقدار قیام جنت چالیس سال تہی تا حال انکی بول چال عربی
تہی مگر وقت ہبوط سے تا قبول توبہ سریانی رہی یہان آتے ہی معدہ نے اپنی
دوا طلب کی جبریل دو دانہ گندم وزنی ایک ہزار سات سو چہتیر درم و گیارہ سرخ و
سیاہ مع اخگر وبعض آلات حوائج لائے گیہون کو بویا اوسیوقت بارور ہوا اون کے
آٹے سے چند روٹیان پکا کر کہلائین بروقت تشنگی زمین سے پانی نکالکر پلایا
گریہ دو صد سالہ مین اسکے طفل اشک سے لونگ وسیاہ مرچ جوز وجوتری قطرات
اشک حوا سے زمین پر اشیائے سرخ رنگ دریا مین جوہر ودر رجبال مین یاقوت

و فیروزه طلا و نقره پیدا ہوئے - جس حال مین حضرت آدم بوجہ فراق ظاہری نالان تھے
ملائک نے وسط زمین مین جہان اب کعبۂ معظمہ ہے ایک بہشتی مکان بیت المعمور
نامی یاقوت سرخ کا لاکر رکہا جسکے شرقی غربی دو دروازے تھے اندر تین قنادیل آویزان
اوپر ایک خیمہ زبرجد ریشمی طنابونکا نصب تہا حضرت آدم ہندسے براہ بری اہمراہی
ملائک سے وہان پہونچکر عبادت و استغفار مین شاغل رہے ایکدن جبل عرفات
جاتے ہوئے راستے مین حضرت حوا (جو جدہ سے انکے متلاشی آرہی تہین) ملین باہمی
ملاقات کی جگہہ کو مزدلفہ اسیواسطے کہتے ہین بوجہ بعد مفارقت کہ عرصہ سو برس کا گذرا
ایک دوسرے مین کوئی تعارف نہوا کچہہ آگے بڑہکر ہر ایک نے پہچانا اس جگہہ کو عرفات
بولتے ہین وہانسے بیت المعمور واپس آتے وقت ایک جگہہ ملائک نے انکی تمنا
دریافت کی فرمایا مغفرت محل استفسار تمنا کو منا سے تعبیر کرتے ہین جب حسب ہدایت
رحمان بواسطہ نام مبارک پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم دعا قبول ہوئی آپ مع
حوا سراندیپ واپس آئے او زراعت شروع کی جس سے کہانیکا سامان بہم پہونچایا
آسمانی پانی جو زمین پر موجود تہا پینے مین آیا دو جوڑ بکری اور گائے بہینس کے
ملائک نے لا دئے او بکو پالا بالون سے لباس بنایا اتبک برہنہ تھے لباس پہنکر
باہم جمع ہوئے اسیدن کا نام جمعہ رکہا گیا ہے ادیم ارض سے خلقت ہے اسلئے
آدم نام پایا تمام بشر انہین سے وجود مین آئے لہذا ابو البشر ٹہرے اب روز اولاد
ہوتی ہے ایک لڑکا ایک لڑکی ایک دن کے لڑکے کو دوسرے دن کی لڑکی سے
بموجب حکم الہی نکاح کردیتے تھے پہر درجۂ نبوت ملا اکیس صحیفہ آسمانی نازل ہوے
جو حکمت طبیعیہ علم حساب ہندسہ تسخیر اجنہ معرفت خواص ادویہ پر متضمن تھے اب
سلسلۂ تناسل بڑہا لیکن اولاد مین باہمی فساد کی بنیاد یون قایم ہوئی کہ یکبطنی
پسر و دختر قابیل و اقلیمیہ ایکدن اور ہابیل اور یہودہ دوسرے دن متولد ہوئے

حسب ضابطہ شریعت اقلیمیہ جو خوبصورت تہے ہابیل کو اور یہودہ جو بدصورت
تہی قابیل کو پہونچتی تہی قابیل نے بوجہ بدصورتی یہودہ کو اپنے نکاح مین پسند
نہ کیا بلکہ اقلیمیہ کو جو شرعاً ہابیل کی زوجہ ہوتی چاہا اتباع نفسانی خلاف شریعت
پر زور دیا اس نے باغواے شیطان و مقتضائے سرکشی و طغیان ہابیل کو ایک
پتہر سے ہلاک کیا کہ جسکی عمر ۲۰ برس سال کی تہی حضرت آدم نے مقتولی فرزند نوجوان
ہابیل کی خبر سنکر اوسکے قاتل قابیل سے قصاص لینے کا ارادہ کیا یہہ بخوف قتل اقلیمیہ
کو لیکر یمن بہاگا وہین بود و باش اختیار کی اور جس طرح اپنے بہائی کا قاتل ہوا تہا
اپنے ہی فرزند ماثیل کے ہاتہہ سے جو آتش پرستی کا بانی ہے ہلاک ہوا روبرو سے
حضرت آدم چالیس ہزار آدمی متولد ہو چکے تہے صلبی بیواسطہ اولاد اکتالیس آدمی
تہے اکیس مرد بیس عورتین باقی بالواسطہ جب ہدایت کے امور سے فراغت پائے
گیارہ روز علیل رہ کر بحساب قیام دنیا نو سو ساٹہہ سال قمری کے عمر مین رحلت فرمائے
قیام جنت کے چالیس سال ملاکر ایکہزار ہوتے ہین تجہیز و تکفین مین ملائک شریک
تہے دیڑہ سو آدمیون نے جنازہ اٹہایا نماز جنازہ فرزند رشید حضرت شیث نے
ادا کی بقول بعض بیت المقدس مین مدفون ہوے تیسرے دن حضرت حوا جنکا
مدفن جدہ مشہور ہے بقول بعض پیدائش عالم سے ۵۴ کرور ۳۲ لاکھ ۷۶ ہزار ۷ سو
سال کے بعد پیدایش آدم واقع ہوئی آدم بعد پیدایش ۴۰ سال جنت مین قیام فرما
رہے اور بحساب تقویم ہشتم ماہ نیسان مطابق دہم محرم روز جمعہ اس عالم مین
رونق افزا ہو کر ۹ سو ساٹہہ برس قمری مین دار فانی سے ملک جاودانی کو منتقل
ہوے۔

حضرت شیث ابن آدم علیہ السلام (۲)

یہہ نام سریانی بمعنی بخشش خدا اور بقول بعض عجمی ہے بدلا و عوض کے معنی مین

ہر گاہ عمر حضرت آدم دو سو تیس سال کو پہونچی یہہ فرزند پیدا ہوے بچند وجوہ
اپنے بہائیون سے ممتاز تہے خلاف عادت معہودہ تنہا متولد ہوے۔ اپنے
بہائیون سے زیادہ خوبصورت تہے والد سے زیادہ صورت مین مشابہ تہے
قبل ولادت دندان مبارک جمگئے تہے بفور ولادت ملایک نے چالیس دن
تک علیحدہ رکہکر تمام زبانین تعلیم کین۔ اپنے والد کے وصی قرار پائے عہدۂ نبوت
سے مشرف ہوے پچاس صحیفہ آسمانی حق تعالی سے پائے عبرانی زبان مین
پہلے پہل انہی نے تکلم کیا ان سے پہلے کوئی آدمی زیب لحیہ سے ممتاز نہوا کلاہ
ونعلین کی ایجاد انہین کے وقت سے ہوئی طین وحجر سے بقول بعض بنائے
کعبہ اولاً انہین کے ہاتہہ سے ہوئی بدعاء واستدعاے سیدنا آدم حور جنت مخوالہ
نامی سے انکا نکاح ہوا منجملہ آپکے پند وپسند کے یہہ جملہ ہین مومنین مین سولہ
خصلتین ضرور ہین۔ معرفت حق۔ سعی طاعت حق۔ معرفت حسن وقبح اشیا
اطاعت سلطان۔ حسن خدمت والدین۔ خلق اللہ سے خلق۔ دلجوئی مساکین
ومحتاجین۔ خاطرداری مسافرین۔ پرہیز وقبایح مصائب آفات پر صبر۔ سچ
بولنا۔ انصاف کرنا۔ بردباری۔ ودوامی شکر نعمت باری۔ عادت قناعت
شکر نعمت مین نظرِ ربانی مسکن انکا ملک شام تہا علم موسیقی وریاضی وکہی
صنائع مشکلہ انہین کے صحایف سے مستخرج ہین در باب مخالفین دین پیرو
اولاد قابیل ومہام امور ہدایت انجام دیکر ۹ سو تیرہ برس کی عمر مین وفات
پائی بقول بعض قریہ سرعین متعلقات بعلبک مین مدفون ہین۔

انوش بن شیث ع

جب حضرت شیث ایک سو پانچ سال کے ہوے ان کے ایک فرزند انوش

جو بزبان عرب صادق کے معنی مین ہے یہہ بہی مثل والد والدکے ولیعہد ہوے علم کتابت علم حساب حساب ماہ وسال توانین فرمان روائی ومملکت انہین سے جاری ہوے بقول معتبر مفسرین حنفیہ عمر انکی چہہ سو برس کی ہوئی قریب مرقد آدم مدفون ہین۔

قینان بن انوش

جب انوش نوّے (۹۰) سال کے ہوے اسوقت یہہ فرزند بحیات جد بزرگوار قینان نامی پیدا ہوے جسکے معنی غالب کے ہین یہہ بڑے صالح پرہیزگار تہے انہون نے اپنے بہائیون کو فراہم کرکے اشرار جن سے مقاومت کی فتح یاب ہوکر اپنی جماعت مین امن قایم رکہی شہر سوس اور شہر بابل انہین کا آباد کیا ہوا ہے عمر انکی سات سو سال کی تہی۔

مہلائیل بن قینان

جب قینان ستر (۷۰) سال کے تہے کہ مہلائیل پیدا ہوے جو نہایت شکیل وجمیل صاحب صفا صاحب اخلاق ووفا عابد وزاہد تہے انہون نے وصایائے آدم پر عمل کیا جبل مقدس پر بعض اولاد آدم ع جسوقت مشغول لہو ولعب ہوے دختران قابیل سے ازدواج کرکے خرابی مچائی شرارت وفتنہ پردازی سے آفت اٹہائی جس سے تمام اولاد آدم متفرق ہوکر اطراف عالم مین چلے آئے اوس امتحان کے وقت مین خاندان شیث ہی ممتاز رہا عمر انکی (۹۵۰) سال کی تہی۔

یارد بن مہلائیل

جب ہبوط آدم سے ایکہزار تین سو چالیس سال گذرے مہلائیل کے فرزند
بیارد پیدا ہوے یہہ بہت بڑے دلاور وشجاع تھے اولاد قابیل سے
(جسمین باپ کیوقت سے نافرمانی چلی آتی تہی اوراب زیادہ تر سرکشی و
وطغیانی کی نوبت پہونچ گئی تہی) انہین نے جہاد کیا اکثر کو گرفتار کرکے
تعذیر دی اپنا لونڈی غلام بنایا تا لاب وندیان ان کے عہد مین ظاہر ہوئین
عمارات و باغات کا سلسلہ چل نکلا عمران کی (۹۶۷) سال کی تہی -

حضرت اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام (۳)

بیارد کی جوزدجہ برورہ نامی تہین ان سے حضرت ادریس دریائے مصر پر
متولد ہوے سریانی زبان مین اخنوخ کہلاتے ہین صحائف ابراہیمی مین
مشغول رہنے سے ادریس مشہور ہوگئے صاحب النبوت ہین تیس صحیفہ
آسمانی انپر نازل ہوے چار مرتبہ جبرئیل انکے پاس بہت کم سخن متامل جہاد آ
تقوی شعار جہاد سیفی وسنانی انہی کے عہد سے شروع ہوا اولاد قابیل کو نجات
وصایائے آدم ع و شیث ع سے بہت کچھہ تنبیہہ کی سمجہایا مگر کوئی راہ راست پر نہ آیا
آخرکار نوبت بجنگ وجدال پہونچی انکی ہدایت سے مجموعہ یکہزار آدمی ایمان
لائے قلم سے لکہنا اور کپڑے کی بناوٹ اور نیا کپڑا پہنا اور اشیاء مین ماپ تول
انہی کے عہد سے مروج ہی بعض علم اسرار فلک وسیاست مدن کے یہی موجد ہین
بقول بعض رسم آبادی قریات وقصبات انہی سے ہی چنانچہ ایک سو اسی
شہر آپ کے عہد مین آباد ہوے جن مین کا ایک شہر مدینۃ الزہاد تہا ہلاکو
خان کے وقت مین ویران ہوگیا منجملہ حکمت عملیہ سے آپکی ایک گنبد ہرمان
اطراف مصر مین مشہور رہے جن مین اقسام صنعات مشکلہ وعجیبہ وکمالات

نادرہ وغریبہ اور ان سکے آلات کی تصویرین کہنچوا دین تاکہ کارپردازان وقت
وصناعان ملک عند الذہول اوسمین دیکھ لین ٭ (۶۵) سال مسماۃ بروخام سے
عقد کیا جنسے آپکے فرزند متوشلح پیدا ہوے انکو اپنا ولیعہد کیا دنیا مین سب سے
پہلے گہوڑے پر متوشلح سوار ہوے ہین متوشلح نے بعمر (۱۷۰) سال مسماۃ عنبا
سے نکاح کیا جنسے لامک ان کے فرزند پیدا ہوے لامک کے (۱۸۷) برس
کی عمر مین بطن سخا بنت انوش سے حضرت نوح ع پیدا ہوے متوشلح نے (۹۸۲)
سال کی عمر پائے لامک نے (۸۰۰) سال کی جب حضرت ادریس ع اس
عالم سے بعد ذائقہ موت بامر آلہی عالم علوی کو تشریف لے گئے انکی عمر بقول
بعض (۴۰۵) سال کی تہی -

ہاروت ماروت

انکا قصہ آپ ہی کے عہد مین واقع ہوا عالم ملکوت مین انکا نام عزا اور عزایا
تہا انسانون کے باہمی قتل وفساد پر معترض ہوکر بعد استدعا قوت شہوانیہ
پاکر باد عا اتقا امتحاناً اس عالم مین بصورت انسان اگر مقیم رہے مہینے بہر کی
مدت مین آلودہ خواہشات نفسانی ہوکر آثم بنے نبی وقت حضرت ادریس
کو حضرت آلہی سے حکم پہونچا کہ ان سے کہو عذاب دنیا اختیار کرتے ہین یا
عذاب آخرت انہون نے عذاب اول کو اختیار کیا پس قیامت تک چاہ بابل
مین آویزان کردئے گئے وہین لوگون کو سحر سکہلاتے ہین اگر کوئی انتک
جا پہونچے ابتدا مین انسان ہی انکے پاس جاتے تہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ
کی حیات مین بعد وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت

اور عہد عبد الملک ابن مروان مین ایک مرد سحر سیکہکر آیا تہا لیکن بعض
راوی کہتے ہین کہ سال بسال ایک شیطان انسے سحر سیکہکر آتا ہے اور وہی انسانون
مین پہیلاتا ہے آدمیون نے صرف اگلے ہی زمانہ مین سیکہا اور کیا ہے
علماے بابل نے اسی کے زور سے سلطنت نمرود مین وہ عجیب غریب طلسم بنائے
تہے جنکی نظیر جہان مین نہین ملتی -

حضرت نوح ابن لامک علیہ السلام

جب لامک (۱۸۲) سال کی عمر مین تہے کہ حضرت نوح متولد ہوے انکا اصلی نام
ساکن تہا بوجہ کثرت گریہ و نوحہ نوح ہوگیا باوجودیکہ عمر آپکی بہت ہوئی مگر بال
سفید نہوے نہ دندان مبارک گرے نہ ضعف پیری عارض ہوا آپکے عہد مین
دو قسم کے آدمی تہے ایک اولاد شیث جو جبال پر سکونت گزین تہے دوسرے اولاد
قابیل جو بادیہ نشین تہے بنی قابیل مین عورات نہایت حسین تہین جس سے
سلسلہ فتنہ و فساد ترقی یاب ہوا حتی کہ بت پرستی رایج ہوگئی جسکا سبب یہہ ہوا
کہ ان کی امت والے حضرت ادریس کے پانچ فرزندون مین جو نہایت عابد و
زاہد اولیاے وقت تہے بہت اعتقاد رکہتے تہے بعد از وفات معتقدین مبتلاے
صدمات ہوے حسب اغواے ابلیس ان پانچون کی تصویرین بنا کر لباس پہنا کر
مساجد مین رکہا کہ فی الجملہ انکی صورت دیکہکر جملہ معتقدین کے دلکو تسلی ہوتی رفتہ
رفتہ تصاویر مذکورہ کی عظمت و ادب نے بے ادبی شرک تک پہونچا دیا لوگون نے
پرستش شروع کر دی یہہ پانچون صورتین پتہر کی تراشی ہوئی اونہین پانچ اشخاص
کے نام سے نامزد تہین یعنی - ود - سواع - یغوث - یعوق - نسر - حضرت نوح

مدت تک امت کو عذاب الٰہی سے ڈراتے اور دعوت دین فرماتے رہے جب اوس راست
پر نہ آئے بجز اَسّی آدمیون کے اوسوقت عذاب الٰہی نے سبکو ہلاک کیا اور
چالیس سال تک بارش موقوف رہی پھر جبرئیل ایک شاخ زیتون لائے اوسکو
بویا چالیس سال مین درخت تیار ہوا اوسکی لکڑی سے دو سال مین ستر آدمیون
نے ایک کشتی چھہ سو ساٹھہ گز طویل تین سو ساٹھہ گز عریض تیس گز بلند بنا کر تیار
کی جسکے سات درجے تھے ایک مین آدمی دوسرے مین تابوت آدم تیسرے
مین طیور چوتھے مین درندہ پانچوین مین بہائم چھٹے مین دواب ساتھوین مین
غلہ وغیرہ اسباب ضروری اوپر سے بند روشنی کے واسطے روزن ونیز وسط
مین دو موتی مصطفٰے و مجلیٰ عطیہ الٰہی آویزان تھے تاریخ ۱۹ ماہ آذر جمعہ کے دن
یہ کشتی تیار ہوئی حضرت نوح علیہ السلام بعد ملاحظہ علامت عذاب (جو تنور شہر عین الوردہ
متصل بعلبک ملک شام کا پانی سے جوش مارنا تھا) اوس کشتی مین کوفہ سے مع
اہل اسلام سوار ہوئے جنمین سوا اہل وعیال تعدادی اَسّی آدمی تھے ونیز ہر جانور کا
ایک جوڑا ساتھ لیا سات دن تک یہ کشتی حرم شریف کے گردا گرد پھرا کی
چالیس دن طوفان شدت پر رہا اب آسمانی پانی شروع ہوکر تمام عالم مین پھیل گیا
قلہ جبال سے بلند ہوکر کفار اور تمام اسباب ومکانات کو ڈبو دیا بجز عوج
ابن عوق کہ اسکو بطور عبرت واخبار کے بچا دیا جسکا قد تین سو پونے چوراسی
گز کا تھا بعض قائل ہین کہ اسنے بنائے کشتی مین مدد دی بنا برین آب طوفان
سے نجات پائی یہہ طوفان چھہ مہینے تک رہا واقعہ طوفان ۲۲۴۲ سنہ ہبوطی مین
ہوا اسوقت عمر حضرت نوح ع (٦٠٠) برس کی تھی بعد دفع طوفان کشتی قریب
موصل جودی پہاڑ پر ٹھہری آپ ساتھیون کے ساتھہ کشتی سے زمین پر اترے
اہل کشتی نے اوسی جگہہ ایک شہر سوق الثمانین کے نام سے آباد کیا آپ تین سو

پچاس سال واقعہ طوفان سے بعد زندہ رہے بعمر (۹۵۰) سال انتقال فرمایا دامن کوہ لبنان مدینہ کرک مین مدفون ہوے اہل کشتی مین سے سب کے سب علیہ مر گئے سوا تین فرزندان نوح سام حام یافث انہی سے سلسلہ توالد و تناسل چل نکلا دنیا بھر کے آدمی انہین کے اولاد سے ہین -

سام بن نوح علیہ السلام

بعد طوفان کے پانسو سال تک زندہ رہے وقت وفات نوح ع چار سو اڑتالیس سال کے تھے تمام انبیا اور اولیا حکما اور سلاطین انہی کی اولاد مین سے ہین انکے ۹ فرزند تھے ارفخشذ انبیا انہین کی اولاد مین ہوے - کیومرث سلاطین انکی درلادیں ہین - اشود - یفن - لواح - لاد - عیلام - ارم - بوزر - فرزندان مذکورین (۱۹) زبانین رائج تھین عمر سام چھہ سو کی ہوئی - شام و عراق و دیار بکر - و مداین نہ فرزندان سام کی اولاد ہین -

حام بن نوح ع

ساحل بحر محیط پر جنوب کے طرف مقیم ہوے رنگ انکا سیاہ تھا انکے بھی نو فرزند تھے - ہند - سند - زنج - نوبہ - کنعان - کرسی - قبط - بربر - حبش - اہل سودان و بلاد حبش و ہندوستان انکی اولاد ہین فرزندان مذکورین (۱۹) زبانین رائج تھین عمر حام پانسو چھتیس سال کی ہوئی

ہند بن حام بن نوح علیہ السلام

ہند انہون نے آباد کیا اور انہی کے نام سے مشہور ہے انکے چار فرزند ہوے پورب۔ بنگ۔ دکن۔ نہروال۔ ان چارون نے جو ملک آباد کیا وہ انہی کے نام آج تک پکارا جاتا ہی فرزند اول پورب کے بیالیس فرزند ہوے اس نسل سے بہت کثرت سے لوگ پیدا ہوے اور باہم سب نے ملکر ایک کو اپنا حاکم قرار دیا جسکا نام کشن تہا فرزند دوم بنگ کے چند فرزند ہوے جن سے ملک بنگال آباد ہوا۔ فرزند سوم دکن کے تین فرزند ہوے۔ مرہٹ۔ کنہر۔ تلنگ ان تینون کی اولاد ملک دکن مین بکثرت موجود ہے۔ فرزند چہارم نہروال کے بہی تین فرزند ہوے بہروج۔ کنبایج۔ مال راج۔ اور انہین نامون کے ملک اون سے آباد ہوے فرزندان پورب سے جس فرزند کا نام کشن تہا اس سے وہ کشن مراد نہین جسکو اہل ہنود اپنا معبود قرار دیتے ہین یہہ ایک بہت بڑا عاقل فہیم اور ایسا عظیم الجثہ شخص تہا کہ اسپ قوی اسکی سواری کا متحمل نہ تہا لہذا اس نے اپنی فکر صحیح سے ہاتی کو گرفتار کرا کر سواری کیواسطے تجویز کیا اسکا وزیر بہی نہایت زیرک و دانشمند تہا جسکا نام برہمن تہا اس سے صناعات عالم ظاہر ہوئین کشن چار سو برس کا ہوکر اس عالم سے رخصت ہوا۔ اس نے (۲۷) فرزند چہوڑے۔ دو ہزار شہر اسکے عہد مین آباد ہوگئے تہے جسمین سے پہلا شہر اودہ ہے جو اول ہندوستان مین آباد ہوا۔

یافث بن نوح ع

یہہ شمال و مشرق کے طرف جاکر اقامت گزین ہوے انکے گیارہ فرزند ہوے

اکبر اولاد ترک جسکی نسل سے تمام ترک مغل اوزبک چغتائی ترکمانان ایران
وغیرہ مین خزر جسنے جانب شمال کنارہ دریا پر شہر آباد کیا پوست وبا
کا لباس بنا کر پہنا اسکے عہد مین نکالا ہے مردونکا آگ مین جلانا اسی سے
رواج دیا۔ شہد اسکے وقت مین ظاہر ہوا صقلاب جسنے بوجہ کثیر الاولاد ہونے کے
روس مین جاکر اپنے بہائی سے کچہہ زمین مانگی اوسنے نہ دی اس سے لڑکر
اقلیم کے درہ پر اقامت اختیار کی اسی کے۔ بلغار اور برطاس دو بیٹے تہے جنہونے
سمور و سنجاب و قاقم کا لباس ایجاد کیا۔ چین فہیدہ آدمی تہا کمال لقاہی
و تصویر کشی و جامہ ابریشمی اسی کی ایجاد سے ہے۔ کماری۔ منشج۔ خلج۔ روس
سدسان۔ غز۔ یاجوج۔ ماجوج۔ اولاد مذکور مین روس زبا مین رائج تہین۔ یہانتک
بیان نوح ع مع مختصر احوال اولاد نوح ہم لکہہ چکے جسکو حال مفصل معلوم کرنا منظور
ہو کتب مطول مطالعہ کرے۔

(۵) حضرت ہود نبی اللہ علیہ السلام

نام انکا عابر تہا یہہ فرزند تہے شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح ع کے آپکی
قوم تیرہ فرقہ پر تہی جسمین عاد تہا بت پرست (جسکی عمر بارہ سو برس کی ہوئی)
پادشاہ تہا۔ اکثر آدمی اس قوم عاد کے طویل القامت تہے پس قصیر القامت
(۶۰) گز کا اور لانبا آدمی (۱۰۰) گز کا ہوتا تہا اونٹ بہی اوس زمانے کے مثل
ہستی جن پر وہ سوار ہوتے اور وہ ناشتہ مین ہر ایک ایک اونٹ کہاتا اور ہر شام کو ایک
اونٹ صفت بت پرستی مین یہہ لوگ بڑے شاطر تہے بر موت و حیات کہانے
پینے کا دار و مدار انہی کو سمجہتے تہے کسی کا نام ساقیہ کسیکا حافظہ کسی کا رازقہ تہا

سامنے رکھہ لیا تھا حضرت ہود نے بہت کچہہ ڈرایا اور راہ راست پر بلایا مگر نمانا آخر ہلاک ہوے تین ٹکڑے ابر کے ایک سفید دوسرا سیاہ تیسرا سرخ باہم ملگئے جس سے سات دن برابر پانی اور آندہی کے زور و شور نے آپس مین ٹکرا کر آٹھوین دن کل کو ہلاک کیا حضرت ہود ایک قلعہ جبل پر مع اہل اسلام ہمراہی تشریف لاکر محفوظ رہے چنانچہ وہ ساتون دن برد العجوز سے مشہور ہین ان ناموں کے ساتھہ روز اول (صمن) دوسرا صنبر تیسرا (وبر) چوتہا (آمر) پانچوان (موتمر) چہٹا (معلل) ساتوان (مکفی الظعن) بعد ہلاک قوم حضرت ہود مکہ مین تشریف لائے اور بعمر (۱۵۰) سال وہین وفات پائے اور بقول سیدنا علی حضر موت مین فوت ہوئے چنانچہ روبروی غار آپکا تابوت ایک تخت پر رکہا ہے جسکے پاس ایک لوح طلائی ہے اور اوسمین یہہ عبارت کندہ ہے بسم اللہ العلی الاعلی انا ہود النبی رسول رب الارض والسماء الی الملا من عاد فدعوتہم الی الایمان وخلع الاصنام والاوثان فعصونی فاہلکہم الریح العقیم فاصبحوا کالرمیم شدید اور شداد بادشاہ جس نے قریب عدن مکان جنت نشان بنایا تہا عمر اسکی نوسو برس کی تھی تین سو برس مین یہہ مکان اس نے طیار کیا تہا یہہ دونون آپ ہی کے عہد مین گذرے ہین۔

حضرت صالح علیہ السلام (۶)

یہہ فرزند عبید بن آصف بن ماسخ بن ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح ہین قوم ثمود کی ہدایت کو مبعوث ہوئے ثمود ایک کنوی کا نام تہا جو زمین حجر مین تہا قوم ثمود اوسی کے نام سے مشہور رہے یہہ دو شہرون مین جو شام و حجاز کے درمیان تہے قیام رکھتے تہے اوسمین ایک کا نام حجر تہا جو

اب ویران پڑا ہے دوسرا وادی القری جو حجاز کی سرحد سے ملا ہوا ہے ان
دونون شہرون کے بیچ مین سات سو قصبات آباد تھے ایک روز کفار کا
میلہ تھا جندع بن عمر سردار قوم ثمود نے حضرت سے معجزہ طلب کیا کہ کاثبہ
یعنی پشتہ کوہ سے ایک اونٹنی دس مہینے کی حاملہ سیاہ رنگ نکالئے کہ نکلتے
ہی اپنی صورت کا بچہ بھی جنے آپ نے دعا کی اور یہ معجزہ اوسیوقت ظاہر
ہوا اونٹنی سو گز لانبی چوڑی اور ڈیڑہ سو گز اونچی تھی اور تیس سال تک زندہ رہی
خوش نصیب ایمان لائے اور بدبخت گمراہ رہے بلکہ باوجود ممانعت اوس
اونٹنی کو قدار بن سالف و مصدع بن مہرج کے ساتھ چند آدمیون نے ملکر
مار ڈالا حضرت صالح نے قوم کو اس نافرمانی پر عذاب آلہی آنے سے اطلاع
کی جسکے آثار کہلے کہ ایک دن وہ سیاہ رو سب کے سب زرد رو ہو گئے دوسرے
دن سرخ تیسرے دن سیاہ اور وہ سب رو سیاہ پہر بجلی کی سخت آواز اور تیز
آندہی سے ہلاک ہوے اور حضرت مع اہل اسلام اوس شہر غضب سے دیار
فلسطین کو بعد چندے مکہ کو چلے آئے اور دو سو اسی برس کی عمر مین وفات
پاکر مقام رملہ ارض فلسطین مین مدفون ہوے۔ زمان دعوت ۲۴۰ سال
قبل ہلاک قوم اور اٹھارہ سال بعد ہلاک قوم رہا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام (۷)

ابراہیم پدر مہربان کے معنی مین ہے یہہ فرزند تارح بن ناحور بن شاروخ
بن فالح بن عابر بن سام بن نوح علیہ السلام ہین انکی والدہ کا نام ادنے بنت
نمر تہا مولد آپکا قصبہ کوثی متعلقات بابل ہے عہد نمرود مین پیدا ہوے جو تمام

جہان کا پادشاہ تہا بلکہ جاہ دنیوی سے اسکو دعوی خدائی تک پہونچا دیا تہا
اہل تنجیم کو اسکے دربار نکبت آثار مین بڑی باریابی تہی کتب سابقہ سے معلوم کرکے
بعض منجمین نے اس سے کہدیا کہ اندنون وہ شخص پیدا ہونے والا ہے جو تیری عزت
خدائی کو خاک مین ملائیگا اور آدمیونکو دین اسلام کیطرف بلائیگا نمرود مردود
نے یہہ خبر پاکر اپنے انتظام سے مردون عورتونکو بہ تنبیہہ شدید و تدبیر جدید باہم
ملنے سے قطعی باز رکہا مگر کہین تقدیر مٹی ہے اوس ناشدنی کے خیال سے امر شدنی
کب موقوف ہوسکتا آخر حضرت ابراہیم متولد ہوئے جب نجومیون سے ولادت
کی خبر پائی تمام شہر مین منادی کروائی کہ ان ایام مین جسقدر لڑکے ولادت
پائین وہ حکماً قتل کرڈالے جائین تیغ ظلم سے اب کسکو پناہ ملے ہزارون ناکردہ گناہ
معصوم مظلوم ہلاک ہوئے والدہ نے بخوف قتل بیرون شہر ایک گوشۂ غار مین
اس جگرگوشہ کو جاکر رکہا اپنے شوہر کو خبر نکی گاہ گاہ جاتی دودہ پلا آتی بقول بعض
سات برس تک وہین پرورش پائی اتنے شوہر کو اسکی خبر پہونچائی اوس نے
آکر دیکہا نہایت حسین وفطین پایا خوش ہوا اور شہر مین لے آیا بدو شعور سے
آپ نہایت ذکی تہے لکہا ہے کہ جب غار سے باہر تشریف لائے قرب غار
مین کچہہ جانور نظر آئے والدہ سے پوچہا یہہ کیا ہے اوس نے ہر ایک کا نام
بتایا فرمایا انکو کس نے بنایا ہے بولی کوئی مخلوق بغیر خالق نہین ہوتی فرمایا
ہمارا خالق کون بولی مین فرمایا تیرا خالق کون بولی آذر فرمایا آذر کا خالق کون
بولی نمرود فرمایا نمرود کا خالق کون بولی ستارے فرمایا ستارونکا خالق کون
وہ اس تقریر پسندیدہ وسنجیدہ دندان شکن سے کبیدہ ورنجیدہ خاطر ہوکر ششدر
رہگئی قریب غروب آفتاب شہر مین پہونچے افق مغرب سے ستارے مشتری
کو طلوع ہوتے ہی شہر والون کو اوسکے لئے سجدہ کرتے دیکہکر دریافت فرمایا

کیا میرا پروردگار یہہ ہے جب وہ چھپ گیا فرمایا چھپ جانیوالے میرے دلکو نہین بہاتے پہر چودہوین رات کے چاند کے طرف لوگون کو عبادت مین مصروف دیکھکر استفسار فرمایا کیا میرا پروردگار یہہ ہے جب اوسے بھی برقرار نہ دیکھا فرمایا اگر میرا رب مجھے ہدایت نکرے البتہ مین گمراہون مین سے ہوجاؤن فجر کو چمکتا ہوا آفتاب نکلا فرمایا کیا میرا پروردگار یہہ ہے یہہ بڑا ہے شام کو وہ بہی چھپ گیا فرمایا اے لوگو جن جن چیزون کو تمنے خدا کی خدائی مین شریک کیا مین ان سب سے بیزار ہون مین اوسی کے طرف متوجہ ہون جو زمین و آسمان کا خالق ہے مین خدا کے شریک گردانے والون مین سے نہین پہر آپ کے والد آپکو نمرود کے دربار مین لیگئے یہہ ایک کریہ منظر آدمی تہا آپ نے باپ سے پوچہا یہہ کون ہے کہا جو تخت پر بیٹہا ہی خدا ہے اور جو لوگ گرداگرد مودب کہڑے ہین یہہ سب اسکے بندے ہین فرمایا خدا نے مخلوق اپنے آپ سے اچھی بنائی واہ رے خدائی چاہیے تہا کہ آپ مخلوق سے اچھا ہوتا انکے باپ کا قاعدہ تہا کہ بت بناکے بیچا کرتا اور آپکو بھی بیچنے کو دیتا آپ بتون کے پاؤنمین رسی باندہکر راستے پر گہسیٹتے لے جاتے اور بازار جاکے آواز دیتے کوئی ہے ایسی چیز کا لینے والا جسمین نفع کچھ نہین اولٹا ضرر ہے اس کہنے سے کوئی نہ لیتا پہر آپ اونکو پانی مین لیجاکے غوطا دیتے اور کہتے لو پانی پیو باپ ان باتون کو سنکے خفا ہوا اوسوقت آپ نے کما حقہ سمجہایا جب دیکھا کہ راہ راست پر نہ آیا اوس کے ساتھ رہنے کو گوارا نہ کیا وطن کو چھوڑ دیا سات برس کوہستان فارس مین رہ کر بعد انتقال والد بابل مین واپس آئے آتے ہی وہی مجادلہ و مقابلہ شروع کیا سچے خالق کی بڑائی اور بتون کی برائی ظاہر فرمائی اوسوقت بتخانہ مین سونے چاندی لوہے رانگے

لکڑی پتھر کے نوے بت رکھے تھے جنمین ایک بڑا مرصع کار تھا اسکی آنکھون مین
دو یاقوت آبدار جڑے ہوے تھے بت پرستون نے آپ سے پوچھا تم
نمرود کو خدا کہتے ہو یا اور کو فرمایا مین اوسکو خدا کہتا ہون کہ نمرود بھی جسکی
ادنے مخلوقات ہے وہی خالق ارض و سماوات ہے پھر نصیحت کی اور
فرمایا تم لوگون کو کیا ہوا ہے یہہ کیا شکلین بنا رکھین ہین جنہین دن رات
گھیرے بیٹھے رہتے ہو جواب دیا ہم اپنے آبا و اجداد کے پیرو ہین اونکو اسی
طریق پر پایا فرمایا وہ غلطی پر تھے واللہ مین تمہارے الگ ہوتے ہی
ان بتون کی بری گت بناؤنگا ایک دن شہر والے میلے کو گئے جو سالانہ بیرون
شہر مقرر تھا بتخانہ خالی پاکر یہہ ابن بت تراش غیر خدا کے دشمن بت شکن
بتخانہ کے اندر پہونچے دیکھا بڑا بت تخت پر نحوست افزا ہے اور چھوٹے اوسکے
گرد گھیرے ہین سبکے سامنے کھانا رکھا پایا کوئی بھوکا نہ تھا نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا
جاتے ہی باواز بلند فرمایا یہہ کھانا کیون نہین کھاتے کوئی نہ بولا فرمایا بولتے
کیون نہین پھر بھی لاجوابی جواب پایا بعد از آن سب بتون کو توڑ پھوڑ کے
پارہ پارہ کر ڈالا اور تبر بڑے بت کے ہاتھہ مین دیا اور باہر تشریف لے آئے
جب بت پرست خود پرست نشۂ شرک مین مست میلے سے واپس آئے
بتون کو برباد دیکھکر بگمان حضرت ابراہیم نمرود پاس استغاثۂ فریاد کی نمرود
نے آپکو بلاکر پوچھا کیا ہمارے خداؤن کے ساتھہ یہہ کام تمنے کیا ہے فرمایا
یہہ کام ان سب کے بڑے نے کیا ہے ان سے اگر بولتے ہین خود پوچھہ دیکھو
یہہ بات سنکر کفار بولے کہ وہ بولتے ہی نہین پھر اون سے پوچھنے کے لئے
تو کیون کہتا ہے اوسوقت آپ نے بطور الزام ارشاد فرمایا پھر تم سوائے
معبود حقیقی اونکو اپنا معبود کیون قرار دیتے ہو یہہ کچھہ تمہارا برا بھلا تک نہین

کرسکتے مین تم سے اور ان سب سے بیزار ہون کافر یہہ سنکر جل گئے اور تعزیر دینے
کے لئے آپکو آگ مین جلانے کی تجویز ٹہیرائی پہر نمرود نے آپ سے سوال کیا
آخر تو بتا کہ تیرا خدا کون ہے فرمایا میرا وہ خدا ہے کہ مارنا جلانا جسکے اختیار
مین ہے اوس نے جواب دیا مارنا جلانا میرے بہی اختیار مین ہے یہہ کہکر
ایک دایم الحبس قیدی کو خلاص کیا اور دوسرے بیگناہ شخص کو مار ڈالا
ہرچند کہ احیا اور اماتت درحقیقت اسکا نام نہین تاہم اس معارضہ سے حضرت نے
اعراض فرماکر یعنی اغور دوسری حجت قایم کردی جسکا کچہہ جواب نہ بن سکا یعنی فرمایا
اللہ تعالی روز آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال دے
یہہ جواب دندان شکن اس بت شکن کا سنکر نمرود ساکت رہ گیا کچہہ بات
بن نہ پڑی دعوی خدائی مین بیدلیل ہوا بہرے دربار مین اپنے کہوٹے بندون
کے سامنے خوب ذلیل ہوا غرض جلن نکالنے کو مشورہ ٹہیرا فارسی آگ مین
جلا دینے کی تدبیر نکالی مقابل جبل بیرون شہر ایک حظیرہ ساٹھہ گز بلند قصبہ
کوثی مین طیار ہوا مہینا بہر تک برابر اوسمین لکڑیان جمع ہوتی رہین آگ
لگا کر ساتہہ دن تک اوسے تیز کیا سیکڑون من روغن زرد جھوک دیا بالائے
کوہ سے بواسطہ منجنیق اوس بانی بیت العتیق کو ناریون نے آگ مین ڈالا
حق تعالی نے نار کو نور کر دیا فوراً اوس دہکتی ہوئی آگ مین نہایت صاف
و شیرین پانی کا چشمہ جاری ہوگیا اطراف مین گلاب و نرگس وغیرہ جم اوٹہے
سطح نار ایک عجیب گلزار پر بہار ہوگیا سات دن وہ گل بوستان نبوت
اوسی جگہہ رہے نمرود نے دیکہا کہ آپ صحیح و سالم ہین بولا تیرا خدا بڑا ہے
تجہے آگ مین جلنے نہ دیا مین بہی اوسکی نذر کرونگا یہہ کہکر چالیس ہزار گائے قربانی
کی آپ نے فرمایا جب تک تو ایمان نہ لائے یہہ قربانی قبول نہوگی بولا مجہسے

ملک و لشکر چھوڑا نہین جاتا اور بعضے بنت نمرود یہہ واقعۂ عجیب و اعجاز غریب
دیکھکر آپ پر ایمان لائی اوسوقت آپ سولہ برس کے تہے بعدہ آپ نے
شہر حران کے طرف ہجرت فرمائی اپنے چچا ہاران آکر کے یہان اقامت کی
اوس نے اپنی دختر مسمی سارا کے ساتہہ آپکا عقد کیا وہ بہی داخل اسلام ہوئین
آپ مع زوجہ حران سے مصر مین تشریف لائے فرعون مصر اسوقت سنان بن علوان
بادشاہ تہا اس نے بعد دیکھنے کرامات حضرت سارا اپنی دختر مسمات ہاجرہ
آپکی خدمت مین دی یہان سے آپ نے مع سارہ و ہاجرہ اور اپنی بہتیجے حضرت
لوط کے روانہ ہوکر ارض فلسطین وسط شام مین اقامت اختیار کی ہاجرہ سے
اسمعیل اور سارہ سے اسحاق متولد ہوے یہان آکر تجارت کو ترقی دی اولاد
سام ابن نوح جو یہان موجود تہی انکو اپنی شریعت تعلیم فرمائی پہر حکم الٰہی سے
بجانب نمرود دعوت اسلام کے لئے متوجہ ہوے اوس نے کہا مجھے تمہارے
خدا کی کیا پروا بلکہ مین اوسے بہی لڑکر مقہور کر دونگا اس خیال خام سوداے
ناسرانجام مین تمام مشرق و مغرب ترکستان و ہندوستان وغیرہ کی فوج سات
برس تک برابر نوے ہزار فرسخ کے میدان مین جمع کی حضرت خلیل نے
رب جلیل سے عرض کیا طغیان و سرکشی اسکی حد اعتدال سے تجاوز کر گئی ای خدا
اسکو اسکی خدائی کا مزا چکہا بمجرد دعا ایک پہاڑ سے غیبی فوج مچہرون کی مثل
ابر محیط ہوئی اور اُسکے تمام فوج کے آدمیوں کا خون پیکر ہلاک کر ڈالا ایک پشہ پا شکستہ
اوڑتا ہوا چلتا نمرود کے مکان مین آیا اور اوس حسرت ناک بد دماغ کے دماغ
مین ناک کی راہ سے داخل ہوکر دماغ کہانا شروع کیا جسکے صدمہ سے اوسکا ناک
مین دم آگیا سر پر سخت مار پڑنے بغیر ایک آن بسر نہوتی تہی چالیس دن تک
جوتیان کہاتے کہاتے قید خانہ دنیا سے تنگ آگیا بالآخر وہ ننگ قوم خود دیتان

براہ بے دینی پشہ لنگ اپنا پورا علاج نہو سکنے سے لئے دار جہنم کے طرف سدہارا
حضرت ابراہیم شام مین صبح وشام مصروف ہدایت انام رہتے اس اثنا مین
حکم الٰہی پہونچا کہ مکہ جاؤ اور بمعیت اسمعیل کعبہ بناؤ مخفی نرہے کہ عہد آدم مین
اسجگہ بیت المعمور نامی جنت کا یاقوتی مکان رکہا تہا وقت طوفان نوح
وہ آسمان پر اوٹہا لیا گیا مگر اوس جگہہ سرخ ریت کا ایک ٹیلہ موجود تہا حکم
بنائے کعبہ پر متردد ہوئے ٹیلہ مذکور پر ایک ابر سایہ افگن ہوا جسکے اندازہ پر
آپنے تیس گز طول بیس گز عریض نو گز بلند کعبہ تیار کیا حضرت اسمعیل پتہر
لاکے پہونچاتے اور آپ بناتے جاتے یکم ماہ ذیقعدہ کو بنائے کعبہ شروع
ہوئی ۲۵ کو ختم اسوقت آپ ایک سو سینتیس اور حضرت اسمعیل تیس سال کے
تہے پائے دیوار مین کوہ حرا کے اور باقی کوہ سینا کوہ زینا کوہ جودی کوہ لبنان
کے پتہر نصب کئے جب بنا اونچی ہوئی اوسوقت جبرئیل نے دو پتہر جبل
بوقبیس مین سے نکال کے دئے ایک کو متصل دروازہ نصب فرمایا دوسرے
پر کہڑے ہوکر دیوار کعبہ کو بنایا جو حسب ضرورت خود اونچا نیچا ہو جاتا تہا
چنانچہ یہہ دونون پتہر ابتک موجود ہین ایک حجر اسود کہلاتا ہے
دوسرا مقام ابراہیم جسمین پائے مبارک حضرت خلیل کا نشان بہی ہے
قصہ تعمیر کعبہ و زمزم و ارکان حج وغیرہ بوجہ تطویل ہم یہان نہین لکہتے
اکثر طریقہ پسندیدہ مثلاً مانگ نکالنا۔ مونچہین کترانا ناخن کٹانا۔ بغل اور
زیر ناف کے بال دور کرنا۔ استعمال خضاب وسمہ وحنا خطبہ منبر پر پڑہنا
اموال غنیمت کی تقسیم جو مال بغیر جنگ آتا ہے وہ بیت المال مین رکہنا
طریق ضیافت ومہمانداری۔ تلوار سے جہاد کرنا۔ پوشش پائجامہ۔ ایجاد
ترید وشیرمال طریقہ معانقہ آپ ہی سے ہے۔ المختصر بعد بنا کعبہ آپ شام کو

تشریف لائے اور سال بسال طواف کعبہ کو آتے آپکی تین زوجہ تھین ہاجر
وسارہ۔ وقطورہ۔ کنعانیہ تعداد اولاد کل بارہ چار فرزند اسمعیل و اسحاق
و مدین و مداین اور چھہ دختر دس صحیفہ آسمانی آپ پر نازل ہوے سنہ
ہبوطی مین چھبیس دن بیمار رہکر تاریخ ۹ محرم روز پنجشنبہ ۱۷۵ سال کی عمر مین
وفات پائی قدس خلیل مین مدفون ہوے۔

حضرت لوط علیہ السلام (٨)

یہہ فرزند ہاران ابن آذر بن ناخور بن فالج بن عابر بن سام بن نوح علیہ السلام
ہین سدوم۔ حرامہ عمود ادواماز۔ غرا۔ پانچون شہر بلاد کرمان کی نہی نہی جنکو
موتفکات کہتے ہین سکنائے بلاد مذکورہ بت پرستی قزاقی مساحقہ لواطت
کبوتر اوڑانی بٹیر لڑانی سیٹی بجانے گولی کہیلنے شراب پینے گانے
ہنسا کرنے گالیان بکنے۔ راستے والون سے مسخرہ پن کرنے۔ [illegible] مردون کے
برہنہ ہونے سے اور مہندی لگانے اور قتل اسکے اکثر معاصی و تہے [illegible]
تبابات تہے سمجہانا کارگر نہوا آخر عذاب الہی نے آگہیرا انہی وقت پچہلی رات
ہردو دختران راسا ور عدسا مجموعہ چار آدمیون کے ساتہ بحکم الہی اقامت
گاہ سے نکلکر قریب طلوع آفتاب مقام زغرا مین پہونچے جبرئیل نے ان
شہر کو مع طبقہ زمین اوٹہا کر پلٹ دیا اوسکے بعد سفید و سیاہ پتہریان سیاہ و
سفید نکتہ دار برسائین سب ہلاک ہوے شہر سے نکلتے وقت نافرمانی حکم نبی
سے زوجہ نبی بہی ہلاک ہوئین توریت کے ترجمون مین لکہا ہے کہ یہہ قوم
نابکار نمک کا ستون ہوگئی ان عذاب کے شہرون مین اب سمندر

جاری ہے پانی یہانکا ایسا شور ہے کہ مچھلی اسمین پہونچتے ہی تو مر جاتی ہے لہذا اس قطع سمندر کو سمندر مردہ بولتے ہین اس واقعۂ ہلاک سے سات سال کے بعد حضرت لوط بتاریخ دہم ربیع الاول روز چہار شنبہ بعمر ۳۷ سال وفات پاکر اوس قریہ مین جو مسجد خلیل سے تین میل پر ہے مدفون ہوے —

٩ حضرت اسمعیل ذبیح اللہ بن ابراہیم علیہ السلام

انکا نام اسمعیل اور اسمعین عجمی مطیع اللہ کے معنی مین ہے اور عبرانی زبان مین یشمعیل والدہ انکی ہاجرہ مولد اطراف شام انکے والدہ بامر الہی اوس میدان مین جہان اب مکہ آباد ہے بمقام چاہ زمزم آکر اقامت پذیر ہوئین آپکے پائے مبارک سے چشمۂ زمزم جاری ہوا قبیلہ جرہم نے جو یمن کا رہنے والا تہا یہہ چشمۂ تازہ جب آکر دیکہا وہین ایک قریہ آباد کیا جو اب ایک بڑا شہر ہو گیا ہے ہر گاہ آپ بڑے ہوئی تعمیر کعبہ مین اپنے والد کی امداد کی سب سے پہلے عربی زبان مین آپ ہی نے تکلم کیا بعد وفات حضرت ابراہیم اہل یمن عمالقہ کو دعوت اسلام فرمائی پہر مکہ واپس آئے قوم جرہم مین سمات بنت مضاض سے آپ نے نکاح کیا جس سے بارہ فرزند ہوے جو اپنے قوم کے سردار گذرے انمین سے قیدار بہت بڑے نامور دلاور صاحب حالات حمیدہ و کمالات پسندیدہ ہوے انہین کی اولاد مین افتخار زمین و آسمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہین قیدار بہت بڑے شاہسوار فن تیراندازی مین یکہ روزگار تہے تابوت سکینہ امانتاً انہین کو مرحمت ہوا تہا حضرت اسمعیل کو انکے والد بموجب فرمان الہی ذبح کیواسطے لے گئے تہے انکا قصہ مشہور و کتب معتبر مین

مسطور ہے اسیواسطے آپ ذبیح اللہ سے ملقب ہوئے آپکے بارہ فرزند تہے بین مرباد قطور۔ آذر۔ طمنا۔ قیذار۔ ثابت۔ صمعیؔ میار قیار تاب الغرض بعد ہدایت دین اسلام بعمر ۱۳۷ سال اس عالم سے انتقال فرمایا مدفن آپکا مکہ معظمہ داخل حرم متصل مرقد والدہ۔

(۱۰) ## حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام

یہہ حضرت خلیل اللہ کے دوسرے فرزند ہین عبری زبان مین انکا نام ضاحک کے معنی رکہتا ہے مولد انکا فلسطین ہے آپ حسین خوش رو بڑے خندہ پیشانی اپنے بہائی اسمعیل سے ۱۴ برس چہوٹے تہے ربقہ بنت نویل سے ۶۰ برس کی عمر مین نکاح کیا جسنے دو فرزند یعقوب وعیصو توام تولد ہوے باپ کی دعا سے یعقوب کو نبوت اور عیصو کو سلطنت ملی بنی الاصفر انہین کی اولاد سے ہین انہون نے بنت اسمعیل سے عقد کیا جنکے کئی فرزند ہوے ان مین سے ایک روم نامی تہا سلاطین روم اسی کے نسل سے ہین اور انبیا اولاد یعقوب سے ہین حضرت اسحاق نہایت رحم دل سلیم المزاج شخص تہے روز و شب خلق اللہ کی ہدایت مین مصروف رہتے جب آپکے پوتے حضرت یوسف وزیر ملک مصر مقرر ہوے اوسوقت مین بعمر ۱۸۰ سال وفات پائی اور قدس خلیل مین قریب مرقد خلیل اللہ مدفون ہوے۔

(۱۱) ## حضرت یعقوب بن اسحاق علیہ السلام

انکا اصل نام اسرائیل ہے انہین کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہین مولد انکا کنعان ہے

چونکہ انکا ہاتھہ وقت ولادت اپنے توام بھائی عیص کے عقب سے ملا ہوا تھا
اسیواسطے یعقوب کے ساتھہ مشہور ہوے انکی حسن خدمت پر والدنے انکی
نسبت اولاد کی دعا کی تھی جسکا ظہور یہہ ہوکہ بقول اہل تاریخ ستر ہزار آدمی
انکے ذریتہ سے مشرف نبوت ہوے بعد رحلت حضرت اسحاق بموجب ہدایت
والدہ کے حضرت یعقوب راتون رات کنعان سے فدان کو تشریف لے گئے
اسرئے لیل کی وجہ سے اسرائیل نام ہوگیا راہ مین رویائے بشارت سے سرفراز
ہوکر اپنے مامون لیان کے یہان گئے اور چندے وہان قیام فرماکر دختر لیان مسماۃ
لیا سے نکاح کیا سات سال بعد لیا کی بہن راحیل سے نکاح کیا ان دونون کے ساتھہ
دو کنیزک فلہہ اور زلفہ بھی آئین لیا سے اسکے چھہ فرزند۔ روبیل۔ شمعون۔ یہودا
لادی۔ زبالون۔ یشخبر اور راحیل سے دو فرزند یوسف و یامین متولد ہوے اور فلہہ
کنیزک سے دو فرزند دان اور شعبان اور زلفہ کنیزک سے کاد اور آشیر کلام الٰہی
مین اسباط سے انہین بارہ اولاد کا اشارہ ہے حضرت یعقوب چند سال بعد مع
اولاد و اموال کنعان کو چلے آئے اور اپنے بھائی عیص سے ملے جو شکر رنجی باہم پیدا
ہوگئی تھی وہ رفع ہوئی ایک مدت مفارقت فرزند مین پریشان رہے اوس زمانہ
مین کہ جب حضرت یوسف مصر کے بادشاہ ہوے اوسوقت حضرت یعقوب مع اپنی زوجہ
لیا اور دسون فرزند کے کنعان سے مصر تشریف لے گئے اور اپنے نور دیدہ
سے ملے سترہ سال وہان اقامت فرماکر بعمر ایکسو سینتالیس سال مسافر آخرت ہوے
علمائے وقت نے بعد تجہیز و تکفین جسد مبارک کو صندوق سنگین مین رکھکر مصر سے
پانچ فرسخ بمقام ایلیا مدفون کیا ایام دعوت پچاس سال۔

حضرت یوسف صدیق بن یعقوب علیہ السلام

یوسف نام عبرانی ہے اگر لغت عربی مانا جائے تو اسف سے مشتق ہوگا بمعنی حزن یہہ
فرزندان حضرت یعقوب مین کمال وجمال ظاہر و باطن کے جامع تہے علی الخصوص
حسن صورت مین عالم کے اندر کوئی آدمی اونکا ثانی پیدا نہوا حضرت یعقوب
بوجہ اسباب کے کہ انوار سعادت انکے ناصیہ حال سے پیدا اور حسن و وجاہت
جبین کمال پر ہویدا تہا اسلئے انسے زیادہ محبت رکہتے تہے جو دوسرے فرزندون کے
حسد کا باعث ہوا لہذا سب نے متفق ہوکر اپنے ہاتون اپنے پیارے بہائی کو وہ ایذا
پہونچاکر باپ سے جدا کیا جسکے ظاہر کرنیکو قلم ہمت نہین کرتا مختصر یہہ کہ بہائیون نے
قلب حاسد نے بدست یاری ظلم بیجا آپکو بیابان کنعان کے چاہ تنہائی مین ڈالدیا
کہتے ہین یہہ کوان سام ابن نوح کا کہدوایا ہوا بارہ سو برس کا جب الاخیار نامی
وادی اردن مین سمت غربی دریاچہ طبریا بین مدین ومصر عین راستہ پر کنعان سے
نو میل فاصلہ رکہتا تہا جو ستر گز عمیق تہا اتفاقاً تیسرے دن ایک قافلہ تجار مدین
کا جسمین تین سو گیارہ آدمی تہے مصر جاتا ہوا ادہر آنکلا اور قیام کیا سردار قافلہ
کے غلام بشیر وبشری نامی اس کوین پر پانی لینے آئے بشیر نے آبیاری بخت بیدار اپنے
ڈول مین اس گوہر شاہوار بحر نبوت در نایاب دریا فتوت منبع اسرار الہی سرچشمۂ فیض
نامتناہی آفتاب فلک جمال آب روی کمال غازۂ حسن حسینان عالم احسن اولاد
آدم کو پایا عجب نعمت غیر مترقبہ ہات آئی کیسی دولت نفیس پائی اپنے قافلہ سالار
ابو دلامہ مالک بن زعر خزاعی بن لوا بن عنقان بن مدین بن سیدنا ابراہیم کے
پاس پہونچایا تاہنوز قافلہ نے کوچ نہ کیا تہا کہ مدعی بہائی بر سر منزل پہونچے اور
اور مالک سے کہا یہہ ہمارا مملوک ہے ہم اسکے مالک وہ بطمع دنیوی بندہ بے دام
ودرم پہلے ہی ہو چکا تہا خدمت پر مستعد جان فروشی پر مستعد اس دولت گرانمایہ
کے عوض سوداگرون کو ٢٠ درم کہوٹے دام دیکر دام طمع مین پہنسا دیا اور

اپنی جان کو فرض سمجھکر نگرانی تمام ساتھہ لیا اور اس مقصود جان کو لیکر مصر کے
طرف چلدیا ان کے حسن وجمال کا شہرہ یوم ولادت باسعادت ہی سے چاردانگ
عالم مین پہیل چکا تہا ہرچند کہ یہان سے مالک اچہی حالت مین نہ سنے چلا تہا مگر راستے
ہی مین آپکے ظہور اعجاز نے ظاہری اعزاز کے سلئے اُسکے دلمین جگہہ کردی مالک
مملوک نبا ہوا آپکو سردار قافلہ بناکے عزت واحترام وجاہ واحتشام کے ساتھہ
لیکے چلا مدینہ نیسان مین جب قافلہ نے منزل کی تمام شہر کے آدمی اس صورت زیبا
پر مبتلا ہوکر سرمست بادیہ بیخودی صورت پرست ہوگئے اوس سے آگے منزل
نابلس پر شہر کے بت پرست اس نشان آلہی کو دیکہکر کردگار رب بیہمتا وصانع یکتا
پر ایمان لائے بتون کی کلمہ گوئی سے توبہ کی ہر گاہیکہ قافلہ متصل شہر قدس پہونچا
حاکم شہر خواب مین اسی رات بشارت پاچکا تہا کہ ایک نیک بندہ فجر کو تیرے ملک
مین آتاہے اوسکا استقبال کر لہذا حسب اشارت غیبی وہ منتظر بجاہ وحشم پہلے ہی سے
بیرون شہر آچکا تہا قافلہ مین آکر رکاب سعادت کو بوسہ دیا اور بصد عجز و نیاز
التماس کیا آپ کون ہین مجہے کچہہ بتایئے اور اپنی کیفیت سے مطلع فرمایئے حضرت
یوسف صدیق نے بزبان درفشان ارشاد فرمایا مین وہی ہون جسکا تو نے خواب
شبینہ مین پتہ پایا ہے جسکے سلئے آج کے دن تو استقبال کو آیا ہی مکرر عرض پرداز ہوا
کہ غلام کو کیا ارشاد ہے فرمایا کفر سے منہہ موڑ اور بت پرستی چہوڑ اوس نے کہا
بسر وچشم بشرطیکہ میرا بت آپکو سجدہ کرے ناقابل بندگی آپکی بندگی کا دم بہرے
یہہ باتین کرتا ہوا اپنے ہمراہ شہر مین لے گیا جب بت سامنے لایا گیا فوراً آپ کے
روبرو سر بسجود ہوکر پارہ پارہ ہوا یہہ معجزہ دیکہکر اوسی دم حاکم شہر قدس آپ پر
ایمان لایا اور بڑی دہوم سے دعوت کی اور جشن شاہانہ برپا کیا اسکی نیت ہوئی
کہ حضرت کو اپنے شہر مین رکہکر ہمیشہ دولت مشاہدہ جمال باکمال سے مالا مال رہے

اور تادم زیست فرخ مآل وخوشحال مالک کو قرینہ سے معلوم ہو گیا سبب سے کہ
شباشب وہان سے حضرت کے ساتھ مع اہل قافلہ بہ جناح استعجال جانب عسقلان
چلدیا پہر مدینہ عرسیس مین ٹہر کر بعد قطع مراحل وطی منازل بغایت خوش حالی
وفارغ البالی حوالی مصر مین پہونچکر برلب دریائے نیل بے غل وغش فروکش ہوا
حضرت یوسف نے بوجہ کسافت سفر دریائے نیل کو اپنے جسم انور سے سرخروئی بخشی
جس پر فلک نیلگون کو رشک تہا بعد انفراغ غسل مالک نے اس سالک مسالک
ریاضت کے سر مبارک سے شاہانہ تاج طلائی مرصع جدید کو زیب دیا و منطقہ نقرئی
کمر سے باندہا قبائے زردوزی پہنائے گلوبند طلائی مرصع بجواہر وزواہر قرب گلوی زیبا
سے ہمدوش کیا اور بڑے دہوم دہام اور جلوس مالاکلام وشان شاہانہ سے بہ طرز و
انداز محبوبانہ سواری مین بٹہا کے شہر کے اندر لے چلا ایک عمدہ مکان مین فروکش
ہو کر اشتہار دیا جسکو اس غلام کا دیکہنا منظور ہو دو درم منہہ دکہائی لائے اور دیکہ
جائے اوسدن مشتاقان زیارت بہت سے آئے جسکے مالک نے بارہ لاکہہ دینار کمائے
پہر تاریخ دہم محرم روز جمعہ علی الصباح آپکو مقام بیع مین لیجا کر جواہر نگار صندلین
کرسی پر بصد آرایش وزیبایش بٹہایا اسوقت دس ہزار جلیل القدر سرداران شہر مصر
ہمراہ رکاب تہے شہرہ حسن عالمتاب مین مشتاقان دیدار فرحت آثار کے وہ
کثرت تہی کہ ۲۵ ہزار آدمی اس اژدہام مین نظر اجل ہوئے پانچ ہزار نے اس شاہ
عالم کے صرف حلاوت بصر مین شربت شہادت نوش کیا۔ ۶۳ عورتون کی جان
پروانز کر گئی منجملہ خریداران ایک نامدار شہزادی بازغہ بنت طالون ایکہزار موتی
دو دو مثقال کے اور ہزار یاقوت آبدار پانچ پانچ مثقال کے ایک طبق جواہر بہا
ہزار خچر سونے چاندی کے لدے ہوئے لیکے آئے اور عرض کیا کہ اے محبوب دل آویز اپنی
حقیقت سے مطلع کر فرمایا بندگان خدا سے ایک بندہ ہون جسنے تجہے پیدا کیا اوس نے

مجھے اِس کلام معجز نظام نے وہ اثر کیا کہ ایمان لائی متاع دین کو سرمایۂ
جان سے خرید لیا اور مال لٹا کر لوٹی اور عبادت الٰہی مین تا حیات شاغل
رہی مگر قطفیر بن جبیب مشہور بہ عزیز جسکو بادشاہ مصر ابن ولید عملیق نے
اندنون اپنی طرف سے کار و بارِ سلطنت سپرد کیا تہا اس مجمع مین موجود تہا
اسنے زر و جواہر خریدارون سے بڑہا کر حضرت یوسف علیہ السلام کو لیا اور ایوانِ شاہی
مین لایا اس کی زوجہ بقول بعض راعیل نام مشہور زلیخا بنت طیموس بادشاہ
خواب مین صورت زیبا دیکھکر پہلے ہی آپ کی جان نثار کنیز ہوچکی تہین شاہد
تمنا کو آغوش مراد مین پا کر آپ کو بڑی خاطر سے رکہا۔ آپ مصروف عبادت
الٰہی رہتے۔ زلیخا نے اپنی والد کے ملک سے بڑے بڑے مہندسون
اور کاریگرون اور حکیمون کو بلا کر با جازت عزیز ایک ایسا محل نفیس مربع
مرصع بجواہر بنایا جس کی ایک دیوار شیشہ کی دوسری زمردی تیسری
فیروزی چوتہی عقیق خالص کی۔ اندر ستون طلائی اسپر چہت عقیق کی
تہی۔ اِس خلوت خانہ کے سات دروازے رکہے وسط محل مین ایک
مکان بالکل شیشہ کا طیار کیا جس مین تخت زمردین بچہایا اور وہان آپکو
بلایا۔ با وجود طلب عصمت الٰہی نے حضرت کی نگہبانی کی۔ ہرگاہ رجحان
زلیخا کا آپ کی طرف ملک مصر مین شہرت پذیر ہوکر موجب بدنامی
ہوا اس نے بادشاہ سے مشورہ کرکے مصلحتاً حضرت یوسف کو زندانخانہ
مین لیکن بلا مشقت نظر بند رکہا۔ جب بادشاہ نے ایک خواب دیکہا اور
دانایان مملکت سے تعبیر چاہی سب عاجز ہوئے آپ نے کہ علم رؤیا
مین انتہائے کمال تہا اس خواب کو مع تعبیر بیان فرمایا اسنے اپنے
پاس بلایا۔ خود بڑا فصیح و بلیغ تہا۔ ستر زبان جانتا تہا۔ ہر زبان مین

آپ سے بات کی تو جواب پسندیدہ پایا نہایت خوش ہوا اور اِن کمالات
عجیبہ کو دیکھکر معتقد ہوا بجاے عزیز آپ کو انتظام مملکت سپرد کیا
اِس مدت مین زلیخا بعد وفاتِ عزیز گردش زمانہ سے ضعیف و محتاج
ہوگئی۔ بینائی نے جواب دیا۔ اور بحالتِ فقیرانہ بیرونِ شہر رہا کرتی تھی
آخر جذب عشق نے اپنا کام کیا۔ بعد شرفِ اسلام دعاے حضرت سے
جوان و حسین ہوگئی۔ اور بامر الٰہی آپ نے اُس سے عقد کیا بقول بعض
زلیخا سے آپ کی گیارہ اولاد ہوئین۔ موسمِ خشک سالی مین کنعان سے
آپ کے بھائی غلہ لینے آئے۔ آپ نے اُنکے ساتھ کمال سلوک کیا اور
بشیر قاصد کے ہاتھ اپنے والد بزرگوار کو اپنی کل کیفیت سے مع
خط بھیجکر اطلاع دی اور طلب فرمایا۔ جب حضرت یعقوبؑ قریب مصر
پہونچے استقبال کے لئے تیس ہزار سوار آپ کے پاس بھیجے۔ اور بیس
ہزار رومی راستہ پر صف بستہ کھڑے کئے۔ مصر سے چار میل فاصلہ پر
ایک ہزار سپاہی خاص اردلی کے آراستہ بہ لباس تکلف جامے اور
خود تین لاکھ سوارون کے ساتھ استقبال پدر کو بیرونِ شہر تشریف
لائے آگے آگے بارہ ہزار چوبدار تھے اِس شان سے کہ جانب دستِ
راست ملک ریان بائین جانب وزرا مصر پس پشت امرا اسپ
صبا رفتار پر سوار چتر شاہی سر پر بارہ ہزار نیزہ بردار منتظم۔
الغرض حضرت یعقوبؑ سے ملکر بیہوش ہوگئے۔ بعد افاقہ تخت پر سوار
ہوے اور والد بزرگوار کو مع بھائیون کے نہایت اعزاز و اکرام کے
ساتھ شہر مین لاکر دولتسراے سلطانی مین ٹھیرایا۔
حضرت یعقوبؑ مصر مین چندے قیام فرماکر ارض مقدس کو تشریف لیگئے

جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا۔

الغرض حضرت یوسفؑ بعد وصول درجۂ نبوت دعوت اسلام مین رہے چنانچہ ریان ابن ولید بھی آپ پر ایمان لایا۔ لکھا ہے کہ عہد موسیٰ علیہ السلام سے چار سو سال بعد آپ متولد ہوئے اور سات سال کی عمر مین درد مفارقت والدین مبتلا ہوئے۔ تین دن محنتِ چاہ مین۔ اسّی برس تک مصر مین اقامت گزین رہے اور کئی سال پہلے اور بادشاہ کے خواب دیکھنے سے سات سال بعد قید خانہ مین رہے۔ اور وفات حضرت یعقوبؑ سے ۲۳ سال اور وفات زلیخا سے ۲۰ دن کے بعد افرائیم فرزند اکبر کو وصیت تابوت فرماکر بعمر ۱۲۰ سال وفات پائی۔ تابوت سنگ مرمر کے اندر وسطِ نیل مین جانب مدینہ منیف مدفون ہوئے جہان اب ایک مسجد ہے۔

(۱۳) حضرت ایوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ فرزند اموص بن زارح بن عادل بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہین۔ حضرت لوط علیہ السلام کے بھتیجے اور افرائیم بن یوسف علیہ السلام کے داماد ہین۔ یہ نہایت صالح پرہیزگار مستثنائے روزگار حسن ظاہر و باطن سے آراستہ تغبہ متعلقات حوران حوالی دمشق کے نبی ہوئے۔ اموال مین آپ کے سات ہزار بھیڑین۔ تین ہزار اونٹ پانسو جوڑی بیل تھے۔ اسیقدر آنکی خدمت مین غلام سلسلہ مسافر نوازی کا آپ کے یہان تھا ہمیشہ لنگر جاری رہتا۔ آپ کے اصحاب مین سے تین شخص معمر تجربہ کار مشہور سبقت الیقین مینی یلدد و صافر آپ نہایت درجہ کے شاکر و صابر تھے حتے کہ امتحان الٰہی مین آپ کا کل مال

و اسباب ہلاک ہوا کل زراعت جل گئی سات فرزند پانچ دختر ایک مکان کے گر جانے سے دفعتاً اجل کو پہونچے خود اُنکے تمام بدن پر چھالے پڑ گئے ہر قسم کا جانی مالی نقصان ہوا لیکن بہزار استقلال کامل صبوری سے کام لیا سات سال تک سواے زوجہ مسماۃ رحمہ اور کوئی مونس و رفیق خدمت گزار نہ تھا۔ جب آپ امتحان مین کامیاب ہوے بموجب رضاے الٰہی آپ نے پاؤن مار کے زمین سے ایک چشمہ نکالا اُس مین غسل فرماکر صحت پائی اور اللہ تعالےٰ نے پہلے سے دوچند آپ کو مال و اولاد عطا کی۔ چنانچہ وہ چشمہ اب تک مشہور ہے جو کوئی کسی مرض مین مبتلا اُسمین غسل کر آتا ہے فوراً صحت کلی پاتا ہے۔ بعد تبلیغ احکام الٰہی اپنے فرزند رشید حومل کو ولیعہد کیا ۲۲۰ برس کی عمر مین اس عالم سے انتقال فرماکر بیت المقدس میں مدفون ہوے۔

حضرت شعیب خطیب الانبیا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۴)

یہ فرزند توبیب بن عیفا بن مدین بن ابراہیم علیہ السلام ہین اصحاب مدین اور اصحاب ایکہ اور اصحاب الرس کی ہدایت کو بھیجے گئے۔ اس قوم کے آدمی بت پرستی اور کم تولنے اور اشیا مسروقہ اور مغشوش درہم و دینار چلانے اور ڈاکہ زنی اور رہزنی اور غارتگری وغیرہ مین مبتلا تھے بجز معدودے آدمی کے ہدایت کو قبول نہ کیا آخرش عذاب الٰہی زلزلہ وغیرہ مین مبتلا ہوے۔ اسی قوم مین ابجد و ہوز حطی کلمن سعفص قرشت نامی بادشاہ گذرے ہین۔ چنانچہ حضرت شعیب کے زمانہ مین عہد سلطنت کلمن کا تھا ریگستان مدین کا دفع ہوجاتا اور ایک جگہ تھوڑا

تانبا ہو جانا۔ جبال کا آپ کے صعود کے وقت سر جھکانا آپ کے معجزات
مین سے ہے۔ ۷۵ سال دعوت اسلام فرماکر ہلاک قوم سے سات
برس بعد بعمر ۲۲۴ سال انتقال فرماکر حرم مکہ معظمہ کے اندر مابین
مقام ابراہیم و حجر اسود مدفون ہوے۔ حضرت موسیٰؑ سے آپ کی
ملاقات ثابت ہے۔

(۱۵) حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ فرزند عمران ابن نصیر ابن لاوی ابن یعقوبؑ ابن اسحاقؑ ابن ابراہیم علیہ السلام ہین
نام آپ کی والدہ کا کا نوخائل تہا جسے توریت والے یوخابز لکھتے ہین
آپ کے ایک بہائی ہارون اور آپ سے بڑی بہن کلثم معروف بہ مریم
تہین آپ عہد ابراہیمؑ سے ۵۶۵ سال کے بعد ہوئے ہین۔
اُسوقت فرعون مصر یعنی بادشاہ ولید ابن مصعب ابن ریان کا فرزند
عدوے بنی اسرائیل چارصد سالہ تہا۔ چونکہ اس کے چہرہ پر آگ کی سی
چمک تہی لہذا نصارا کے یہان قابوس سے ملقب ہوا اِسکا وزیر ہامان تہا
اِس کے عہد مین دو قوم کے آدمی تہے ایک عمالقہ جو عملیق بن لاذبن
ارم بن سام بن نوحؑ کی اولاد تہی دوسری فراعنہ قبط جنکی سنان و
ریان و قابوس نامی سردار تہے بوجہ عداوت بنی اسرائیل اسنے شریعت
یوسفی بکوشش تمام شاہی چالیس برس تک بے کھٹکے اپنی پرستش
کرائی۔ ایک روز خواب مین دیکھا بیت المقدس سے ایک آگ اُٹھی جسنے بجز
سوائے بنی اسرائیل تمام حوالی مصر کو جلادیا۔ نجومیون نے خبر دی
اندنون ایسا لڑکا پیدا ہونے والا ہے جس سے بادشاہ وقت اپنے

ہمراہیون کے ساتہ غارت ہوگا۔ سلطنت مصر پر زوال آئیگا اور ادبار
قائم مقام اقبال۔ پس کوتوال کے انتظام سے حسب الحکم فرعون ہزار
دائیان مقرر ہوئین۔ چوبیس مہینے کے عرصہ مین بارہ ہزار لڑکے گرفتار
کرکے ہلاک کئے۔ نوسے ہزار عورتون نے قتل اولاد کے خوف سے اپنے
حمل گرا دیئے۔ شب قیام مبدء وجود کلیم اللہ مردان شہر کو لیکر فرعون
موضع اسکندریہ مین چلا گیا تاکہ مردون عورتون مین جدائی رہے
تاہم انتظام فرعون کے خلاف موافق تقدیر کے واقع ہوا لیکن بخلاف
عادت معتاد آپ کی والدہ کو کوئی ثقل وگرانی محسوس نہوئی یہانتک
کہ بعد مدت مقررہ آپ متولد ہوئے۔ اہل کوتوالی کو جب پتا معلوم
ہوا کہ عمران کے یہان وہ مولود موعود پیدا ہوا گہر پر پہونچے اسوقت
آپ اپنی ہمشیرہ مریم کے آغوش مین تہے اُنہون نے پیادون کو آتے
دیکہکر بخوف عتاب فرعونی کلیم ربانی کو دفعتاً جلتے تنور مین ڈال دیا
وہ بعد فرجام تلاش کرکے بے نیل مرام واپس گئے پر آپ کو اُسمین
صحیح وسالم پایا نکالا اور پرورش کی چالیس دن کے بعد والدہ نے
بہ الہام غیبی سالوم نجار سے ایک صندوقچہ پانچ بالشت مربع بنوایا
اور نہلا دہلا خوشنما کپڑے پہنا عطر وخوشبو لگا آپ کو صندوقچہ مین
رکہکر دریائے نیل مین ڈال دیا وہ صندوق بہتا بہتا نہر مین باغ
عین الشمس کے جہان فرعون مع زن ودختر سیر کررہا تہا پہونچا فرعون
نے اُسے اُٹہوایا اُسکے اندر ایک بچہ کو انگوٹہا چوستے پایا فرعون
کی بیٹی بیمار تہی جسکی دوا اہل حکمت نے بتائی تہی فلان ساعت فلان
سنہ مین ایک بچہ رود نیل سے نہر باغ مین آئیگا اُسکا لعاب دہن

لگایا جائے تو اُسوقت یہ مرض جائیگا۔ پس اسنے لعاب دہن فوراً
لگایا اور صحت پائی۔ ہامان وزیر نے پہچانکر کہا اقبالِ خداوندی سے
موعود واجب القتل آچکا اِسکو قتل کیجیے۔ اسوقت آسیہ بنتِ مزاحم
یعنی زوجہ فرعون نے کہا یہ بچہ یک سالہ ہے وہ فرزند موعود نہین
اِسکا قتل کرنا ناحق اپنی گردنپر خون لینا ہے اِسکو مجھے عطا فرمائیے
میرے اولاد نہین پرورش کرکے بجاے فرزند رکھونگی۔ تقدیر الٰہی
فرعون نے منظور کیا اور یہ بچہ آسیہ کو بخش دیا۔ آسیہ نے چونکہ درخت
اور پانی سے اِس فرزند کو پایا تہا لہذا موشی نام رکہا اِس لئے کہ
قبطی لغت مین مو پانی کو اور شے درخت کو کہتے ہین اور اصل لغت عبرانی
عربی مین شین سین سے بدل گئے اِسکے بعد بغرض رضاعت دائیون
کی تلاش ہوئی چنانچہ چار سو عورتین مصر کی فراہم ہوئین لیکن آپنے
کسیکا دودہ نہ پیا۔ جب مریم نے سنا کہ یہ واقعہ گذرا اور آٹھ روز کامل
ہوئے کہ حضرت موسیٰؑ نے کسیکا دودہ نہ پیا آپ ہامان کے روبرو گئین
اور کہا میرا اِس بچہ سے کوئی تعلق نہین الا مین خیال کرتی ہون کہ فلان
دایہ بلائی جاوے تو غالباً اِس بچہ کی پرورش ہو اور سب نشان
والدہ کا بتایا۔ الغرض حسب الطلب والدہ ماجدہ محل پادشاہی مین
پہونچین۔ حضرت موسیٰؑ کو آغوش شفقت مین لیا اور چہرۂ مبارک
پر بوسہ دیا تب فرزند سعید بہت خوش ہوئے اور مسکرائے اور
دودہ پیا فرعون نے بتعجب پوچھا یہ لڑکا کیونکر بخوشی و رغبت
تیرا دودہ پیتا ہے فرمایا میرا دودہ شیرین و پاک ہے جو طفل
شیرخوار میرے پاس آتا ہے بخوشی دودہ پی جاتا ہے ــــ

الغرض ایک اشرفی روزانہ دودھ پلائی مقرر ہوئی۔ آپ بخوشی ہر روز
وہان جاتین اور دودھ پلا آتین۔ ایک روز فرعون نے آپ کو گود
مین لیا اور کچھہ کلام لغو کیا یہ سنتے ہی حضرت نے اُس روسیاہ
کے منھہ پر ایک طمانچہ مارا اور داڑہی پکڑ کر کھینچی اُسنے رنجیدہ
ہوکر قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت آسیہ نے بچایا اور سمجہایا کہ بچون کو
شعور کہان تو عجب بے شعور ہے کہ قتل معصوم کے درپی ہوتا ہے
عمر شریف جب آٹھہ سال کو پہونچی ایک باز نے بر سرِ دربارِ
فرعون آپ کے روبرو شہادت معبودِ حقیقی کا اقرار کیا اور بعد
موت معجزۂ موسوی سے زندہ ہوکر اُڑگیا۔ اسیطرح بعمر نوسالہ
روبروے فرعون آپ تشریف فرما تہے اُسکے کلماتِ جہالت سنکے
آپ نے ایک لات ماری کہ سر نگون گرا اور اُسکی ناک ٹوٹ گئی
اور آپ فوراً آسیہ کے پاس پہونچے اور اُنسے سب ماجرا کہدیا
فرعون نے دوبارہ قصدِ ہلاکت کیا۔ آسیہ نے اِن باتون کو حرکاتِ
طفلانہ پر محمول فرماکر اُسے پہر سمجہا دیا اور نیز ثبوتِ مدعا کے لئے
امتحان بہی کرا دیا۔ ایک روز دسترخوان پر روبروے پادشاہ
سالم بچۂ گوسفند بریان رکہا تہا آپ نے قم باذن اللہ کہا وہ زندہ
ہوگیا فرعون کا تعجب اور بڑہگیا مگر کچھہ تعرض نہ کیا۔ ہرگاہ عمر شریف ۳۰
سال کو پہونچی لبِ دریاے نیل ایک روز مشغول نماز تہے کہ ایک
مصاحبِ شاہی نے دیکھکر دریافت کیا یہ عبادت کس کے لئے کرتے
ہو فرمایا اپنے خداوند کے لئے بولا اپنے باپ فرعون کی عبادت
کیا کرو فرمایا خدا کی لعنت تجہپر اور فرعون پر بولا یہ باتین فرعون سے

کہدونگا یہ سنکر آپ نے زمین کو حکم دیا وہین تا بزانو وہ شخص زمین مین دہس گیا
جب اخفاء راز کی قسم کہائی نجات پائی رفتہ رفتہ لوگون نے یہ خبر فرعون کو
پہونچائی - اِدہر سرداران بنی اسرائیل خدمت شریف سے سرفراز ہوکر
عرض رسا ہوے - آپ انبیاء سابقین کے طریق پر رہین اور بے تکلف
اُمورِ شریعت بجا لائین - ایذاء فرعون کا کچہہ خوف وخطر نہ فرمائین بے شک
اللہ تعالےٰ اسکے شر سے آپ کو بچائیگا - وہ آپ کے ساتہہ کچہہ بہی نہ کرنے
پائیگا - ایک روز آپ مدینۂ مصر کو بغرض ملاقاتِ والدہ تشریف لے گئے
دوپہر کے وقت وہان ایک قبطی نان پز قلیثون نام اور بنی اسرائیل
یلیخا نامی کو باہم لڑتے جہگڑتے دیکہا کہ قبطی بنی اسرائیل پر بار بزداری کے
لیئے زبردستی کررہا ہے - آپ نے منع کیا اُسنے نہ مانا ونیز بنی اسرائیل نے
آپ سے فریادہی کی اور مدد مانگی آپ نے قبطی کی پیشانی پر طمانچہ مارا -
اُسکی اجل آچکی تہی مرگیا بلکہ سیدہا جانب سقر چلدیا - فرعون اس واقعہ
کی خبر پاکر بارادۂ قصاص آپ کا متلاشی ہوا - اس رازِ سربستہ سے ایک
شخص حزبیل نامی نے جو آپ پر ایمان لے آیا تہا جلدی سے آپ کو مطلع
کیا حضرتِ موسیٰ نے مدینۂ مصر سے ہجرت فرما کر ساتوین روز مدین پہونچے
کنارۂ شہر پر صفورا اور صفیرا دختران حضرت شعیب کو دیکہا ایک
کنوین کے پاس بکریون کا گلہ لیئے پانی پلانے کی منتظر کہڑی ہین - اور
کچہہ مرد اپنے جانورن کو پانی بہر کے پلارہے ہین - حسب مشیتِ ایزدی
آپ نے وہان جاکر اُس ڈول سے جسے دس آدمی ملکر نکالتے تہے تنہا
پانی بہرا اور اُنکی بکریون کو پلاکر ایک درخت کے زیر سایہ جا بیٹہے -
صفورا و صفیرا نے یہ واردات اُسی وقت اپنی والد سے جاکر بیان کی

اُنہون نے باشتیاق ملاقات موسیٰؑ صفورا سے کہا جاؤ اُس مردِ مسافر کو بلا لاؤ وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئین اور کہا جو احسان آپنے ہمارے ساتھہ کیا ہے اُسکا بدلہ دینے کے لئے ہمارے والد نے آپ کو بلایا ہے۔ آپ کو خود ملاقات شعیبؑ کا اشتیاق تہا ساتھہ ہوئے مکان پر پہونچے اُنسے ملے دعوتی کہانا کہایا حضرت شعیب نے بعد استماع قصہ فرعون فرمایا تم مطمئن رہو یہان فرعون تمہارا کچھہ نہین کرسکتا۔ اور اپنی چھوٹی لڑکی صفورا کا آپ سے عقد کیا۔ آٹھہ سال تک حسب قرار داد آپ گلہ بانی مین مصروف رہے۔ حضرت شعیب نے منتر انبیا کے عصاؤن مین سے عصائے آدمؑ دس گز طویل علیقہ نام جو انکے پاس امانتاً چلا آتا تہا آپ کو دیا و نیز وصیت کی کہ فلان جنگل مین ہرگز نہ جانا وہان ایک اژدہا رہتا ہے۔ اتفاقاً حضرت موسیٰؑ اس سرزمین پر ایک روز پہنچ گئے اور عصا زمین مین نصب کرکے سو رہے۔ ناگاہ وہی اژدہا گلہ دیکھہ کے آیا بکریان چلائین جب یہ قریب پہنچا بقدرت خدا تعالےٰ عصا سانپ بنکر دفعتاً اُس اژدہے کو نگل گیا اور پھر اپنی جگہ آ ٹہیرا۔ اِس تمام واقعات کو ایک بلند مقام سے آپ کی زوجہ صفورا نے بھی دیکھہ لیا اور والد سے بیان کیا۔ اُنکو حضرت موسیٰؑ کی نبوت اور معجزۂ عصا کا کامل یقین ہوا۔

مخفی نرہے کہ عصائے موسوی سے بہت کچھہ معجزے ظاہر ہوئے: چنانچہ دریائے نیل کا پھٹ جانا چشمون کا اُس سے جاری ہو جانا۔ شب دیجور مین اُسکی دونون شاخون سے روشنی ہوجانا۔ بوقت طلب اُنسے دودہ و شہد کا نکلنا۔ کوئین مین چھوڑنے سے پانی بقدر کفایت آجانا۔ زمین پر مارنے سے کہانا حسب مرضی موجود ہو جانا۔ زمین پر لگا دینے سے فوراً سرسبز ہوکر

بارور ہونا علی الخصوص بادام کے پہل اُس مین آجانا۔ وقتِ مقابلۂ دشمن
اژدہا بن کر اُنپر جا گرنا۔ دشوار گزار راستون مین اسکے اشارہ سے پہاڑ
وغیرہ پہٹ جانا۔ بطور سواری کام دینا۔ بہولا ہوا راستہ بتا دینا۔ بوقت
حاجت بوئے عطر اُس سے آجانا۔ خوفناک راستہ سے بچانا۔ خود بخود
برگہاے درخت بکریون کے لئے توڑ لانا۔ موذی حشرات الارض سے
حضرت موسیٰ کو نگاہ رکہنا۔ کچہہ اسباب اسپر لادکر دو شیر رکہہ لینے مین
گران نہ معلوم ہونا۔ وقتِ خواب حضرتِ موسیٰ اپنے آپ بکریون کی
نگرانی وگلہ بانی کرنا۔ ہر یکشنبہ کو غائب ہو کر طوافِ کعبہ کرنا۔ بعدہٗ اُن
مدینہ منورہ پہنچ کر مقام مرقد پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
پر ٹہر کر درود پڑہنا۔ اور انکی اُمت کے لئے دعا مانگنا۔ جملہ مشورہاے
فرعون سے حضرت موسیٰ کو آگاہ کر دینا۔ مثلاً اِس قسم کے اُس سے ظاہر
ہوتے اگرچہ محدثین نے انمین سے بعض کو روایت اسرائیلی پر محمول کیا ہے
المختصر حضرتِ موسیٰ مدت شبانی کے بعد دس برس مدین مین قیام
پذیر رہے پہر مع زوجۂ مطہرہ و اسباب ضروری و دو خادم بقصد مصر
راہی ہوے۔ پانچوین دن شب جمعہ اٹہارہ ذیقعدہ جبل طور کے پاس
جا نکلے اُسوقت رات تیرہ و تار تہی سردی و برف باری شدت کی
اتفاقاً زوجۂ مطہرہ کو آثار وضع حمل شروع ہوے روشنی و رفع
سردی کے لئے آگ کی تلاش مین خدام کو وہین معین کرکے خود پہاڑ کی سیدہی
طرف متوجہ ہوے جسپر کچہہ روشنی دکہائی دی ہرچند کہ وہ بارہ میل جگہ پر
تہی مگر آپ کمال عجلت سے مسافت طے کرکے اُس روشنی کے پاس پہونچکر
دیکہا کہ وہ آگ نہین قدرتِ الٰہی کا اعجوبہ ہے ایک عظیم الشان نور ہے

درخت عوسج کو محیط ہے اور ایسی چمک دمک ہے کہ آنکھین خیرہ ہوئی جاتی
ہین اُسکے گرداگرد تسبیح آلہی کا شور ہے۔ آپ گہانس کا دستہ بنا آگ سے
مشتعل کرنے کو آگے بڑہے یکایک وہ چمک انکی طرف بڑہی یہ پیچہے ہٹے
وہ بجائے خود ٹہر گئی چند مرتبہ یہی معاملہ گذرا اسی حال مین آپ متحیر کہڑے
دیکہہ رہے تہے کہ وہ نور زمین سے آسمان تک پہنچ گیا جسکی روشنی نہایت
تیز تہی آپ نے اپنی آنکہون پر ہاتہ رکہہ لیا اُس وقت اُسی درخت مین سے
ندا آئی یاموسےٰ اِنی انا ربك فاخلع نعليك انك بالوادی
المقدس طوےٰ یہ سنکر فرمایا اے پکارنے والے تیرا آواز سنے مین
آتا ہے مگر تو ہے کہان مین مکان کا پتا نہین پاتا ندا آئی انا فوقك
ومعك وانا اقرب اليك من نفسك اُسوقت سمجہے کہ یہ آواز
جسکو بدنکا رونگٹا رونگٹا سن رہا ہے اور ہر طرف سے آتا ہے سوائے
خدا تعالےٰ کے اور کسیکا نہین۔ اسیوقت برہنہ پا ہو گئے اور کلام شروع
ہوا بعد اسکے معجزۂ عصا و ید بیضا وغیرہ آیات عنایت ہوئے۔
آپ انوار قرب سے مالامال ہمکلامی ذوالجلال سے خوشحال جانب زوجہ
واپس آئے اور مع ہمراہیان مصر کو تشریف لے چلے۔
وہانسے فرعون کے پاس آئے اور راہ راست کی ہدایت کی۔ دونون معجزے
بطور دلیل دعوی صدق نبوت دکہلائے۔ چونکہ اُسوقت مین جادوگرونکی
بڑی کثرت تہی ایک ہزار شہر اور بارہ ہزار قریہ مین صرف جادوگر
آباد تہے بس جادوگرون مین سے جو شخص کہ دربار فرعون مین موجود تہے
اُنہون نے اسکو یعنے معجزات کو جادو پر محمول کیا اور کہا کہ یہ شخص نبی نہین
جادوگر ہے فرعون سے مشہورہ کیا کہ ان سے کچہہ دنون بعد جب بڑی بڑی

جادوگر اطراف و جوانب سے بلا لئے جائین مقابلہ کی ٹھیرائیے۔
اِس قرارداد پر شروع سال کی پہلی شنبہ کو جو فرعون کی سالگرہ کا دن تھا
بقول بعض ستر ہزار جادوگر جمع ہوئے جنمین دو شخص شمعون اور صفر سردار تھے
اور فرعون کی طرف سے میدان مین صف بستہ کھڑے ہوئے اور مقابل
مین حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارون - اولاً انہون نے بذریعہ سحر اُس میدان
کو دو میل تک سانپون سے بھر دیا حضرت نے بجواب اُسکے اپنا عصا زمین
پر ڈالا فوراً اژدہا بنکر ایک سانپ کو نگل گیا بلکہ چند لاک آدمی بھی اُسکے
منہہ سے لقمۂ اجل ہو کر جہنم کے پیٹ مین پہنچے - آپ نے جب اُسے اُٹھا لیا
بحالت اصلی ہو گیا - ساحرون کے سردارون نے بخوبی سمجھہ لیا کہ یہ سحر
ہرگز نہین بلکہ معجزہ ہے اُسیوقت سچے دل سے لا اِلٰہ اِلّا اللہ
موسیٰ کلیم اللہ کا نعرہ بلند کیا اُنکے ساتھہ ہی یہ حال دیکھکر ایمان لائے
اُن لوگون مین سے اکثر کو فرعون نے غیظ و غضب مین بُری طرح سے
ہلاک کیا - تاہم ستر قبیلہ قبطیون کے معجزات صریحہ دیکھکر ایمان لائے -
بعد اِس مقابلہ اور اظہار معجزہ کے چالیس سال تک بعہدۂ نبوت آپ مصر مین
قیام پذیر رہے - جب فرعون اور فرعونیون کے ایمان سے نا اُمید ہوئے
نوین محرم یکشنبہ کے دن مصر سے باہر تشریف لائے - لکہا ہے کہ حضرت
نے اپنی قوم کو بموجب حکم الٰہی جمع کیا تھا یہ خبر پاکر فرعون پریشان
ہوا بنی اسرائیل سے استفسار کیا سرداران بنی اسرائیل نے کہا کل
عاشورہ کا دن ولادت حضرت آدمؑ کا ہے ہم چاہتے ہین کہ شہر سے باہر
جمع ہو کر اپنے رسوم ادا کرین - الغرض اُسنے اجازت دی اور حضرت
موسیٰؑ اُسی رات اپنے ساتھیون کو لیکر چلدیئے مقام عین الشمس پر پہنچا

لشکر کیا چھہ لاکہ ستر ہزار آدمی تہے جسکے مقدمۃ الجیش حضرت ہارون
فوج میمنہ پر یہودا اور فوج میسرہ پر لاوی قلب مین یوشع ابن نون مع
بنیامین برادر حضرت یوسف ؑ عقب مین حضرت موسیٰ تشریف لے چلے
القصہ صبح ہوتے دریا پر پہونچے آفتاب نکلتے ہی فرعون کو خبر پہونچی مع
فوج وحشم شہر سے چلا ستر ہزار ابلق گہوڑون کے سوار مقدمۃ الجیش تہے
ایک لاک تیر انداز اسیقدر گرز بردار و نیزہ باز ساتہ مین تہے۔
بعض نے لکہا ہے کہ چھہ لاک نوسو سوار مقدمہ لشکر اور چھہ چھہ لاک
میسرہ و میمنہ ساقہ مین تہے۔ آفتاب نکلتے لشکر موسیٰ ؑ کے قریب پہونچا
ہامان مقدمہ لشکر مین تہا۔ مسلمانون نے اُسکو دیکہا اور گہبرائے۔
حضرت موسیٰ ؑ نے اطمینان دلایا اور متوجہ وحیِ الٰہی ہوے کہ آگے دریائے
زخار اور پیچھے فوج اشقیائے کفار اب کیا کیا جائے حکم ہوا کہ عصا دریا
مین مار راستہ خشک ہوجائیگا بے خوف و خطر اُس مین سے عبور کرجا۔
لکہا ہے کہ بضربِ عصا دریا مثل پہاڑ کے بارہ کلیان ہوگیا اور بیچ مین فوراً
زمین کو آفتاب نے خشک کردیا۔ حضرت یوشع ابن نون نے پہلے اپنا گہوڑا
ڈالا اُنکے عقب مین حضرت ہارون نے جب دونون پار ہوے۔ بارہ فرقہ
بنی اسرائیل کے اپنے اپنے راستہ سے دریا مین چلے۔ سب سے پیچھے
حضرت موسیٰ۔ جب سب پار ہوگئے اسوقت فرعون لبِ دریا پہونچا اور
کہا کہ میرا اقبال ہے کہ دریا دہشت سے خشک ہوگیا۔ اب زندہ پکڑلونگا
اگر غرق ہوتے تو بڑی خرابی تہی۔ تاہم فرعون ڈرا اور قصد کیا کہ واپس
جاؤن۔ اُسیوقت بامرِ الٰہی حضرت جبرئیل خوشنما لباس مین عمامہ سیاہ
زیب سر کیئے ایک صبا رفتار گہوڑے پر سوار فرعون کے آگے سے ہوتے

ہوے دریا کی راہ مین چلے۔ گہوڑا فرعون کا مست تہا بے اختیار اُسکے پیچھے ہو لیا۔ اِسکے دیکہتے ہی تمام لشکر والے ساتہہ ہوئے۔ جب سب اندر پہنچ گئے دفعتاً دریا ملگیا اور سب غرق ہوئے۔ بعد غرق فرعون و لشکر فرعون حضرت موسیٰؑ کو اطمینان ہوا۔

واضح ہو کہ یہ دریا نیل ہر جسکو بحر قلزم بہی کہتے ہین۔ قلزم اِسکے کنارہ پر ایک شہر ہے یہ دریا جسکو خلیج اخضر بہی کہتے ہین۔ بحر محیط کا نالہ جو بلاد حبش و عرب کے درمیان جاری ہے مصر سے جانب شرق و غرب تین روز کے فاصلہ پر واقع ہے فرعون جہان غرق ہوا تہا وہان اسکا عرض چار فرسخ ہے جب فرعون ڈوبا بنی اسرائیل دریا کے پار باطمینان تمام قیام پذیر ہوئے۔ منقول ہے کہ حقتعالےٰ نے بطور عبرت نعش فرعون کو دکہا دیا۔ موج دریا نے ایک ٹیلہ پر ساحل کے گرا دیا۔ حضرت موسیٰ مع قوم وہان سے **مصر** ہوتے ہوئے **کنعان** کو تشریف لیچلے۔ اثناے راہ مین **مریرہ** پر گذر ہوا بنی اسرائیل نے لشکر **عمالقہ** کو گائے اور بچھڑہ کی صورت پوجتے ہوئے دیکہکر حضرت موسیٰؑ سے اپنے لئے اسیطرح صورت بنانے کی درخواست کی آپ نے نصیحت فرمائی گمراہون کو اثر نہوا اس کے بعد آپ نے مع قوم عبرت دلانے کی غرض سے ساحل دریا پر قیام فرمایا دس مہینے تک متواتر وعظ و نصیحت سے کام لیا جب قوم کتاب آسمانی کی طالب ہوئی آپ ستر آدمی منتخب قوم ہمراہ لیکر جبل طور پر تشریف لے گئے۔ حضرت ہارون کو نگران قوم چھوڑا بموجب حکم الٰہی یکم ذیقعدہ سے دسوین ذیحجہ تک صائم رہے بعد چالیس دن کے خلعت کلیمی سے مشرف ہوے سات لوحین زمرد سبز کی بارہ بارہ گز طویل احکام الٰہی کی لکھی ہوئی عنایت ہوئین جنمین کل

ہزار سورتین تھین - ہر سورت مین ہزار آیتین - اس اشارہ مین بلاواسطہ آئے تھے جو کچھ حقتعالی نے ارشاد فرمایا اُسکی مجموعی تعداد (چورانوے ۹۴ ہزار کلمہ) ہے اِس مدت توقف مین موسی ابن ظفر بنی اسرائیلی عرف سامری نے جو قبیلۂ سامرہ سے صنعتِ زرگری مین استاد چالاک تھا خاک پائے جبرئیلؑ کو اُسنے اُٹھا رکھا تھا قبطیون کا زیور بنی اسرائیل سے لیکر ایک سونے کا بچھڑہ بنایا اور بطفیل اُس خاک کے ایک عجیب کرشمہ ہاتھ آیا جسے دیکھکر بارہ ہزار بنی اسرائیل (جو پہلے سے دِکھتے خدا کی عبادت چاہتے تھے) گوسالہ پرست بن گئے - حضرت ہارون نے اس بلا سے بہت روکا مگر کون سنتا ہے ہرگاہ حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے فوراً علی نور واپس تشریف لائے قوم کے تہائی حصہ کو بلا مین مبتلا دیکھا بھائی پر خفا ہوے اور سامری کو لشکر سے نکال دیا اور گوسالہ کو آگ مین جلاکر اُسکی خاک کو دریا مین ڈال دیا قوم سے فرمایا تمنے خلاف وعدہ کیا سزاوار عذاب الٓہی ہو - چنانچہ تائب مورد رحم اور طاغی اور باغی مظہر عتاب و عذاب ہوئے اِسکے بعد حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضر سے مجمع البحرین پر ملاقات کی جسکی تفصیل بوجہ تطویل ترک کی گئی - ا

لیکن اثنائے بیان مین حضرت خضر کا کچھ حال ظاہر کرنا ضرور گو مجمل سہی -

حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنکا نام بلیا ہے اور کنیت ابوالعباس اور خطاب خضر اور اِنکے باپ کا نام ملکان ہے - جمہور مفسرین کے نزدیک آیۂ فَوَجَدُوا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا مین لفظ عبد سے مراد خضرؑ ہین - چونکہ آپ کی نماز پڑہنے کی جگہہ

سبز ہو جاتی ہے اسلیئے خضر خطاب ہوگیا ہے یہ بادشاہون کی نسل مین تہے
فریدون بادشاہ کے وقت مین پیدا ہوئے اور مقدمۂ لشکر ذوالقرنین اکبر
مین بہی رہے ہین۔ اللہ تعالی نے انکو ایتاء رحمۃ اور علم لدنی دیئے جانے
کے ساتہہ قرآن مین بیان کیا ہے۔ باوجود اختلاف علما انکی نبوت مرجح معلوم
ہوتی ہے۔ اور انکے حیات کے باب مین بہی متعدد اقوال ہین۔ لیکن اقرب یہی
ہے کہ عوارض بشریہ انسے سلب کر لیئے گئے ہین اور محض روحانی صفت سے
دنیا مین موجود ہین۔ کیونکہ ہر سال موسم حج مین حضرت الیاس کے ساتہہ
انکی ملاقات اور حرم شریف مکۂ معظمہ اور حرم محترم مدینۂ منورہ
اور حرم بیت المقدس زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً مین روزانہ انکا نماز پڑہنا ہی اور
اولیائے وقت سے ملنا منقول ہے۔ اس سے زیادہ ذاتی احوال انکے ابتدائی
کوائف اور نام والدہ و بیان ازواج و اولاد وغیرہ کا نظر سے نہین گذرا۔

آمدیم باصل قصہ   بعدہٗ حضرت یوشع بن نون مصر مین تشریف
لائے۔ قارون بن یصہر بن ثابت بن لاوی بن یعقوب ؑ کی ہدایت مین مصروف
ہوئے یہ آپکا چچازاد بہائی تہا۔ یہ شخص حالت کم مائیگی مین متواضع اور خلیق تہا
مالداری نے اسکے خیال کو بدل دیا اور متکبر کر دیا چنانچہ تمام آدمیون سے
اپنا لباس ایک بالشت زیادہ رکہتا تہا۔ کنجیان اسکے خزانہ کی ستر
آدمیون کے پاس رہتی تہین۔

ایک روز یہ باطل پرست جاہ دنیوی پر مست بلباس سرخ آراستہ و پیراستہ
شتر سفید پر سوار نوے ہزار سوارون سے مع ایکہزار خوبصورت عورتون
کے سیر کرتا ہوا قوم بنی اسرائیل کی طرف آیا طالبان دنیا کے منہہ مین
اسکی عظمت و شان دیکہکر پانی بہر آیا۔ آبروئے دینی کے طلبگارون نے

بجاے تعرض اعراض کیا۔ المختصر حضرت موسیٰؑ نے حکم جاری فرمایا کہ یہ مال جو
تجھے خداتعالیٰ نے دیا ہے اسکا شکر نعمت بجالا۔ حسب فرمان ذوالجلال زکوٰۃ
نکال۔ اُسنے سرکشی کی۔ آپ نے بددعا کی مع مال و اسباب زمین میں دہس گیا۔
بعدازین **عمالقہ** سے جہاد کے لئے ملک شام کو تشریف لیچلے۔ راستہ مین کنعان
کی منزل پر **عوج بن عوق** کو جانب اسلام بلایا جو سمجہانیکا حق تہا سمجہایا
وہ راہ ضلالت وحمق سے باز نہ آیا بمقتضاے کل طویل احمقٌ۔ بامر الٰہی آپنے
اُسے قتل فرمایا۔ یہ بہت بڑا قد اور قوی ہیکل تہا۔ باپ اسکا **عوق** ماں
مسماۃ **صفورا** بنت سیدنا **ابوالبشر آدم** علی نبینا وعلیہ السلام۔ تین ہزار
چھہ سو سال کا معمر بقول صاحب اخبار الدول تیس ہزار تین سو گز کا تہا۔
پہر حضرت موسیٰؑ قوم کو صحراے تیہ مین جو **فلسطین** اور ایلہ کے درمیان
ہے بہ نگرانی حضرت یوشع بن نون چہوڑکر آپ ہمراہی ہارونؑ شام کو تشریف
لے گئے۔ وادی مذکور طول مین فرسخ عرض مین چہہ فرسخ تہا۔
حضرت موسیٰؑ نے بعد تبلیغ احکام یوشع بن نون کو خلیفہ فرماکر بعمر ایکسو
بیس سال انتقال فرمایا۔ سرخ ٹیلہ پر بیت المقدس مین مدفون ہین۔
وقت وفات حضرت کلیمؑ سنہ ہبوطی تین ہزار اٹہتر تھے۔

حضرت یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ السلام (۱۷)

یہ فرزند نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہین
بعد انتقال موسیٰ علیہ السلام سات سال تک بجاے آنحضرتؑ قوم بنی اسرائیل مین رہے ساتوین
مہینے بعد وفات موسیٰؑ سے مع لشکر بنی اسرائیل سرکوبی عمالقہ کے واسطے تشریف
لے چلے جب نہر اردن پر پہونچے کشتی عبور کو نہ ملی بامداد تابوت سکینہ گہاٹ خشک

ہوا پار اُترے ۔ اس خرق عادت کے یادگار مین حسب الامر آپ کے اُس مقام
پر ایک منارۂ بلند قائم ہوا ۔ ہر گاہ قریب **اریحا** ملک ایلیا مین پہونچے بذریعۂ
جاسوسان لشکر وہان کی حالت سے آگاہ ہو کر فوراً یورش کی اِس شہر کو فتح
کیا یہ بہت بڑا شہر تہا اور قلعہ اِسکا نہایت مستحکم تہا بعد فتحیابی یہان سے لشکر
ظفر پیکر کے ساتہ کوچ کیا اور دار السلطنت **بلقا** پر پہنچکر قلعہ کا محاصرہ کیا
وہان **عمالقہ** کا ایک سرکش بادشاہ تہا آراستگی **صف** جنگ ہر چند
کہ از بس مردانگی مقابلہ کیا مگر بنی اسرائیل کی شجاعت و کثرت سے پس پا ہو کر
قلعہ بند ہو گیا مردان اسلام نے اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اصل دعائے
بلعم باعور سے جو عابدین شہر سے تہا اور عامل اسم اعظم جنگ طرفین مین
ظفر یابی نہ ہوئی ۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے خدا سے دعا کی پنجشنبہ کا دن تہا کہ بہت
بڑا معرکۂ جنگ ہوا دوسرے دن جمعہ کو قلعہ فتحکر لیا لشکر اسلام نے داخل
شہر ہو کر بادشاہ کو مار ڈالا شہر پر قبضہ کیا ۔ اِن دو معرکون کے بعد آپنے
مظفر و منصور شہر **عالی** کے طرف عزیمت فرمائی ۔ یہان کے حاکم و محکوم سب
بت پرست تہے ۔ شہر مین جاکر بتون کو خاک مین ملا دیا ۔ بارہ ہزار آدمی
مع حاکم شہر قتل کر ڈالے ۔ متصل شہر دو پہاڑ **عماد** اور **جیعون** کے درمیان
بہت سی مخلوق رہتی تہی اُنکو مع باشندگان کوہ **سلم** اسلام مین داخل
کیا ۔ اِن فتحیابیون کے بعد اقصائے مغرب مین بلاد **امانیان** کو تشریف
لے گئے ۔ جس مین بڑے بڑے پانچ شہر تہے پانچون مین علیحدہ علیحدہ بادشاہ
حکمران تہے ۔ سب نے باتفاق یکدگر جمع ہو کر مقابلہ کیا ۔ مگر تاب مقاومت
بنی اسرائیل تا بکجا آخر رو بفرار لائے ۔ ایک مغارۂ کوہ مین جا چہپے
لشکر جرار نے تعاقب کیا مفرورین محصورین کے لئے درۂ کوہ پر آدمی

مقرر کئے۔ بقیۃ السیف کو شمشیر آبدار نے دار البوار کو پہنچایا کچھ آسمانی گولون کی مار سے سرد ہو کر فی النار ہوئے اور پانچون شہر قبضۂ اسلام مین آئے اسکے بعد دیارِ شام کے اکیس بادشاہون سے ہم نبرد ہوئے سب کو گرفتار کرکے محبس قدیم مین پہونچایا قصہ مختصر بنی اسرائیل کو ہر جگہ غلبہ پایا تمام ملک شام قبضہ مین آیا عمال بنی اسرائیل ہر جگہ قایم ہوگئے پہر حضرت یوشع نابلس کو تشریف لیگئے۔ اور تابوت حضرت یوسف صدیق کو حسب وصیت مرقد خلیل اللہؑ کے پاس دفن فرمایا۔ جملہ واقعات شام سات سال مین انتظام پائے۔ تیس برس تہذیب قوم مین مصروف رہے کالب بن یوقنا کو وحی فرماکر بعمر ایک سو ستائیس سال انتقال فرمایا۔ جبل افرائیم پر مدفون ہوئے۔

(۱۸) حضرت ہارون برادر و وزیر حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام

یہ فرزند عمران ہین عربی لغت مین سپید و سرخ کو ہارون کہتے ہین۔ چونکہ یہ ضخیم البدن کثیر الجثہ سپید و سرخ رنگت کے آدمی ہتے اسواسطے انکا نام ہارون ہوگیا۔ فرعون نے بخیال ولادت باسعادت حضرت موسیٰؑ جبکہ حکم دیا ایک سال مین ایسا کیا جائے کہ بنی اسرائیل مین جسقدر لڑکے پیدا ہون بمجرد ولادت قتل کردیئے جائین اور ایک سال قتل ہونے سے چہوڑ دیئے جائین پس جس سال کہ اُس مین حکم اولاد بنی اسرائیل قتل سے محفوظ رہی حضرت ہارون متولد ہوئے اور جس سال مین قتل فرزندان بنی اسرائیل کا حکم تہا اُس سال حضرت مُوسیٰ پیدا ہوئے اور مدین گئے وہان دختر حضرت شعیبؑ سے تزویج فرماکر ایک مدت کے بعد

حسب فرمان آلہی دعوتِ فرعون کے واسطے چلے زان بعد بریہ مین حضرت موسیٰؑ
اپنی جگہ حضرت ہارون کو بنی اسرائیل پر نائب کرکے کوہِ طور تشریف لے گئے
اور اشرار فتنہ پرداز بنی اسرائیل کو میدانِ تیہ مین چھوڑا۔ صحرائے تیہ فلسطین اور اردن
مصر کے درمیان بارہ فرسخ وسیع تہا جس سے وہ ہرگز نکل نہ سکے۔ چالیس سال
قمری کی مدت مین سب مرگئے اُنکی اولاد اُنہین کی شمار کے موافق وہان سے
نکلی۔ الغرض بلیۂ تیہ کی تیسوین سال مین ہارون علیہ السلام صحرائے تیہ سے
بصحبت موسیٰ علیہ السلام کوہ شوبک کو جاتے ہوئے بعمر ایک سو بیس سال راہی
عالم بقا ہوسے۔ کوہ ابریم و کوہ شعیر کے درمیان کوہ حوز نامی مین مدفون
ہوئے۔ یہ حضرت موسیٰؑ سے عمر مین تین سال بڑے تہے۔ اِنکے دو فرزند
شبیر و شبر تہے۔

(۱۹) حضرت کالوب بن یوقنا علی نبینا و علیہ السلام

یہ اولاد شمعون بن یعقوب علیہ السلام سے ہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
بہنوئی اور نبی مرسل ہین۔ ارباب تاریخ بحوالۂ مفسرین تحریر کرتے ہین کہ
آیۂ کریمہ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا سے یوشع اور
کالوبؑ مراد ہین۔ پس بقول اکثر علما اِنکا نبی مرسل ہونا معلوم ہوتا ہے
وفات حضرت یوشع کے بعد حسب وصیت مہمات بنی اسرائیل کو انجام فرما
رہے۔ اور بعد چندے ملک بارق کا عزم کیا۔ وہان پہونچکر قریب اسّی ہزار
متمردین اشرار سے فی النار کئے۔ اور بادشاہ بارق کو مع ستر بادشاہ اُس
اطراف کے جنکو بارق نے گرفتار کر رکہا تہا مقید کرلیا۔ اور اِس فتح عظیم کے
بعد مصر کو تشریف لے گئے۔ بعد امتثال امرِ الٰہی اپنے فرزند نوشاقوس کو و سلطنت

فرماکر عازم آخرت ہوے ۔ اکثر توار یخین اِنکا حال اسیقدر مرقوم ہے

(۲۰) حضرت خرقیل علی نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند لوذی سبط یہودا ابن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہین لقب اِنکا ابن العجوز ہے بعد نوشا قوس خلیفہ و فرزند کالب بن یوقنا خلیفۂ یوشع بن نون بنی اسرائیل کے نبی ہوکر داوران کی طرف مبعوث ہوے جو واسط کے قریب ہے ۔ اہل اسلام داوران نے جہاد مین کاہل کیا ہیبت ناک آوازِ غیبی اور بلاے وبا مین مبتلا ہوکر اسّی ہزار آدمی مرگئے دفن نہ ہوسکے لوگون نے اطراف نعشون کے احاطہ کہینچ دیا دعاے خرقیلؑ سے بعد مدت وہ سب زندہ ہوے اور سلسلہ انکا چلا ۔

یہ معجزات خرقیلؑ سے مشہور معجزہ ہے ۔ چنانچہ انکی اولاد مین جسم سے بوے مُردہ آتی ہے ۔ یہ نشانی برابر مشہور چلی جاتی ہے ۔ ایک عرصہ تک آپ بنی اسرائیل مین رہے ۔ پہر بابل کو مراجعت فرمائے وہین وفات پائی ۔ سنہ وفات کا کوئی معتبر قول نظر مین نہین مدفن ہامین دجلہ وکوفہ

(۲۱) حضرت اِلیاسؑ علی نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند یاسین بن محاص بن عزار بن ہارون علیہ السلام بن عمران بن نصیر بن لاوی بن یعقوب بن اسحاقؑ بن ابراہیم علیہ السلام ہین الیاسین بہی اِنہین کو کہتے ہین ۔ آپ بعلبک پر مبعوث ہوئے ۔ یہان کا پادشاہ جب نام بڑا شوقین بت پرست تہا ۔ جس گز طویل چار منھہ کا ایک بت بناکر بعل کے نام سے مشہور کیا ۔ جسکی مصاحبت مین چار سو آدمی مقرر تہے ؛

زوجۂ پادشاہِ مذکور بڑی فاسقہ فاجرہ ظالمہ قتالہ تہی۔ پادشاہ سفر مین ہوتا تو بجائے اسکے کاروبار سلطنت خود کیا کرتی۔ قریب قلعہ ایک مرد صالح و متقی مزد نام اپنے باغچہ مین مقیم تہا اُس سے حسد رکہتی تہی۔ اُسپر جہوٹا مقدمہ قائم کرکے ہلاک کیا اور باغچہ ضبط۔ حضرت الیاسؑ نے اُس بادشاہ کو دعوتِ اسلام کی نہ مانا برعکس دشمن ہوگیا۔ آپ ایک جبل مین سات سال تک تنہا اقامت پذیر ہوے۔ اُسوقت مین حضرت یونس ذوالنون پیدا ہوچکے تہے چہہ مہینے زندہ رہکر انتقال فرمایا۔ انکی والدہ آپ کی مستجاب الدعواۃ ہونیکا حال سنکر حاضر خدمت ہوئین چنانچہ آپ کے معجزہ سے سات دِن کے وفات پائے ہوئے حضرت یونسؑ زندہ ہوئے اُنہی دنون ملک پر سات سال کا قحط ہوا ایک جماعت آپ کے بقبول بندہ ہونے پر بعد معجزات دیکہنے کے ایمان لائی اپنے قصور کا اعتراف کیا رفع قحط کے لئے التجائے دعا کی۔ آپ کی دعا سے بارش ہوئی اِسکے بعد پہر نقض عہد کیا۔ آپ نے اُنکی اِس ہٹ دہرمی سے المناک ہوکر حق تعالےٰ سے اِستدعا کی کہ مجہکو اِس قومِ ناپاک سے علیحدہ کردے۔ ایک اسپ سرخ رنگ مثل آتش تابان و رخشان میدان مین نمایان ہوا صالحین قوم سے حضرت الیسع کو خلافت قوم سپرد فرماکر اُسپر سوار ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے اُنکو قوم سے جُدا کیا۔ ضروریات انسانیہ سے منزہ اور فارغ البال فرماکر چشم خلایق سے چہپا دیا اب تک موجود ہین اور تا قیامت رہین گے۔ چنانچہ پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و دیگر صالحین اُمم سے اُنکی ملاقات ثابت لہذا سال وفات اور مدت عمر لکہنے سے مؤلف مجبور رہے ـــ

حضرت الیسعؑ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ فرزند اخطوت سبط افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام
تھے بنی اسرائیل کے پیغمبر ہوئے بموجب احکام توریت ہدایت فرما رہے
کج نہاد بنی اسرائیل کو ہمیشہ سمجھایا کئے اقسام معجزات وقتاً فوقتاً دکھایا
کئے چنانچہ شہر اریحہ کے رہنے والون نے کھارے پانی کے واسطے شیرین
ہوجانے کی دعا چاہی آپ نے پانی مین نمک ڈالا اور دعا سے شیرین ہوا
ایک بیوہ عورت نے تنگ دستی کی شکایت کی آپ نے اُس سے فرمایا کوئی
چیز اپنے پاس سے لے آوہ گھی لائی۔ آپ نے دست حق پرست سے ایک
ظرف مین رکھہ دیا جسکی برکت سے اُس مین زیادتی ہوئی اُسکی تجارت سے
غنا حاصل کیا کسینے کھانے مین زہر ملایا اللہ تعالے نے اُسکا علم دیا۔
پادشاہ دمشق عارضۂ برص مین مبتلا ہوا آپ کی طرف رجوع کیا فرمایا دریا
مین غسل کرا چہا ہوجاویگا ایساہی وقوع مین آیا اُسیدن پادشاہ نے
غسلِ صحت پایا۔ بطورِ شکریہ نذرِ کثیر آپ کی خدمت مین روانہ کیا آپنے
واپس کیا سوائے اِسکے اور بہت سے معجزے آپ کے صدق نبوت پر
شاہد عادل ہین ذوالکفل کو وصی فرماکر بعمر چارسو دوسال انتقال فرماکر
قریۂ پسر مین مدفون ہوئے۔

حضرت ذوالکفل علیٰ نبینا وعلیہ السلام (۲۳)

یہ الیسع علیہ السلام کے وصی اور بقول بعض بشیر حضرت ایوب ہونے کے
سبب سے بشیر نام رکہتے ہین۔ چونکہ درباب ترغیب وترہیب بنی اسرائیل
وعایا سئے الیسع ع کے متکفل تہے اِسواسطے مخاطب بہ ذوالکفل ہوئے۔
ثابت ہے کہ آپ ملوک عمالقہ سے کنعان نامی کی دعوت اسلام کو تشریف لیگئے تہے

تھے اُسنے کہا میری اخروی نجات کی بابت آپ کفالت نامہ تحریر فرما دین آپنے
بموجب حکم الٰہی ایسا ہی کیا اور کنعان مشرف بہ ایمان ہوا بعد انجام امر رشد و
ہدایت سالک مسلک متقدمین ہوئے ۔ مورخین نے انکا حال اسیقدر رقم کیا

(۲۴) حضرت حنظلہ علی نبینا وعلیہ السّلام

بعض ارباب تاریخ کا بیان ہے کہ الیسع علیہ السلام کے بعد سات سو سال تک
بنی اسرائیل کے لئے کوئی نبی مبعوث نہوا اور جب ہوئے اِس مدت گذر جانے کے
بعد حنظلہ علیہ السلام انکی بت پرستی چھڑانے کے واسطے بھیجے گئے۔ آپنے
عذاب خدا سے بخوبی ڈرایا جو حق سمجھانے کا تھا سمجھایا مگر وہ نہ ایمان لائے نہ
اپنی ضلالت سے باز آئے بلکہ اِن راہنما کے قتل پر آمادہ ہوئے ۔
پادشاہ شہر طیفور بن طغیانوس بڑا صاحب حشمت تھا۔ اُسنے موت سے بچنے
کے لیئے ایک بڑا بلند محل بنایا جس مین بارہ ہزار برج رکھے اور ہر ایک برج
مین ایک غلام زرہ پوش شمشیر برہنہ کھڑا کیا۔ اور وسط محل مین آہنی کمرہ
بنایا اور بناز و نغم اسمین بند کرکے بیٹھا۔ باوجود اِسکے موکل اجل نے ایک
دم مین اُس سفیہ اور اُسکے پہرے والون کا دم نکالکر داخل جہنم کیا۔
بنی اسرائیل نے پھر حنظلہؑ سے سرکشی چاہی۔ آپ بحکم الٰہی اُس شہر سے
باہر آگئے ایک اژدہا شہر پر مسلط ہوا اور لوگون کو بر سر ہلاک و فرار لایا

(۲۵) حضرت شموئیل علی نبیّنا وعلیہ السّلام

یہ فرزند بلقا بن لیان بن علقمہ بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابرہیم
علیہ السلام ہین۔ چالیس ۴۰ سال کی عمر مین نبوت سے سرفراز ہوئے ۔ یہ بھی

بنی اسرائیل کے نبی ہوئے۔ جبکہ اُنکی حالت دینی ابتر تھی اکثر بت پرست
ہو چکے تھے۔ دعوائے نبوت سنکر درخواست کی۔ آپ اگر سچے نبی ہین
تو ایک بادشاہ ہماری قوم مین کر دیجیئے جسکے زور پر مخالفین سے ہم لڑین
آپ نے بادشاہ حقیقی سے التجا کی۔ قدرے روغن قدس اور ایک عصا
عطا ہوا اور فرمان آیا کہ جو بیت نبوت مین حاضر ہو اور اُسکے آنے سے یہہ
روغن جوشش زن ہو اور عصا اُسکے قد کے مساوی ہو وہی بادشاہ قوم کا
اِس امتحان مین ایک شخص (عوام الناس آنے والون مین سے بارگاہ نبوت
کے) **ساول** نام بن قبیس بن ضرار بن انس بن عرف بن نبیامین بن
یعقوبؑ جسکو قدآوری کی وجہ سے **طالوت** خطاب کرتے تھے) پورا اُترا
آپ نے فرمایا بادشاہی بنی اسرائیل کی تجھے مبارک۔ قوم کو اِس شخص کے
بادشاہ ہونے کی خبر ملی معترض ہوئے۔ کہ یہ شخص اولاً سب مین کمتر۔
ثانیاً نسب سے عاری۔ ثالثاً ان لوگون کی اولاد سے نہین جنکے سلسلہ مین
سلطنت چلی آتی ہے۔ رابعاً صاحب مال نہین نہ اِسکے پاس فوج نہ اسباب
جنگ۔ پس ہمپر یہ کیونکر بادشاہ ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا صفات بادشاہی
جو بہ ضرور ہین اس مین پائی جاتے ہین۔ مثلاً دانائی جسکے بغیر سیاست
نہین ہوسکتی ونیز علم حرب وضرب سے واقف کار۔ فن سپاہگری و فہم
معاملات مین یگانۂ روزگار۔ دوسرے جسامت وہ کہ جس سے اعدا کے دلپر
عظمت ہوتی ہے۔ اور یہ اُسوقت مین بڑا زور آور بلند قد شجاع و پہلوان
تھا۔ قطع نظر ازین احکم الحاکمین نے اسکو پسند فرمایا ہے اور وجہ ترجیح
کی کیا چاہیئے۔ جب یہ ادلہ آپ نے بیان کئے۔ قوم نے کہا ہم جبتک کچھ
بھی علامت اِسکے بادشاہی کے ساتھ مخصوص ہونے کی دیکھہ نہ لین تسکین

خاطر ممکن نہین آپنے جواب مین فرمایا تابوت سکینہ جو ہمیشہ تم لوگون مین انبیائے
سابقین کے عہد سے چلا آتا ہے اور اب عمالقہ کے پاس ہے اگر تمہارے
پاس آجائے تو جان لینا کہ بیشک یہ شخص بادشاہی کے ساتہ مخصوص ہے
تابوت سکینہ چوب شمشاد کا ایک صندوق تہا تین گز طویل دو گز عریض
جس مین چند تبرکات بعض انبیاؑ کے اور تصاویر جمیع پیغمبرون کی امانت
رکہی تہین کہ ہنگام کارزار اُسکی برکت سے فتوح عجیبہ نصیب وقت ہوا
کرتین۔ بموجب آپ کے خبر دینے کے عمالقہ نے کچہہ دنون مین خود بخود وہ
صندوق واپس بہیجا تب بنی اسرائیل کو تسکین اور اطمینان حاصل ہوا۔
طالوت بادشاہی کے واسطے مقرر ہوے اور جہاد پر مستعد ہوکر تمام بنی
اسرائیل سے اسّی ہزار مرد جرار کو منتخب کرکے جہاد کے لئے ساتہ لیا
گرمی کی اس روز نہایت شدت تہی اکثر حسب ہدایت طالوت کار گر نہوے
انکو واپس کیا کل تین سو تیرہ آدمی جنکے دِل صدق ایمان کے ساتہ مضبوط
اور ایفاے عہد و پیمان سے مربوط تہے ساتہ رہے مقابل دشمن کے جماعت
قلیل سے صف آرا ہوے۔ حریف جسکا نام جالوت تہا سو رطل کا خود سرپر
رکہے ہوے اِسی شان کی جوشن و زرہ و عمود وغیرہ سے آراستہ نیزہ و شمشیر
سے پیراستہ آٹہہ لاکہ سوارون کی جمعیت سے میدان جنگ مین آکر قائم
ہوا باوجود قلت سپاہ و کثرت مخالفین گمراہ دعاے حضرت شموئیل نے اُسکو
غلبہ دیا مگر جالوت اس مقابلہ مین قتل سے محفوظ رہا دوسری مرتبہ حضرت
داؤد کے ہاتہ سے راہی ملک فنا ہوا طالوت داؤد کی قوت ہمت و دلاوری
و جرأت سے نہایت خوش ہوا اور اپنی دختر کو انکے عقد مین دیا بعد ظفریابی
کے اپنے کل ملک و مال سے جو قبضہ و تصرف مین اُسکے آچکا تہا نصف حصہ

داؤدؑ کو دیا انمین مادۂ نبوت تہا روز بروز ترقی ہوئی۔ طالوت کے دل مین حسد
کی آگ بہڑکی اِس عقل کے دشمن نے عقل کی ایک نہ مانی بمقتضائے حسد بیٹہے
بٹہائے داؤدؑ سے دشمنی کی ٹہانی پشیمانی کے سِوا اِلتا کیا اپنے مطلب مین
خاسر و مخذول و نیز آخر کو مقتول ہوا اور اللہ کا جو مقبول بندہ تہا وہ بحالتِ
خود مقبول رہا و مقبول ہوا بقیہ تمام ملک پر قبضہ ہو گیا پہر حضرت شموئیلؑ نے
داؤدؑ ہی کو اپنا خلیفہ کیا اعطائے خلافت سے تیس سال بعد بعمر نو دسال
انتقال فرمایا اور بیت المقدس مین مدفون ہوے۔

حضرت داؤد علیٰ نبیّنا وعلیہ السّلام (۴۶)

یہ فرزند علمان بن عور بن سلیمان بن یحشون بن وعمی بن ماوان بن حصروم بن
قارض بن یہودا بن یعقوب علیہ السلام ہین۔ بعد شموئیل نبوت و سلطنت سے
مشرف ہوے اور سلطنت بہی اُس شان و شوکت کی حاصل ہوئی کہ صرف
پچیس ہزار آدمی در دولتِ سلطانی پر پہرہ دیا کرتے تہے حق تعالیٰ سے ایک
زنجیر عطا ہوئی تہی جو دربار عام سے خلوت خانۂ خاص تک نصب تہی تمام واقعات
کی اُسی کے ذریعہ سے خبر ہوا کرتی تہی۔ مریضان شہر اُسکے مَس کرنے سے
شفا پاتے حق و باطل کا اُس سے تمیز ہوتا آپ کے انتقال کے بعد چشم عالم سے
مخفی ہو گئی۔ حق تعالےٰ کی طرف سے آسمانی کتاب زبور پچاس صحیفون کی
آپ پر نازل ہوئی جس کی زبان عبرانی تہی اس مین صرف نصیحتین قسم قسم
کی درج تہین۔ لحن داؤدی عالم مین مشہور ہے۔ تمام بنی اسرائیل کے فریق
آپ کے فرمانبردار جبال و طیور وغیرہ مطیع و خدمت گزار۔ لوہا آپ کے ہاتہ
مین نرم ہو جاتا کسبِ ذاتی آپ کا زرہ سازی بلکہ اِسکا موجد اُنہین کو کہنا چاہیے

ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھ ہزار درم کو فروخت ہوتی عند الانتقال خزانہ
مین ایک ہزار زرہ طیار موجود تہین۔
ایک دن فصل خصومات کے لئے مقرر تہا انتظام ملکی مین اسدن کیے سوا دوسرے دن مصروف ہوتی
ایک دن مجالست نسا کے لئے۔ ایک دن صرف تسبیح الٰہی کے واسطے۔
ایک دن تنہا مکان مین گریہ وزاری کے لئے جس مین چار ہزار محراب بنے تہے
اور خوف خدا سے رونیوالے اُس مین فراہم ہوتے بعد عفو مزلت جو مصلحت
الٰہی ابتدائے زمانے مین آپ سے سرزد ہوئے تہے سریر سلطنت پر
جلوہ افروز ہوے شلوم باغی کو بواسطۂ وزیر اعظم کے گرفتار کرایا۔
بنی اسرائیل نے حسب فرمان آپ کے بطور شکریہ نعمائے الٰہی بیت المقدس
مین احاطہ مسجد قایم کیا آخر عمر مین ایک صندوق منجانب حق تعالے آپ کے
پاس آیا قوم کو جمع فرما کر استفسار کیا کہ اس صندوق مین کیا ہے جو کوئی
اسکا حال بتاے وہی میری سلطنت کی خلافت پاوے۔ سب لوگ جواب
سے عاجز آئے۔ آپ کے اُنیس ۱۹ فرزندون مین سے حضرت سلیمان نے
جو بطن بطشا بنت حنا سے متولد ہوئے تہے بتائید ربانی اُسکو واضح فرمایا
کہ اس مین تین چیزین ہین ایک انگشتری دوسرا تازیانہ تیسرا مُہری خط
صندوق جب کہولا گیا جواب کو مطابق پایا خاتم و تازیانہ حضرت سلیمان
کو عطا فرمایا پہر روبرو سب فرزندون کے علمائے قوم کو طلب کیا اور فرمایا
اس خط مین پانچ سوال مندرج ہین اسکا جواب دو ایمان ۔ محبت عقل شرم
قوت۔ بدن کے اندر کس کس جگہ مقام رکہتی ہین۔ سب ساکت ہوے
مگر حضرت سلیمان نے جواب دیا دو چیزین یعنی ایمان ومحبت کا مقام دل ہے
اور عقل کا مقام سر۔ اور شرم کا مقام آنکہین۔

اور قوت کا مقام استخوان۔ بعد حصول جواب و امتحان کامل حضرت داؤد نے اپنے فرزند سلیمان کو تخت سلطنت پر بٹھایا۔

بعض کہتے ہین بارہ ۱۲ سوال اور تھے جنکا جواب صاحب سلیمان ع ہی نے دیا۔

سوال	جواب
تلخ۔	درویشی۔
شیرین۔	توانگری۔
بدتر۔ عالم مین کیا شی ہے۔	مردم آزاری۔
سب سے فراخ زمین و آسمان مین کیا ہے۔	سخن حق و وصف عدل۔
غنی دنیا مین کون ہے	مرد قانع۔
پتھر سے زیادہ سخت	دل کافر۔
آگ سے زیادہ گرم	ناامیدی۔
دنیا مین آبادی زیادہ ہے یا ویرانی۔	ویرانی۔
موت سے زیادہ خوفناک کیا ہے۔	دروغ۔
دنیا و پر غالب کون ہے۔	شکم انسان۔
دنیا مین عورتین زیادہ ہین یا مرد۔	عورات۔

مواہب علیا مین سوالات نامہ یون درج ہین

سوال	جواب
اقرب و ابعد اشیا بنی آدم سے کیا چیز ہے۔	اقرب اشیا عالم آخرت۔ ابعد اشیا جاہ دنیوی و حشمت۔
مونس اور موحش زیادہ کیا ہے۔	مونس تر روح موحش تر مردہ
دو قایم۔ دو مختلف۔ دو دشمن کون ہین۔	دو قایم زمین و آسمان۔

دو مختلف دن رات۔

دو دشمن موت و حیات۔

وہ کیا چیز ہے جسکا آخر اچھا برا ہے۔ جس کام کا آخر اچھا وہ غصہ کے وقت تحمل جسکا نتیجہ برا وہ شدت غضب۔

القصہ آپ کی فطانت و کرامت سب پر ظاہر ہوئی۔ بجای حضرت داؤد حکمران قرار پائے۔ حضرت داؤدؑ نے انکو اپنا جانشین فرما کر بعد ایک سو بیس ۱۲۰ سال انتقال فرمایا۔ مدفن قریب بیت المقدس۔ علما کہتے ہیں کہ ولادت آپ کی ۳۳ سنہ ۴ ہبوطی میں ہوئی۔ وفات حضرت موسیٰؑ سے جبکہ چار سو ۴ پینسٹھ سال گذر سے تھے۔ اور وفات حضرت داؤدؑ چار ہزار تین سو تینتیس ۳۳ ہبوطی میں ہوئی

لقمان حکیم حبشی بن باعور

چونکہ لقمان حکیم آپ کے ہمعصر تھے۔ مختصر حال انکا لکھا جاتا ہے۔
ہرگاہ عہد نبوت حضرت داؤدؑ کو تین سال گذرے اسوقت حق تعالیٰ کی جانب سے لقمان مشرف بحکمت گوناگون ہوے۔ یہ فرزند باعور بن ناحور بن تارخ تھے۔ اگرچہ نبوت انکی ثابت نہیں مگر ولایت قطعی و یقینی ہے۔ ہزاروں پیغمبروں کی خدمت کی علم سیکھا اور سکھایا۔ غلام آزاد کردہ لقین ابن حسن کے تھے۔ بعض نے حضرت داؤدؑ کا وزیر بھی گردانا ہے۔ انکی کنیت ابوالانعم ہے۔ حضرت داؤدؑ سے دس برس عمر میں چھوٹے تھے۔ نبوت یونسؑ تک زندہ رہے۔ اکثر شبانی یا نجاری کرتے تھے۔ نصیحتیں ان کی جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں تمام جہان میں مشہور ہیں۔ مسکن انکا وسط بیت المقدس قریب رملہ۔ عمر انکی ہزار سال کی تھی۔ فلسطین مدفن۔ سوائے انکے بڑی عمر والا ایک لقمان بن عاد تھا۔ جس کی

تین ہزار پانسو برس کی عمر لکھی ہے۔ دنیا کے بہت بڑی عمر والون مین سے عوج بن عوق بہی شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند داؤد علیہ السلام ہین۔ وارث نبوت وسلطنت ہوے انکی شریعت شریعت موسیٰ تہی۔ علم قضا۔ علم کیمیا۔ منطق الطیر۔ علم دواب۔ وتسخیر جبال اور ملک واقبال آپ کو ملا۔ تسخیر ہوا وجنات بین حضرت داؤد سے ممتاز تہے مقدمات کے فیصلہ مین آپ کی راے نہایت صائب تہی۔

تین سو میل تک آپکا لشکر قیام کرتا۔ پچیس فرسخمین انسان پچیس مین حیوان پچاس مین جنات وطیور۔ آپ کی تین سو بیویان اور سات سو کنیزین تہین جن کے لیے جدا جدا ایک ہزار محل شیشہ کے طیار کیے گئے تہے۔ یہ سب محل ایک تخت پر تہے۔ اُس تخت کو حسب الحکم آپ کے ہوا جنات جہان فرمان ہوتا لیجاتے تیس ہزار میل کے میدان مین لشکر سلیمان نزول فرماتا۔ فرودگاہ حضرت سلیمان مین چہہ میل تک ریشمی فرش بچہایا جاتا وسط فرش پر تخت سلطنت اطراف مین جملہ سرداران اکابر سلطنت طلائی ونقرئی کرسیان تین ہزار ہوتی تہین۔

طلائی پر نشست اولاد پیغمبران وعلما ومشایخ دوران۔

اور نقرئی پر عام انسان اور جن وپری آور پر طیور اپنے پرون سے سایہ افگن ہوتے صبح سے شام تک ایک مہینہ کا راستہ تخت سطور طی کرتا۔

صاحب جواہر لکہتے ہین کہ جانب دست راست تخت کے دولاک کرسیان اکابر جنس کی اور جانب دست چپ جنات اور ستر ہزار اسی مجمع مین علما وصلحا انس وجن کے وعظ کے واسطے نصب ہوتے۔ محافظین تخت ایک ہزار دیو تہے

ہوا جسوقت تخت لیکر چلتی باوجود اسقدر قطع مسافت بعیدہ وشدت رفتار کے کسی
درخت کو حرکت نہ ہوتی نہ کسی کھیت کو نقصان نہ گرد وغبار کا نشان اِس شوکت
وشان کا کیا ٹھکانا ہے۔ کلام طیور کا آپ کو عمدہ علم تھا۔ چنانچہ کبوتر کے آواز
دینے پر آپ نے فرمایا کہ یہ لِدُوا للموت وابنُوا للخراب کہتا ہے۔ اور فاختہ
لیت ذالخلق لم یخلقوا طاؤس کما تدین تدان ہُدہُد من لا یرحم
لا یُرحم لتورہ استغفروا اللہ ایھا المذنبون طوطی کل حیّ میت کل جدید بالیٰ
فان آبابیل قدموا خیرا تجدوہُ قمری کل شئے ھالک الا وجھہٗ۔
ہزار داستان سبحان اللہ الخالق والدائم لوامن سکت سلم باز سبحان
ربی العظیم وبحمدہ مینڈک نر سبحان ربی القدوس مینڈک مادہ سبحان
المذکور بکل لسان شتر الرحمٰن علی العرش استویٰ بولتے ہین یہ اور اک
جانور کے کلام کا من جملہ معجزات تھا۔ اہل تفسیر لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیٰ
الصباح دمشق سے سوار ہوتے اور اصطخر مین جو ایک مہینے کی مسافت ہے قیلولہ فرماتے
وہان سے بابل بابل سے رَی شام تک تمام جن وشیاطین جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے
آپ کے فرمانبردار تھے۔ مس گداختہ کا چشمہ شہر صنعا یمن کے متصل مہینہ بھر مین تین دن
تک جاری رہتا تھا جس سے برتن وغیرہ بنائے جاتے تھے۔ مورخین لکھتے
ہین کہ یہ چشمہ ابتک جاری ہے اور بعض برتن پتھر اور لکڑی کے بھی بنائے گئے
تھے۔ مکانات اُسوقت کے بالکل سنگین تھے۔ چنانچہ قلعہ مرداح اور ہتید ولو
غمدان وغیرہ مشہور ہین۔ لکھا ہے کہ دیگین آپ کے باورچیخانہ کی اِس قدر
عمیق تھین جس مین دس اونٹ اُتر جاتے۔ روزانہ ہزار دیگ کی پکت تھی
تمام لشکر کو وہین سے کہانا ملتا۔ اسّی خروار نمک اور لاک مرغ روزانہ خرچ
ہوتے تھے۔ لیکن حضرت اُسمین سے کہاتے تھے۔ دن بھر روزہ رکھتے زنبیل

بُنتے اُسکے داموں سے جَو خرید کر دو نانِ جوین پر قناعت فرماتے —
دعوتِ سلیمانؑ کا مشہور قصہ ہے۔ وزیر آپکے آصف ابن برخیا تہے —
قصہ تختِ بلقیس والیۂ شہر سبا کے منگانے اور اُسکے ایمان لانے کا مع دیگر امور
عجیبہ مشہور اور کتب تواریخ مین مفصل مسطور ہے۔ سال چہارم جلوس مین حضرت
نے تعمیر بیت المقدس شروع فرمائی۔ سات برس مین کامل تعمیر سے اُسکی فارغ
ہوئے۔ بلندی اُسکی تیس گز۔ اور طول مین ساٹھ گز۔ عرض مین بیس گز۔
باہر کی فصیل نو گز۔ سنہ ۲۴ جلوس مین اپنا دار السلطنت بیت المقدس مین تعمیر فرمایا۔
جسکی تکمیل تیرہ برس مین ہوئی۔ بنائے شہر کے بعد وہ مسجد جو حضرت داؤدؑ
کے عہد مین ناتمام رہی تہی آپ نے اُسے اتمام کو پہونچایا جسکا مفصل حال اتحاف
الاخصا فی حال مسجد الاقصےٰ مین ہے۔ مختصر یہ کہ مسجد مذکور سمت شرقی بیت
المقدس مین واقع ہے جسکا طول سات سو چوراسی گز۔ عرض چار سو پچپن گز
چھ سو چوراسی ستون اُس مین قایم کیے گئے تہے۔ جسمین چار سو منبر تہے —
چار ہزار قندیلین آویزان۔ سات سو خادم اُسپر معین کیے گئے۔ پچاس خم زین
پانی کے واسطے رکھے گئے تہے۔ ایک مصطبہ پانچ گز اونچا جس مین ایک قبہ بنوایا
گیا جسکو قبۂ صخرہ بھی کہتے ہین۔ اسمین قدم مبارک پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نشان بھی ہے۔ قریب اِس قبہ کے محراب حضرت زکریاؑ
واقع ہے۔ بقول بعض مفسرین تا ہنوز مسجد اقصیٰ کا اتمام نہوا تہا ایک سال کا
کام باقی تہا جو حضرت سلیمانؑ اِس عالم فانی سے تشریف لے گئے۔
تیرہ برس کی عمر مین تختِ سلطنت پر جلوس فرمایا۔ بقول بعض اسی سال کی عمر
مین وفات پائی۔ مدتِ خلافت بروایت صحیحہ چالیس سال۔ اِنکے بعد آسا بن
رحبعم بن سلیمانؑ بادشاہ ہوئے۔ انہین کی نسل مین سلطنت رہی۔

فرزند آپ کے اٹھائیس تھے۔

حضرت اشعیا علیٰ نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند آصف ہین جو اشرف احفاد سلیمان علیہ السلام سے تہے۔ بعد وفات حضرت
سلیمانؑ ہر بادشاہ کے عہد مین حق تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول مبعوث ہوتا
صدیقہ بادشاہ کے وقت مین حضرت اشعیا نبی ہوئے تو پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم کی بنی اسرائیل کو بشارت دی۔ کہتے ہین کہ صدیقہ اولاد داؤدؑ سے
آخری بادشاہ تہا۔ کل سلطنت بنی داؤدؑ چار سو سال قایم رہی۔ بعد اسکے باہم
قوم مین جنگ وجدال برپا ہوا۔ حضرت اشعیاؑ نے لوگون کو سمجہایا۔ جب آپ کی
نصیحت کارگر نہ ہوئی آپ نے اُنسے علیحدگی اختیار کی۔ بعد حضرت اشعیا کے
حضرت ارمیاؑ نبی ہوئے جنکے عہد مین حضرت دانیال وحضرت یونس ذوالنون
بہی تہے۔ بخت نصر بادشاہ بابل کا رہنے والا اسی عہد مین چہہ لاکہ فوج کے ساتہ
تخریب بیت المقدس کے واسطے آیا بنی اسرائیل کو جو نافرمانی نبی وقت مین چالاک
تہے ہلاک کیا۔ چالیس ہزار قاری و حافظ توریت کے اس معرکہ مین قتل ہوئے
ستر ہزار اولاد بنی اسرائیل کو گرفتار کیا۔ جسمین سات ہزار اہل بیت داؤدؑ
اور گیارہ ہزار سبط یوسفؑ آٹہہ ہزار احفاد یامین۔ چار ہزار اولاد یہودا
تہے۔ لکہا ہے کہ بخت نصر ابہی ولایت شام مین تہا کہ حضرت اشعیا داخل مصر
ہوئے۔ بخت نصر نے بذریعہ خط کے فرعون مصر کو مطلع کیا اور خود بافواج قاہرہ
بجانب مصر روانہ ہوا۔ بادشاہ مصر غالب آیا۔ بنی اسرائیل کو مع حضرت اشعیاؑ
گرفتار کر لیا اور بابل واپس گیا۔ پہر حضرت اشعیاؑ کو رہا کیا۔ آپ نے بیت المقدس
کو پہر آباد کیا۔ بعد انصرام امور ضروری انتقال فرمایا۔ عمر آپ کی تین سو برس

کی تہی

(٢٩) حضرت عُزَیرؑ علیٰ نبینا وعلیہ السلام

یہ نام عجمی ہے یہ فرزند ہین شرحیہ کے جو اولاد یعقوبؑ سے تہے۔ نسب انکا چودہ واسطون سے حضرت ہارونؑ تک پہونچتا ہے۔ قید بابل سے بخت نصر کے رہا ہوے تو اُسوقت عمر آپ کی چالیسؑ سال کی تہی۔ بیت المقدس تشریف لائے قصہ انکے انتقال اور زندہ ہونیکا مشہور ہے۔ جب آپ ستر برس کے ہوئے۔ بخت نصر نے بابل مین انتقال کیا۔ اُسکے بعد بیت المقدس کو بادشاہ کورس ہمدانی نے آباد کیا۔ اسوقت مین چار ہزار نوسو سینتیس ہبوطی تہے ستر برس کے بعد بیت المقدس آباد ہوا۔ بیس سال تک برابر تعمیر جاری رہی اتمام تعمیر پر عزیرؑ زندہ ہوئے۔ انکی آخر عمر مین سلطنت فارس یونانی اور رومیون کی تہی۔ جب عمر شریف دوسو برس کی ہوئی انتقال فرمایا۔
جبل طور کی شرقی جانب مدفون ہوے۔

(٣٠) حضرت یونس ذوالنون علیٰ نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند ہین مُتّی کے انکے مرکے زندہ ہونے کا قصہ بدعاء حضرت الیاسؑ اس سے پہلے لکہا گیا ہے۔ اولاد بنیامین سے تہے۔ اسکے سوا نسب کا حال معلوم نہین۔ انکے وقت مین بادشاہ خدقیا تہا۔ جب حضرت یونس مقام نینوے مین تشریف لائے ملعب بن ارشاد سے ملاقات کی اور بنی اسرائیل کو قید سے رہا کرنے کے واسطے اُسکو ہدایت کی اسنے نہ مانا قوم بت پرست تہی انکے ساتہ جو حق حق نصیحت تہا ادا کیا۔ عرصہ تیئیس برس مین دو آدمیون کے سوا کوئی ایمان نہ لایا حضرتؑ نے اطلاع کی کہ عذاب آلہی نازل ہوگا اور مصروف دعا ہوئے بادشاہ

ابرِ سیاہ ظاہر ہوا جسمین سے شرارۂ آتش ظاہر ہوئے۔ الغرض چالیسوین دن
وقتِ عصر دسوین محرم پنجشنبہ کے دن وہ عذاب دفع ہوا حضرت یونسؑ کو دفعیۂ
عذاب کی خبر ہوئی۔ جہاز مین سوار ہوکر راہی ہوئے۔ اتفاقاً راستہ مین دریا موج زن
ہوا اور دفعتاً جہاز چلنے سے باز رہا۔ ہرچند اہل جہاز نے تدبیر کی نہ چلا۔
ناخدا نے کہا میرا تجربہ ہے جب کبھی کوئی غلام اپنے آقا سے گریز کرکے کشتی مین
بیٹھتا ہے اُسوقت ایسا واقعہ ہوا کرتا ہے پکارو کہ اِس جہاز مین کون غلام
ہے۔ منادی نے ندا کی حضرت یونسؑ نے فرمایا وہ غلام گریختہ مین ہی ہون
کہ بے حکمِ آلٰہی جاتا ہون میرے ہاتہ پاؤن باندہ کے دریا مین ڈال دو تاکہ
اہل کشتی نجات پائین۔ سب نے عرض کیا آپ کی نسبت ہمارا یہ گمان ہرگز
نہین نہ یہ بات ہمسے ہوسکے بعد اصرار کے آپ نے قرعہ کی درخواست کی اور
فرمایا جسکا نام نکل آئے وہی دریا مین ڈالا جائے۔ چنانچہ قرعہ آپ ہی کے نام
نکلا۔ ناچار اُنکو باندہ کر دریا مین ڈالدیا فوراً جہاز چلدیا۔ اور ایک مچھلی منتظر
بیٹھی تہی حضرت یونسؑ کو بموجب حکم آلٰہی نہایت حفاظت کے ساتہ منھہ مین لیکر
دریاے روم سے دجلہ مین جا گری اور چالیسؒ دن اِس مین گذرے۔ اِس
مدت مین چھہ ہزار برس کا راستہ طے کیا۔ ایک روز اِس حالت مین حضرت یونسؑ
نے تسبیح جانوران دریائی کی آواز سنی اور فرمایا لاالٰہ الا انت سبحانك انی
کنت من الظالمین۔ اور درگاہِ آلٰہی مین اپنی نجات کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے
منظور فرمایا۔ مچھلی کو حکم ہوا کہ اِس شخص کو کنارۂ شامی پر چھوڑ دے۔ آپ اُس
قید سے رہا ہوئے۔ نہایت ناطاقت وناتوان تھے۔ بعض تفسیرون مین ہے
کہ اُس وقت ایک ہرنی کو حکم ہوا کہ آپ کو دودہ پلایا۔ جسم آپ کا درست ہوا
قوت وتوانائی پائی۔ حضرت جبرئیل آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور اُمور

اِستحانی سے مُستنبہ کیا ۔ پہر عہدہ نبوت و رسالت آپ کو عطا ہوا ۔ آپ وہان سے تشریف لے چلے ۔ ایک قریہ مین دیکہا کوئی شخص ایک عورت کے ساتہ سو مثقال سونا لیئے ہوے بیٹہا ہے ۔ حضرتؑ نے اُس عورت کو بہی نا استفسار فرمایا بعد ادراک کیفیت دو فرسخ وہان سے آگے ایک سوار اور ایک لڑکا بیٹہا ہوا پایا پوچہا تم کون ہو ۔ آپ نے فرمایا یونس ابن مُتّیٰ ہون بموجب ندائے غیبی اس لڑکے کی نگرانی کرتا ہون ۔ حضرت یونس اُس لڑکے کو کہ اپنا فرزند تہا لیکر اپنے شہر کی طرف روانہ ہوے ۔ اِس واقعہ عجیب کی خبر بادشاہ کو پہونچی بتعظیم و تکریم لے گیا ۔ بعد انتقال بادشاہ مذکور آپ ستر آدمیون کے ساتہ جو خدا پرست تہے جبل صیہون پر تشریف لاکر مصروف عبادت ہوے ۔ بعمر ساٹہہ سال وفات پاکر وہین مدفون ہوے ۔

حضرت زکریا و حضرت یحییٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام (۴۱)

۔ زکریا بزبان عبری ہمیشہ یادِ الٰہی مین مصروف رہنے والیکو کہتے ہین ۔ یہ فرزند ہین آذان بن مسلم کے جو اولاد سلیمانؑ سے تہے نسب اِنکا چودہ واسطون سے حضرت داؤدؑ سے مِلتا ہے ۔ بخت نصر کے پنجہ ظلم سے چہوٹ کر بنی اسرائیل جب بیت المقدس آئے اور گرفتار معاصی ہوئے اُسوقت زکریا مبعوث ہوے انکو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور طرح طرح کی نصیحت کی اُسوقت مین امام اور خطیب یہان کا عمران بن ماوان تہا ۔ جس کی عورت مساۃ حنہ بنت فاقود تہی ۔ یہ دونون نہایت عابد و زاہد تہین ۔ حنہ کی بہن مساۃ ایشاع سے حضرت زکریا نے عقد کیا ۔ مدت تک آپ وہان رہا کئے ۔ آپ کو کوئی اولاد نہ تہی اور مساۃ حنہ کو بہی کوئی لڑکی اور لڑکا نہ تہا ۔ اُسنے اولاد ہونے کی حقتعالیٰ

سے التجا کی۔ قدرتِ الٰہی بطن حنہ سے عمران کے دختر تولد ہوئی اُسکا نام
مریمؑ رکھا جسکے معنی (عابدہ) ہین۔ اپنی نظر مانی ہوئی کے موافق باشارہ حاکم
قضا و قدر حنہ نے مریمؑ کو مسجد مین لیجا کر نبی وقت حضرت زکریاؑ کی کفالت اور
پرورش مین چھوڑا۔ زوجہ حضرت زکریاؑ نے جو حجرہ مسجد مین سکونت فرما تھین
اپنے پاس رکھا پھر ایک حجرہ بنوا دیا۔ سِن شعور کے بعد دن رات نماز مین
مشغول رہکر مورد عنایت الٰہی ہوئین۔ یہ نعماے غیبی دیکھکر زکریاؑ نے جنکی عمر
۹۲ بیانوے سال کی تھی اور عمر زوجہ اسی سال اپنے لئے خدا تعالےٰ سے فرزند
کی التجا کی۔ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آپ کو فرزند عطا کیا۔ اور
یحییٰؑ نام کیا۔ ادہر حضرت مریمؑ کو پندرہوان سال شروع ہوا۔ ایک دن
غسل فرما کر لباس پہنکر بیٹھی تھین کہ جبرئیلؑ نے آکر انہین فرزند کی بشارت
دی آپ نے فرمایا میرے بطن سے فرزند ہونے کی کیا صورت مین غیر مشروع
سے معصوم ہون اور مشروع سے ہنوز محروم۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا
قدرت الٰہی کے آگے سب آسان ہے۔ یہ کہکر بموجب فرمانِ خداوندی
گریبان مریمؑ مین دم پہونکا جس کے اثر سے حمل قرار پایا۔ قریب زمانہ وضع
حمل بعد استماع ندائے غیبی وادی بیت اللحم مین جو شہر ایلیا سے چھ
میل ہے تشریف لیگئین۔ زیر درختِ خرما حضرت عیسیٰؑ تولد ہوے۔
مدتِ حمل بقول بعض معمولی تھی۔ غرض فرشتون نے اس مبارک متولد
کو نہلایا اور حریر بہشتی پہنایا بقول بعض مریم کا خالہ زاد بھائی یوسف نجار تلاش کرتا
آیا انکو یہان پایا۔ مدت نفاس ایک غار مین رکھکر ہر طرح کی نگرانی بجا لایا پھر گھر کو
لے آیا گھر والے بمقتضاے ظاہر طاعن ہوے۔ مریم حسب امر الٰہی صوم سکوت مین
تھین کسیکی بات کا زبان سے جواب نہ دیا بلکہ اپنے فرزند دلبند کی طرف ہاتھ سے

اشارہ کیا ایک نے بطور طعن اُنسے پوچھا اسے فرزند تیرا باپ کون اور تو کون ہے
قدرت الٰہی نے روح اللہ کو تکلم عطا کیا دودھ چھوڑ کر آپ نے فوراً جواب دیا
مین اللہ کا بندہ اور نبی ہون اُسوقت قوم یہود بہی آئی ہوئی تہی حضرت
زکریاؑ مع اپنے فرزند یحییٰؑ کے جنکی عمر چھ مہینے کی تہی موجود تہے ۔ زکریا نے
حضرت عیسیٰ کو اپنی آغوش محبت مین اُٹھا لیا آٹھوین دن ختنا ہوا یسوع
نام رکھا گیا ۔ بیسوین سال نبوت پائی خدا نے کتاب آسمانی انجیل نازل فرمائی
یہود نا بہبود نے باوجود مشاہدۂ قدرت معبود تکلم اُس طفل شیر خوار کو ساحر
ٹہیرایا مریم و یوسف نجار کو متہم بنایا بعد تحقیق یوسف نجار اُس سے بری
ثابت ہوا ۔ پہر زکریا کو تہمت لگائی اُنہون نے بخوف فساد مفسدین مریم و
عیسیٰ کو ہمراہی یوسف نجار مصر کی طرف روانہ کیا یہود کا خیال فاسد ہوگیا
ارادہ قتل زکریاؑ مین مصروف ہوئے بالآخر انکو یہود کے ہاتہ سے شہادت
ملی ۔ عمر آپ کی سو سال کی تہی ۔ مغارۃ الارواح بیت المقدس مین دفن
ہوئے ۔ رفع عیسیٰؑ کے بعد جب بادشاہ بنی اسرائیل اجب کا عہد تہا بادشاہ
مذکور کو اپنی بیوی کی لڑکی ربیبہ سے تعشق ہوا حضرت یحییٰ سے قربت کا سوال
کیا آپ نے فرمایا تجکو حرام ہے وہ چپ رہا لیکن ملکہ نے اپنی لڑکیکو لباس
فاخرہ پہنا کر بادشاہ کے پاس بہیجا اسکے ہاتہون شراب پلوائی جب نشہ شراب
غالب ہوا وہ قربت کا طالب ہوا بموجب تعلیم ماں کے اُسنے بادشاہ سے کہا تا
وقتیکہ قتل یحییٰ کا حکم نہ دے مین تجہہ سے قربت نہین کرسکتی اُسنے غلبۂ
خواہش نفسانی مین ملازم بارگاہ کو حکم قتل یحییٰ پہنچایا ۔ یحییٰؑ محراب داوٗد مین
نماز پڑہ رہے تہے کہ سرہنگان حاکم پہونچے اور آپ کو شہید کیا ۔ سر مبارک سے
خون نے ایسا جوش مارا کہ کسیطرح نہ رکا کثرت غلیان سے تا شہر پناہ پہونچا

اوراجب مع تابعین ظالمین زمین مین سماگیا۔ اِسکے بعد ارکیخ دوش بادشاہ بابل بیت المقدس مین آیا اور اندر آکر دیکھا کہ خون سر مبارک سے جاری ہے قسم کہائی بعد فتح بیت المقدس ایسا قتل عام کرونگا کہ خون آدمیون کا فرودگاہ لشکر تک بہجائے اور بیرون شہر فرودگاہ لشکر مین آیا اور جلادون کو حکم دیا کہ شہریون کو قتل کرو دروازہ ہاے شہر بند کرکے اسی ۸۰ ہزار آدمی کو ذبح کروالا پہر سر مبارک کے پاس آکر عرض کیا خدا جانتا ہے جتنے آدمی مینے آپ کے قصاص مین قتل کئے خون یحییٰؑ سے ندا آئی اب قتل موقوف کر۔
عمر آپ کی چالیس سال کی تہی۔ سر مبارک حضرت یحییٰؑ ایک غار مین متصل مسجد جامع دمشق مدفون ہے اور جسد فلسطین مین۔

(۳۲) جرجیس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام

یہ فلسطین مین پیدا ہوئے اُس ملک مین ایک بادشاہ داویانہ تہا جو بتون کو زروجواہر سے بنا سجا کر مشک وعنبر سے معطر کرکے عبادت کیا کرتا اور ہر شخص کو بتون کے سجدہ کا حکم کرتا جب جرجیس علیہ السلام نے اُسے نصیحت کی نہ مانا بلکہ بت کے سجدہ نکرنے پر اُن کو قتل و ایذا دینا واجب جانا متعدد قسم کی تکالیف شاقہ آپکو پہونچائین آپ بمشیت ایزدی اُسکے کید سے محفوظ رہے اِنکے معجزات دیکہکر زوجۂ داویانہ ایمان لائی داویانہ اِس بات سے مطلع ہوکر اُس معصومہ کو دار پر کہینچا غرض سات سال کے عرصہ مین تیس ہزار آدمیونکے سوا کوئی ایمان نہ لایا اُسپر آپنے نزول عذاب کی درخواست آثار دود و نار عذاب دیکہکر اُن ظالمون نے آپ کو درجۂ شہادت کو پہونچا اور اُسیوقت خود بہی راہی دوزخ ہوے۔

(۳۳) شمعون علی نبینا وعلیہ السلام

یہ بڑے دلاور اور صاحب قوت تھے۔ لب دریائے روم عموزیہ شہر کا بادشاہ
قوط نام بڑا مغرور تھا اُس سے خوب معرکہ آرائیاں رہین انکی زوجہ نے حسب
درخواست بادشاہ طمع دنیوی مین آکر حضرت شمعون کو کئی مرتبہ بحالتِ خواب
رسیون اور آہنی زنجیرون سے باندہا مگر بمدد اپنی طاقت کے آپ اُس بند سے رہا
ہوگئے آپ کے بدن پر بال بکثرت تھے اُن کی زوجہ نے اُن بالون کی ایک رسی
بنائی اور اُس سے ایک شب موقع پاکر باندہا اور بادشاہ کے پاس لے گئی۔
اُس شقی ازلی نے آپ کے اطرافِ اعضا قطع کئے اور دریا مین ڈالدیا اللہ تعالی
نے آپ کو اصلی حالت پر کردیا دریا سے نکلکر پھر شہر مین آئے اور وہی دعوت اسلام
کا مضمون سناتے رہے یہان تک کہ اس عالم سے رحلت فرمائی۔

(۳۴) حضرت ذوالقرنین اکبر علی نبینا و علیہ السلام

انکا ذکر کلام الٰہی مین بخطاب ذوالقرنین وارد ہے کلام اس مین ہے کہ مراد اس سے
اسکندر رومی بن فیلسوف یونانی ہے یا وہ اسکندر کا جسکا وزیر ارسطاطالیس تھا۔
اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ اسکا نام کیا تھا اور یہ نبی تھا یا نہ تھا اور ذوالقرنین
اسکا کیون خطاب رکھا گیا۔
امر اول ذوالقرنین سے وہی اسکندر مراد ہے جو حضرت عیسیٰ سے دو ہزار تین سو سال
پہلے گذرا ہے اور دوسرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو سال پہلے پیدا ہوا
تھا جسکا وزیر ارسطاطالیس تھا اور جسنے دارا سے لڑائی کی اور ملک فارس کو پامال کیا
امر دوم اسکندر اول کا نام بقول محمد بن اسحاق مرزبان بن مرزبہ یونانی ہے
جو یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھا اور بعضے عبداللہ بن ضحاک
اور بعضے مصعب بن عبداللہ اولاد سبا بن یعرب بن قحطان کو بتاتے ہین جسنے

زبان تازی نکالی ہے بعضے کہتے ہین فریدون اور بعضے کہتے ہین قباد بادشاہ تہا ہے جسنے ضحاک کو ہلاک کیا تہا۔ ابوریحان بیرونی کہتاہے ذوالقرنین کی کنیت ابوکرب اولاد حمیر سے ہے جو تمام مشارق و مغارب کا بادشاہ ہوا۔
امام فخرالدین رازی قول ثانی یعنی اسکندر رومی بن فیلسوف یونانی ہونا ظہرہاتے ہین کہ اس شان کی بادشاہی اور ایسی قوت اسکندر یونانی کے سوا دوسرے کو نہین ہوئی۔ کتب تواریخ اسی کی شاہد معلوم ہوتی ہین اسنے باپ کے مرنے کے بعد روم کی بادشاہی حاصل کی پہر بادشاہان عرب کو مقہور کیا اور دریاے اخضر تک جاکر دیار مصر مین واپس آیا بلدہ اسکندریہ بنایا پہر شام مین آکر بنی اسرائیل کو اپنی حکومت مین لایا پہر ارمینیہ اور باب الابواب کو گیا اہل عراق و قبط و بربر اُسکے فرمانبردار ہوئے دارا کو شکست دی فارس پر غلبہ پاکر ہندوستان آیا اُسے فتح کیا سراندیپ مین ایک شہر بنایا۔ پہر خراسان مین بہت شہر بنائے پہر عراق مین جاکر بیمار ہوا اور وہین شربت اجل کو نوش کیا اسکی عمر بتیس برس کی ہوئی۔ امر سوم اسکے اسلام مین علما کا اتفاق اور نبوت مین اختلاف ہے جو اسکے نبی ہونے کے قائل ہین وہ آیہ انا مکنا لہ فی الارض اور واٰتیناہ من کل شیئ سببا اور قلنا یا ذاالقرنین سے استدلال لاتے ہین اور ظاہر آیات بہی اسی کے مقتضی ہین۔ امر چہارم ذوالقرنین خطاب ہونے کے چند وجوہ مذکور ہین وہ مشرق و مغرب تک پہونچا تہا جو آفتاب کے دو قرن ہین و نیز اُسکے تاج مین کوئی ایسی چیز تہی جو دو قرن کے مشابہ تہی یا شجاعت کے سبب سے اُسے ذوالقرنین خطاب دیا گیا۔ اور اسکندر روم عیص ابن اسحاق ابن ابراہیم کی اولاد مین تہا۔ بہرکیف اسکندر اول مومن و بادشاہ عادل تہا۔ قرآن مین اسی کا بیان ہے کہ اسنے مشرق و مغرب کا سفر کیا اور سد یاجوج ماجوج بنا

کی اور اسکندر دوم فلاسفہ کا ہمدم و ہمقوم اور کافر تہا۔ الحاصل قرآن کا ذوالقرنین
وہی سکندر رہے جسنے مشرق و مغرب تک فتوحات حاصل کین۔ پہلا سفر مغرب
کی طرف ہوا جہان ایک قوم کو ظالم پاکر سزا دی۔ دوسرا سفر مشرق کی طرف
ہوا جہان تپش آفتاب سے کوئی چیز لوگون کو بچانے والی نہ تہی۔
تیسرا سفر غالباً شمال کی جانب ہوا قوم سرکش یاجوج ماجوج کو پایا اور وہ
گہاٹی بند کردی جس سے یہ قوم اِس ملک مین آکر مصروف قتل و غارت ہوتی
تہی۔ ارباب تاریخ کا قول ہے سد یاجوج ماجوج کوہ یورال مین جسنے بنائی ہو
اور وہ ذوالقرنین جو قرآن مین مذکور ہے اُس سے حمیری بادشاہ مراد ہو
اِسلیئے کہ یمن کے سلاطین اکثر لفظ ذو سے ملقب ہوتے ہین جیسے ذویزن اور
ذونواس ذواعس وغیرہ۔ صاحب تاریخ ابوالفدا نے کہا یمن مین پہلے قحطان بن
عامر بادشاہ ہوا پہر یشجب بن قحطان جسکو سبا بہی کہتے ہین۔ پہر حمیر بن یشجب
پہر وائل بن حمیر پہر السکسک بن وائل پہر یعفر بن السکسک اِسکے بعد خاندان
حمیر سے ذوالراس عامر پہر نعمان بن بن یعفر پہر الشمح بن نعمان اِس
سلسلہ کے بعد شداد بن عاد بن الملطاط بن سبا پہر لقمان بن عاد پہر ذوسدد
بن عاد پہر حارث الرائش بن ذوسدد پہر تبع اول پہر اسکا فرزند صعب بادشاہ
ہوا یہی ذوالقرنین سے ملقب ہے جو قرآن مین مذکور ہوا اِسکے بعد اسکا بیٹا
ذوالمنار ابرہہ پہر افریقس بن ذوالمنار ذوالاذعار بن ذوالمنار پہر شرحبیل
بن ذوالمنار پھر الہداد بن شرحبیل پہر ملکہ بلقیس بنت الہداد مختصر تحقیق حال
ذوالقرنین مناسب مقام بیان کی گئی واللہ تعالےٰ اعلم بحقیقۃ الحال و علمہ اتم
علیٰ وجہ الکمال

(۳۵) حضرت عیسےٰ روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام

آپ کا لقب عربی مین مسیح ہے۔ عبری مین مسیحا۔ سریانی مین ایشوع۔ آپ بغیر باپ کے
بطن مریم بنت عمران بن الیادر بن یہود۔ بن عزمین بن صادق بن عادر بن ہاشم
بن اسود بن زر دبابل اولاد سلیمان علیہ السلام سے ہین جیساکہ سابقاً
گذرا تیس سال کے بعد بنی اسرائیل کے نبی ہوئے۔ انجیل آپ پر نازل
ہوئی۔ ہدایت قدیم شروع کی۔ معجزات دکہائے۔ یہود کو جب معلوم ہوا
کہ ناسخ ہمارے دین کا یہی ہے۔ بمقتضائے حسد قدیم مستعد قتل ہوئے
آپ بیت المقدس سے مصر تشریف لائے وہان کے لوگ آپ سے باخلاق
پیش آئے۔ بشہرت معجزہ احیائے موتی یہود آپ کی تلاش مین آپہونچے۔
آپ نے اُس بستی کو چھوڑا راستہ مین دریا پر مچھلیان شکار کرتے چند آدمی
آپ کو ملے اُنکو ساتہ لیا جو تعداد مین بارہ ہین۔ اِنہین کو حوارین بولتے ہین
پہر مع اصحاب اندلس پہونچے وہان قحط سالی تہی پروردگار سے آپ نے
آسمان سے خوانِ نعمت اُترنے کی واسطے دعا کی دو پارہ ابر مین ایک سفرہ
سرخ رنگ اِتوار کے دن نازل ہوا جسمین بقول بعض پاک صاف ایک ماہی
بریان بارہ کلچے پانچ انار چند خرمے تہے۔ تیرہ سو آدمیون نے اُس مین سے نوش
جان کیا اور پہر اُسیقدر پڑا رہا پہر جانبِ آسمان اُٹہا لیا گیا۔ اور کئی دن
اِسیطرح آیا کیا۔ یہودی باوجود مشاہدۂ دلیلِ صدقِ نبوت اِسکو سحر پر
محمول کیا گرفتار عذاب ہوئے پانچہزار آدمی بصورت بوزنہ وخوک مسخ
ہوگئے اور تیسرے دن مرگئے۔ اطراف نصیبین سے ایک پادشاہ آپ سے
نہایت بغض رکہتا تہا بعد ارائت معجزات اُسکو مع کل قوم مشرف باسلام
فرمایا پہر بیت المقدس آئے جاسوسان یہود نے اپنے سردار لیوع کو
اُنکے آنے سے خبردار کیا آپ مع حوارین غار مین مخفی ہوئے سفرِ آسمانی

سے ساتھیون کو مطلع فرمایا اُنہون نے سؤال کیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی آیگا فرمایا ہان نبی عربی اُمی فارقلیط مجھہ سے افضل قبیلۂ قریش کا بعد میرے پیدا ہوگا اور تمام صفات و علامات اور حالات پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دیکر شمعون کو خلیفہ کیا۔ یہودا منافق کی مخبری سے یسوع برسر غار آپہونچا محاصرہ کرلیا غار مین اول یہودا کو بہیجا۔ قدرت لم یزلی نے حضرت عیسیٰؑ کو وہان سے آسمان چہارم پر پہنچا دیا تا قرب قیامت وہین رہین گے۔ خروج دجال کے وقت زمین پر تشریف لاکر ذایقہ موت کے بعد ہم پہلوے مرقد پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہونگے۔

پہر یہودہ کو قدرت الٰہی نے بصورت حضرت عیسیٰؑ کر دیا۔ عقب سے یہود پہونچے اور یہودہ کو صورت عیسیٰؑ مین دیکہکر گرفتار کیا اور دار پر کہینچا حواریٔن کو سخت صدمے پہونچاے سچ ہے چاہ کندہ را چاہ درپیش یہودہ منافق نے جیسا کیا ویسا پایا صبح کو مصلوب یہودا پایا اُسوقت باہم یہود مین اس وجہ منازعت قایم ہوئی کہ ستر ہزار آدمی آپسمین لڑکر مرگئے۔

حضرت عیسیٰ تیرہوین سال مین مشرف بہ نبوت ہوئے۔ اور تیس ۳۰ سال کے تہے کہ آسمان پر اُٹہا لئے گئے۔ مریم والدہ حضرت عیسیٰ نے اِس واقعہ سے چہہ سال بعد وفات پائی بہدایت شمعون اکاسی ۸۱ سال تک دین عیسوی قائم رہا اِسکے بعد **پولوس** یہودی نے گمراہی کا رستہ نکالا اور لوگون کو بے دینی مین ڈالا باقی حال تحریف و نسخ احکام توریت وغیرہ مطولات سے معلوم ہوسکتا ہے۔

یہانتک ہمنے ۳۵ انبیا کا بیان کیا قرآن مین انمین سے ۲۵ مذکور ہین آدم و ادریس و نوح و ہود و صالح و ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب و یوسف و لوط و موسیٰ و ہارون و شعیب و زکریا و یحییٰ و داؤد و سلیمان و الیاس و الیسع و ذو الکفل و ایوب و یونس و عزیر و ذو القرنین و عیسیٰ علیہم السلام اب کچہہ بیان خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا جاتا ہے

ف ایک لاکہہ چوبیس ہزار انبیا ہین تین سو تیرہ رسول ہین لقمان و تبع نبی ہین خضر و عزیر و ذو القرنین کی نبوت مختلف فی ہے ۱۲

حسن الختام

یعنی خاتمہ حصہ اوّل فہرست کیفیات اجمالی خاتم الانبیا پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

قوم	عرب بنی ہاشم افضل قبیلۂ قریش نجیب ترین کنانہ اشرف آل عدنان منتخب اولاد اسمٰعیل بازا فراقی باتیہ آدم					
سلسلۂ نسب شریف نسبی ع از ازواج نفس	1 سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	2 بن عبداللہ آمنہ بنت وہب	3 بن عبدالمطلب فاطمہ بنت عمرو	4 بن ہاشم سلمٰی	5 بن عبدمناف ×	6 بن قصی ×	7 بن کلاب ×
	8 بن مرہ ×	9 بن کعب ×	10 بن لوی ×	11 بن غالب ×	12 بن فہر ×	13 بن مالک ×	14 بن النضر (و) قریش ×
	15 بن کنانہ ریحان	16 بن خزیمہ برہ بنت اُد	17 بن مدرکہ قرزیمہ	18 بن الیاس محتہ	19 بن مضر خزیمہ	20 بن نزار عبیدہ	21 بن معد ×
	22 بن عدنان ایمنہ	23 بن اُد ×	24 بن اُدد ×	25 بن ہمیسع ×	26 بن سلامان ×	27 بن نابت سعیدہ	28 بن قیدار فاشرہ
	29 بن سیدنا اسمٰعیل ہالہ بنت حارث	30 بن سیدنا ابراہیم ہاجر	31 بن تارخ اوفی بنت نمر	32 بن ناحور ×	33 بن شاروخ ×	34 بن راغو ×	35 بن فالغ ×

ذی نسب

ابن سیدنا ہود بیشاط	ابن شالخ ×	ابن ارفخشد مرجانہ	ابن سام ×	ابن سیدنا نوح عمدرہ	ابن لامک قینوس	ابن متوشلح ×
ابن سیدنا ادریس بروخا	ابن یارد ×	ابن مہلائیل ×	ابن قینن ×	ابن انوش ×	ابن سیدنا شیث محوا بلہ	ابن سیدنا آدم علیہ السلام حواء

سال و ماہ و تاریخ و یوم و وقت ولادت باسعادت صلعم	سنہ ۶۳۵۱ ہبوطی کے آٹھویں مہینے کے انیسویں دن۔ اور سنہ ۴۹ طوفان نوحی سنہ ۲۷۳۳ ابراہیمی سنہ ۲۸۰۰ موسوی سنہ ۱۶۰۰ داؤدی تاریخ ۲۰ نیسان سنہ ۸۸۲ رومی ۲۱ جولائی سنہ ۵۷۰ عیسوی تاریخ ۱۷ دی ماہ فارسی سنہ ۴۲ جلوس نوشیروانی یعنی عام الفیل سے ۵۵ روز بعد تاریخ ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ وقت طلوع صبح صادق۔
مقام محلہ و شہر و اقلیم و ملک ولادت باسعادت صلعم	اقلیم دوم ملک عرب شہر مکہ معظمہ محلہ شعب بنی ہاشم سمت شرقی حرم کعبہ مکان موروثی جو اولاً عقیل بن ابی طالب کے پاس پھر اولاد عقیل سے محمد بن حجاج ثقفی پھر خلیفہ عبد الملک کے پاس رہا جسکو والدہ خلیفہ ہارون رشید فرمان روائے بغداد نے بطور مسجد کے بنا دیا اور اب محلہ مولد النبی سے نامزد ہے۔
نام والدہ و دایہ و خادمہ	نام والدہ آمنہ زہریہ بنت وہب بن ہاشم نام مرضعہ ثویبہ حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ نام حاضنہ ام ایمن شیمہ بنت حلیمہ اخت رضاعی۔
اسمائے آنحضرت صلعم مندرجہ کتب آسمانی	(صحف شیث) طالیثا (صحف ادریس) مشفح (صحف ابراہیمی) برقیطا (صحف موسوی) اخرایا۔ اولایا۔ قرمایا۔ ضحوک۔ مختار۔ روح الحق نشم۔ قتال (توریت موسوی) احید۔ ماذماذ۔ (صحف عزیر) عوذا (کتاب زکریا) زرمابال (کتب حیقوق) بہیائیل (زبور داؤدی) حمطایا۔ اکیلا۔ عاقب (انجیل عیسی) فارقلیط۔ حمطا۔ طاب طاب۔
نام معروف	محمد صلعم بن عبد اللہ۔ الصادق الوعد الامین

اسمائے نود و نہ ۹۹ عربی

محمد	احمد	حامد	محمود	قاسم	عاقب	فاتح	حاشر	شاهد
مبشر	بشیر	نذیر	مہدی	ماحی	منجی	نبی	[illegible]	[illegible]
مزمل	مدثر	شفیع	خلیل	کلیم	حبیب	مصطفیٰ	مرتضیٰ	مجتبیٰ
مختار	ناصر	منصور	قائم	حافظ	شہید	عادل	حکیم	نور
حجت	برہان	ابطحی	مومن	مطیع	مذکر	واعظ	امین	صادق
ناطق	صاحب	حبیب	مکی	مدنی	عزیز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نزاری	قرشی	مضری	امی	عزیز	حریص	رؤف	رحیم	[illegible]
غنی	جواد	فتاح	عالم	طیب	طاہر	مطہر	خطیب	فصیح
سید	متقی	امام	بر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مہدی
حق	مبین	اول	آخر	ظاہر	باطن	[illegible]	[illegible]	محرم
[illegible] ۹۱	ناہی ۹۲	شکور ۹۳	قریب ۹۴	منیب ۹۵	مبلغ ۹۶	طسین ۹۷	حٰم ۹۸	حسیب ۹۹

نام ہائے مبارک در قرآن مجید و خطابات و لقب	محمدؐ حامدؐ احمدؐ رسول اللہ نبی اللہ طٰہٰ یٰسین بشیرؐ نذیرؐ حریصؐ رؤفؐ رحیمؐ رحمۃ للعالمین عبدؐ منذرؐ یاایھا المزمل یاایھا المدثر یاایھا النبی یاایھا الرسول رسول اللہ نبی اللہ خاتم النبیین۔
خطاب کنیت عہدہ	خطاب رسول اللہ کنیت ابوالقاسم عہدہ نبوت و رسالت منجانب خالق بکافۂ انام بنابر دعوت اسلام ــــ
زمانہ نکاح اول	از زوجہ مطہرہ سیدۃ النساء خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد القرشی بعمر ۲۴ سال ۱۵ یوم ـ اور عمر خدیجہؓ اُسوقت چالیس سال تھی۔
	نبوت سے سولہ سال قبل ــ
نزول وحی	فوق جبل النور اندرون غار حرا واقع سمت شرقی آبادی مکہ معظمہ

آغاز نزول وحی	بفاصلہ تین میل عمر شریف کے اکتالیسویں سال کے پہلے دن شب دوشنبہ تاریخ ۱۷ رمضان المبارک ــ
[illegible]	بمقام بالا نزول وحی سے تیسرے دن ــ
[illegible]	بچوبیس ہزار مرتبہ ــ
[illegible]	چونسٹھ ہزار ــ
معراج جسمانی	بعمر اکیاون سال یکماہ بتاریخ ۲۷ رجب روز دوشنبہ وقت شب بعد نماز عشا ہجرت سے اٹھارہ مہینے پہلے دولتخانہ اُمّ ہانی سے ــ
شق صدر	مرتبہ اول بعمر چار سالگی مرتبہ دوم بعمر دہ سالگی مرتبہ سوم بعمر چہل سالگی مرتبہ چہارم وقت معراج ــ
سال ہجرت از مکہ معظمہ بمدینہ	بعمر ۵۲ سال ۷ ماہ ــ دو دن وقت اول شب وداعِ مکہ روز دوشنبہ ۲۷ صفر پیادہ پا برفاقت سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ قیام غار ثور تین دن ورود قریب مدینہ بمکان سعد بن خثیمہ بتاریخ ۱۲ ربیع الاول بیرون مدینہ قبا میں چودہ دن قیام رہا اور رونق افروزی آبادی مدینہ وقیام بمکان ابو ایوب انصاری بتاریخ ۲۵ ربیع الاول دوشنبہ ــ
[illegible]	غار ثور سے یکم ربیع الاول روز پنجشنبہ اول صبح ایک ناقہ پر جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق اکبر رضؓ اور دوسرے ناقہ پر عبداللہ بن اریقط دلیل یعنی راہنما اور عامر بن فہیرہ غلام آزاد کردہ صدیق اکبر رضؓ
اسمائے [illegible] مدینہ منورہ	طابہ ۱ طیبہ ۲ طیّبہ ۳ طایب ۴ ارض اللہ ۵ ارض الہجرۃ ۶ اکالۃ البلدان ۷ اکالۃ القریٰ ۸ ایمان ۹ بادّہ ۱۰ برّہ ۱۱ بیت رسول اللہ ۱۲ جابرہ ۱۳ جبارہ ۱۴ مجبورہ ۱۵ جزیرۃ العرب ۱۶ محبہ ۱۷ محبوبہ ۱۸ حبیبہ ۱۹ حرم ۲۰ حرم رسول اللہ ۲۱ حسنہ ۲۲ خیرہ ۲۳ خیرہ ۲۴ دار الابرار ۲۵ دار الاخیار ۲۶ دار الایمان ۲۷ دار السنہ ۲۸

مدینہ منورہ	دار الفتح دار الحرب وقبیۃ الاسلام دار السلامۃ شافیہ عاصمہ غلبہ فاضحہ مومنہ مبارک محبورہ محروسہ محفوظ محفوظہ مرحومہ مرزوقہ سکینہ مطیبہ مقدسہ جبار مقر یکینہ ناجیہ مسلمہ المدینہ ۔ جسکا قدیمی نام یثرب تہا ۔ اور تبع بادشاہ یمن کا اپنے عہد دولت مین سرزمین مدینہ پر گذر ہوا اور آثار ہجرتگاہ نبوت دیکہہ سنکر اور حضرتؐ کے قیام کے لئے مکان بنا اور ایک خط لکہکر ایک شخص انصار کو وصیت کر گیا تہا کہ اپنی اولاد مین یہ خط جناب رسالتؐ مین پہچانے کی وصیت کرتے رہنا ۔ پس ابو ایوب انصاری جنکے یہان حضرتؐ نے اولاً نزول اجلال فرمایا اُس انصاری کی اولاد سے تہے اور تبع کا خط بہی انہین کے پاس تہا جو جناب رسالتؐ مین پیش کیا ۔
[illegible]	تمادت انزعاج ۔ سعی ۔ رمل ۔ نسلان ۔ حوزی ۔ قہقری ۔ جمزہ ۔ بختر ۔ ہون ۔ یہی قسم رفتار مقبول رسول تہی صلی اللہ علیہ وسلم جسکی صنعت قرآن مجید مین وارد ہے ۔
[illegible]	صغیرسنی مین جب زبان کہلی تو پہلا کلام آنحضرتؐ کا یہ تہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا فسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ۔
[illegible]	آخری آن حیاتِ عالم ظاہری مین قریب ارتحال اللّٰہم الرفیق الاعلیٰ
[illegible]	بقول سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبل ہجرت تین حج ادا فرمائے اور بعد ہجرت حج مفروض ایک اور چار عمرے ۔
[illegible]	۲۸ صفر سے ۱۲ ربیع الاول کل ۱۳ دن تک تپ شدید لاحق رہی آغاز عارضہ بیت میمونہ رضؓ مین اور وفات بیت عایشہ رضؓ مین اِس حالت

آنحضرت صلعم کی دو صحابہ کے پیچھے نمازون کی اقتدا	مرض مین آپنے چالیس غلام آزاد کئے ۔ تمام عمر مین دو مرتبہ دو صاحبون کے پیچھے نماز ادا کی ایک دفعہ بحالت سفر عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے نماز فجر عصر کی ایک رکعت ۔ دوسری دفعہ بحالت حضر مرض الموت مین ابوبکر صدیق رضہ کے پیچھے نماز عشا کی چار رکعت بیٹھکر ۔ آخر علالت مین کل سترہ نمازون کی جماعت متروک ہوئی ۔

مسجد نبوی صلعم کی جس سال مین جس بادشاہ کی طرف سے جو تعمیر ہوئی

سنہ	نام تعمیر کنندہ	تعمیر
سنہ ۱ ہجری	ازجانب بارگاہ نبوت باہتمام صحابہ رضہ	مقابل مکان مالک بن نجار کے سہل بن رافع سے زمین خریدی خشت خام سے تین گز پایہ قائم کرکے سات گز بلند طول مین ستر عرض مین ساٹھہ ہاتہ بیت المقدس کی سمت مسجد تیار کی جس مین درخت خرما کے ستون اور اُسکی شاخون اور پتون کی چھت رکھی ۔
سنہ ۲ ہجری	ایضاً	جہت کعبہ قبلہ قرار پایا تو مسجد کی دوبارہ تعمیر اُس رخ کو ہوئی اور طول و عرض سو سو ہاتہ کردیا گیا ۔
سنہ ۱۳ ہجری	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم	زیادہ وسیع کی گئی مگر حالت سقف مین تبدل واقع نہوا دروازے چھہ رکھے گئے ۔
سنہ ۲۹ ہجری	سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم	اُس سے زیادہ تغیر ہوا دیوارین اور ستون حجر منقش اور گچ سے اور چھت چوب ساج سے بنائی گئی ۔ طول ایک سو ساٹھہ عرض ایکسو پچاس ہاتہ رکھا گیا
سنہ ۹۱ ہجری	ولید بن عبد الملک باہتمام عمر بن عبد العزیز	طول دوسو ہاتہ عرض ایکسو ساٹھ ہاتہ کیا گیا اور دیوارون پر طلاکاری ہوئی محراب و منارہ قایم

سنہ	نام تعمیر کنندہ	تعمیر
	ابوجعفر منصور حاکم دارالخلافہ بغداد	قائم ہوئے صحن اور زیادہ وسیع کیا گیا عمارات مدرسہ کتب خانہ و رباط تعمیر ہوئے۔
سنہ ۱۶۱ ہجری	ابوعبداللہ محمد مہدی	مسجد کو وسیع کیا اور سقف مسجد پچیس ہاتھ بڑھا کر عمدہ مضبوط بنائی۔
سنہ ۶۵۵ ہجری	معتصم باللہ	از سر نو تعمیر کی اس کے بعد ملک منصور حاکم مصر پھر ملک مظفر شمس الدین والی یمن نے باب السلام کی عمدہ چھت بنائی
سنہ ۶۵۸ ہجری	ملک ظاہر رکن الدین حاکم مصر۔	صناعان مصر کو بھیجکر لاکھون دینار خرچ کرکے باب الرحمۃ سے باب النساء تک سقف پختہ سنگین بنائی۔
سنہ ۷۰۵ ہجری	ملک ناصر الدین قلاوون صالحی	مسجد کی مشرقی و مغربی جانب چھت کی تجدید کی۔
سنہ ۷۰۶ ہجری	ایضاً	قبلہ رویہ سقف مین دو رواق اضافہ کئے۔
سنہ ۸۳۱ ہجری	ملک اشرف	سقف شامی وغیرہ کی مرمت کی۔
سنہ ۸۵۳ ہجری	ملک ظاہر چقمق	بہت کچھ تغیر و تبدل کیا۔
سنہ ۸۸۱ ہجری	ایضاً	حجرہ شریف کی از سر نو ترمیم کی اور مسجد کی دیوارین نئی بنوائین
سنہ ۸۸۸ ہجری	ملک اشرف سلطان	لاکھون ریال صرف کرکے سقف مسجد کی تعمیر کی اور چارون کی طرف مین عمارت بنوائی۔
	سلطان سلیمان شاہ روم	روضہ منورہ فرش سنگ مرمر کا بنایا اور اسکے بعد ایک پختہ دیوار اندر کھینچی گئی تاکہ زیادت عثمانی جو سمت قبلہ تھی وہ اصلی مسجد سے ممتاز رہی۔
سنہ ۱۲۷۶ ہجری	سلطان عبد المجید خان فرمانروای دولت عثمانیہ	تیرہ سال مین تین کرور دینار تعمیر مسجد مین صرف کئے ساری ربع مین گیارہ درجہ گنبد نالداؤ کے پختہ بنوائے ہر ہر ستون

			پانچ گز وراز ہشت پہل ایک ڈال پتھر کا رکھا اُسپر گنبد قائم کئے گنبدون مین آیات قرآنی لکھوا مین اور شمسونا کے حلقوہائے پائین وبالا پر آٹھہ آٹھہ گرہ سونا چڑھایا بچھیت کی پوری دیوار پر اندر کی طرف دو گز عرض مینا کاری کی اور سرخ وسبز وسپید بیل بوٹے بنائے اور اُس مین بحروف طلائی آیات قرآنی اور اسما سرور عالم صلّی اللہ علیہ وسلم نہایت خوشنما دست سے لکھوائے بقلم جلی عربی خط مین اور چہار دروازہ مسجد باب السلام باب الرحمن غربی باب جبرئیل باب النسا شرقی کے سوا پانچوان دروازہ مقابل روضہ منورہ بنام باب مجیدیہ اضافہ کیا ۔
الحال		شہنشاہ روم حضرت سلطان معظم وارث مملکت عثمانی مولانا عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ	تمام مصارف روضہ منورہ ومسجد نبوی ومامواراتِ ائمہ وخطبا ومؤذنین ومکبرین وخدام وغلاف روضہ منورہ وفرش وروشنی وغیرہ کے متکفل ہوکر شرف اندوز سعادت ابدی وسرمدی ہین ۔
مدت قیام مدینہ منورہ	دس سال دو مہینے بیس دن		
مدت ہدایت خلق اللہ کل مدت رسالت	۲۳ تیئس سال		
عمر شریف سنین شمسی	باسٹھ ۶۲ سال ۔ ۱۱ ماہ ۔ ۲۲ دن		
[illegible]	مقام مدینہ منورہ ملک عرب ارض حجاز مرقد اندرون آبادی بحجرہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا واقع گوشہ شرقی مسجد النبی صلعم روز ارتحال دوشنبہ وقت چاشت غسل روز سہ شنبہ بتکفل علی رضی اللہ عنہ وعباس رضی اللہ عنہ وفضل رضی اللہ عنہ		

و قثم رض پسران عباس رض و اوس بن خولی انصاری رض و اسامہ بن زید رض و شقران رض بیر ارس
کے پانی سے تین مرتبہ مع لباس و تکفین بسہ پارچہ یمانی و سپید و نماز جنازہ بلا
جماعت تاریخ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری دفن روز سوم چہارشنبہ [illegible]

تفصیل ازواج مطہرات بتشریح نام و عہد نکاح و تعداد زر مہر بحساب سکہ مروجہ حال ملک ہند و وفات و عمر و مدفن

شمار	نام ازواج	عہد نکاح	زر مہر	وفات	عمر	مدفن
۱	ام المؤمنین خدیجہ رض بنت خویلد عربی قرشی	سال بست و چہارم عمر نبوی	الف ۱۲۵۰ ۵ر ۳ پائی	۱۰ رمضان سال دہم بعثت	۶۵ سال	مکہ معظمہ مقبرہ حجون جنۃ المعلیٰ
۲	ام الاسود سودہ رض بنت زمعہ عربی قرشی	سال دہم نبوت ماہ شوال	۴۶۵ ۲ر	شوال سنہ ۵۴ ہجری	×	مدینہ منورہ جنۃ البقیع
۳	عائشہ صدیقہ رض بنت سیدنا ابوبکر عربی قرشی	ماہ شوال سال دہم نبوت	ایضاً	۱۷ رمضان سنہ ۵۸ ہجری	۶۳ سال	ایضاً
۴	حفصہ رض بنت سیدنا عمر فاروق عربی قرشی	سنہ ۳ ہجری	ایضاً	شعبان سنہ ۴۵ ہجری	۶۰ سال	ایضاً
۵	ام سلمہ ہند رض بنت سہیل عربی قرشی	شوال سنہ ۴ ہجری	۱۱ دس درہم	۳ ربیع الثانی سنہ ۵۹ ہجری	۸۴ سال	ایضاً
۶	ام حبیبہ رض بنت ابی سفیان عربی قرشی	سنہ ۶ ہجری	۱۰۶۶ الف ۵ ۱۰ر	سنہ ۴۴ ہجری	۷۴ سال	ایضاً
۷	ام المساکین رض بنت خزیمہ عربی قرشی	رمضان سنہ ۳ ہجری	۴۶۵ ۲ر	ربیع الثانی سنہ ۴ ہجری	×	ایضاً
۸	ام الحکم زینب رض بنت جحش اسدی عربی غیر قرشی	ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری	ایضاً	سنہ ۲۰ ہجری	۵۳ سال	ایضاً
۹	جویریہ رض بنت حارث عربی غیر قرشی	شعبان سنہ ۵ ہجری	ایضاً	ربیع الاول سنہ ۵۶ ہجری	×	ایضاً

۱۰	میمونہ بنت حارث حلالے	ذیقعدہ ۷ سنہ ہجری	۲۶ ھ	۵۱ سنہ ہجری	×	سرف جو مکہ سے دس میل واقع ہے
۱۱	صفیہ بنت حیی بن اخطب اولاد ہارون پیغمبر قوم بنی اسرائیل	رمضان سنہ ۷ ہجری	آزادی	رمضان ۵۲ سنہ ہجری	۶۰ سال	مدینہ جنت البقیع

سراری	ماریہ قبطیہ بنت شمعون ہدیہ مقوقس ریحانہ بنت زید ام ایمن کنیزک زینب جمیلہ برصوی
فرزندان آنحضرت صلعم	قاسم ملقب بہ طیب اوّل اولاد عبداللہ ملقب بہ طاہر ابراہیم بن ماریہ قبطیہ آخر اولاد
دختران آنحضرت صلعم	زینب منکوحہ ابوالعاص ام کلثوم منکوحہ ثانیہ عثمان رض فاطمہ زہرا منکوحہ علی رض رقیہ منکوحہ اول عثمان رض
خلفای راشدین	امیرالمومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیرالمومنین سیدنا ابوحفص عمر فاروق رضی اللہ عنہ امیرالمومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ امیرالمومنین سیدنا ابوتراب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
مفتیان عہد نبوت	سیدنا عمر رض سیدنا علی رض سیدنا عبداللہ بن مسعود فقیہ صحابہ سیدنا ابوموسی اشعری سیدنا ابو زید سیدنا ابوسعید زید بن ثابت انصاری فقیہ صحابہ کاتب وحی خوشنویس لاثانی واقف زبان سریانی —
منشیان عہد نبوت	۱ عامر بن فہیرہ ۲ عبداللہ بن ارقم ۳ ابی بن کعب ۴ ثابت بن قیس ۵ خالد بن سعید ۶ ابان بن سعید ۷ زبیر بن عوام ۸ حنظلہ بن ابی عامر ۹ زید بن ثابت ۱۰ معاویہ بن ابی سفیان ۱۱ شرحبیل بن حسنہ ۱۲ عبداللہ بن جلید ۱۳ معیقیب ۱۴ مغیرہ بن شعبہ ۱۵ خالد بن عبدالولید ۱۶ علاء الحضرمی ۱۷ عمرو بن العاص ۱۸ جہیم بن الصلت ۱۹ عبداللہ بن رواحہ ۲۰ عبداللہ بن سعد ۲۱ محمد بن مسلمہ —
عاملان عہد نبوت	۱ عبدالرحمن بن عوف عامل بن الکلب ۲ عدی بن حاتم طائی عامل بنی طی و بنی اسد ۳ عیینہ بن حصین ۴ بشیر بن سفیان عامل بنی کعب ۵ ایاس بن قیس عامل بنی اسد ۶ ولید بن عقبہ عامل بنی المصطلق ۷ حارث بن عوف عامل بنی مرہ ۸ مسعود بن جبیل

	اشجعی عامل اشجع ۔ اجحم بن سفیان عامل غدرہ ۔ عباس بن مرداس عامل بنی سلیم ۔ لبید بن ابی حبیب عامل دارم ۔ عامر بن مالک عامل بنی عامر ضحاک بن سفیان عامل بنی جعفر ۔ علا حضرمی عامل بحرین ۔ اسعد بن مالک عوف بن مالک عاملان بنی کلاب ۔ سعد بن مالک عامل غدری ۔ عوف بن ابی بکر عامل ہوازن ۔
غلامان حضرتؐ از جماعت غلامان	زید بن حارثہ ۔ اسامہ بن زید ۔ ثوبان ۔ ابوکبشہ ۔ شقران ۔ رباح نوبی کیسار ۔ ابورافع قبطی ۔ ابوموہیبہ ۔ فضالہ ۔ رافع ۔ مدعم ۔ ہوزہ بن علی یمامی ۔ زید جد ہلال ۔ عبیدہ بن عبدالغفار ۔ طہمان ۔ یابور قبطی ۔ واقد ہشام ۔ ابوضمیرہ ۔ ابوعسیب احمر ۔ ابواحمد ۔ مہران ۔ ابوہند ۔ انجشہ انسہ حبشی ۔ ابولبابہ ۔ رویفع ۔ حنین ۔ ابوواقد ۔
کنیزان حضرتؐ از جماعت زنان	سلمی ۔ ماریہ قبطیہ ۔ شیرین ۔ اخت ماریہ ۔ امیمہ ۔ رضوی ۔ ام ضمیرہ ۔ ام رافع ۔ حضرۃ ۔ میمونہ بنت سعد ۔ خویلہ ۔ ریحانہ بنت عمر القرظی ذبیحہ ۔ سایبہ ۔
خدام و مردان باوفا و متعتمد	انس بن مالک انصاری ۔ عبداللہ بن غافل ہندی نعلین سواک مسکا و عصا بردار ۔ ایمن بن ام ایمن ۔ مطہرہ بردار ۔ ربیعہ بن کعب منتظم آب وضو ۔ عقبہ بن عامر شتربان ۔ سعد ۔ اسلع بن شریک ۔ ابوذر غفاری جندب بن جنادہ غفاری ۔
محافظ پاسبانان حضرت	سید الانصار اسعد بن معاذ ۔ ذکوان بن قیس ۔ محمد بن سلمہ انصاری ابوایوب انصاری ۔ عباد بن بشیر ۔ سعد بن ابی وقاص ۔ بلال بن رباح
مؤذنین	بلال بن رباح حبشی ۔ عبداللہ بن مکتوم ۔ سعد قرظی ۔ ابومحذورہ
شعرای حضرت	حسن بن ثابت ۔ کعب بن مالک ۔ عبداللہ بن رواحہ ۔ نابغہ

[illegible] بارگاہ نبوت	ولید بن ربیعہ - ابو سفیان - عباس بن مرواس - عدی بن حاتم طائی حمید بن ثور ہلالی - ابو الطفیل کنانی - ایمن بن حذیفہ - اعشی بن مازن لبید - علقمہ - اسود بن سریع السعدی بصری شیخ حسن بصری - کعب بن زہیر -
ایلچیان بارگاہ نبوت	عمر بن امیہ عمرو بن العاص وحیہ کلبی - عبد اللہ بن حذافہ - حاطب بن ابی بلتعہ - سلیط بن عمرو - شجاع بن وہب - علاء بن الحضرمی ابو موسی اشعری - معاذ بن جبل - مہاجر بن حبیب - مہاجر بن قنفذ مہاجر بن ابی امیہ مخزومی - مہاجر بن مسعود - ہلال بن حارث -
[illegible]	بقول صاحب شمائل محمدیہ کل ایک لاکھ چوبیس ہزار -

بارگاہ نبوت سے جن سلاطین کو نامجات و پیام ارسال ہوئے انکی تفصیل

نمبر	نام بادشاہ	مقام	سنہ	قاصد کا نام	نتیجہ
۱	ہرقل قیصر روم	قسطنطنیہ	سنہ ۶ ہجری	وحیہ بن خلیفہ کلبی	مطیع الاسلام
۲	پرویز بن ہرمز بن نوشیروان کسریٰ فارس	مداین	سنہ ۶ ھ	عبد اللہ بن حذافہ سہمی بن عمر بطنی -	کافر
۳	اصحمہ بن الحر نجاشی	حبشی	سنہ ۶ ھ	عمر بن امیہ ضمیری	اسلام
۴	مقوقس بادشاہ اسکندریہ و مصر	مصر	سنہ ۶ ھ	حاطب بن ابی بلتعہ لخمی یمنی	مطیع الاسلام
۵	حارث بن ابی شمر غسانی بادشاہ	دمشق	سنہ ۶ ھ	شجاع بن وہب اسدی	کافر

۶	ہوذہ بن علی حاکم	یمامہ	۶ ھ	سلیط بن عمرو عامری	الا سلام مطیع
۷	جبلہ بن ایہم عیالی بادشاہ	عمان	۶ ھ	عمرو بن العاص	اسلام
۸	مروہ بن عمر خزامی عامل قیصر	حدود عرب	۶ ھ	عمر بن امیہ ضمیری	اسلام
۹	منذر بن ساوی حاکم	بحرین	۸ ھ	علاء بن الحضرمی	.
۱۰	اکیدر حاکم	دومۃ الجندل	۹ ھ	بواسطہ خالد بن ولید سیف اللہ	.
۱۱	پانچ نامہ مسیلمہ کذاب یمامی	یمامہ	۱۰ ھ	عمرو بن امیہ	کافر
۱۲	حاکم نجران	یمن	۱۰ ھ	ابو ضحاک عمرو بن حزم انصاری	اسلام
۱۳	جماعۃ نصاریٰ	نجران	۱۰ ھ	ایضاً	کافر
۱۴	ذی الکلاع بن کور بن جبیب رئیس	طائف	۱۰ ھ	جریر بن عبداللہ بجلی	اسلام

چچا	آنحضرتؐ کے	سیدنا حمزہ رضؓ سیدنا عباس رضؓ ابوطالب رضؓ حارث رضؓ غیداق رضؓ ضرار رضؓ زبیر رضؓ مقوم رضؓ قثوم رضؓ عبدالکعبہ حجل ابولہب
پھوپیاں	آنحضرتؐ کی	ام حلیمہ رضؓ - صفیہ - برہ - عاتکہ - اروی - امیمہ -
چچازاد بھائی	آنحضرتؐ کے	حضرت علی رضؓ جعفر طیار عقیل طالب فرزندان ابوطالب ابوسفیان فرزندان حارث عتبہ عتیبہ فرزندان ابولہب

مشہور وفود کے نام

وفد اسد بن خذیمہ وفد فزارہ وفد بنی مرہ وفد بنی البکا وفد کنانہ

وفد بنی ہلال وفد عامر وفد عبدالقیس وفد بلی وفد تحیب وفد وام
وفد ہوازن وفد ثقیف وفد کندہ یمنی وفد اشعریین وفد ہمدان
وفد ہمدان وفد مزنیہ وفد دین وفد بہرار وفد عذرا وفد محارب
ملک شام وفد صداء یمنی وفد عسان وفد بنی عیش وفد ازدی یمنی۔
وفد بنی المنتفق وفد النخع وفد طی وفد بنی طی وفد زہاد البین وفد غامد
وفد بجیلہ وفد بنی حنیفہ وفد فیروز دیلمی ہمشیرہ زادہ بادشاہ حبش۔

آنحضرت صلعم کے خاص آلات حرب

(تلواریں ۱۱) ماثور اثر عضب مخذم رسوب قلعی قضیب ذوالفقار قبیعہ سیف حارث۔

(زرہیں ۵) سعدیہ فضہ حریف ذات الفضول ذات الحواشی

(مغفر ۲) موشح ذوالبوع۔

(خود ۱) یک۔

(سپر ۴) زلوق فتق وفر سپر عقاب۔

(نیزہائے آبدار ۴) نیزہ بنی قیقاع نیزہ بنی قیقاع نیزہ بنی قیقاع مثنوی

(چوبدستی ۵) بلغہ حربہ بیغہ عنزہ عزۃ القراز۔

(کمان ۶) روحا۔ بیضا۔ صفرا۔ سداد۔ جبعہ۔ کتوم۔

(فرسہائے سواری) ابلق۔ ذوالعقال۔ ذواللم۔ مرتجل۔ مراوج
سرحان۔ یعسوب۔ یعبوب۔ بحب۔ ادہم۔ اسجا
بجلد۔ طرف۔ منذوب۔ سکب۔ لزاز۔ لحیف
ورد۔ ضریس۔ ظرو۔ بلاح۔ بحر۔ سبحہ۔

(ناقہائے تیز رفتار۴) قصوی ۔ جدعی ۔ مخضر ۔ غضبا ۔
(خچر۳ دراز گوش۲) دلدل۱ فضہ۲ ایلیہ۳ عفیر۱ یعفور۲

حلیہ مبارک

میانہ قد سر مبارک میانہ گھونگروالے بال دراز تا نرمۂ گوش گاہے تا دوش گاہے مابین نرمہ گوش و دوش گیسوئے معنبر خوشبودار چہرۂ نورانی تابان رخسار مبارک پر اور رخشان رنگ سفید مائل بسرخی صاف و مجلی آئینۂ خدا نما جبین نورآگین کشادہ حاجبین باریک ۔ چشمان سرمگین مین سرخی کے ڈورے خوشنما نمودار پلکین دراز گوش مبارک کی سماعت بحالت خواب و بیداری مین یکسان بینی مبارک بلند و خوبصورت ۔ دہن مبارک بدرجہ تناسب دندان نورافشان کشادہ وقت تکلم جنسے ایک نور چمکتا تہا آواز نہایت لطیف و شیرین گردن خوشنما شانے اونچے پُرگوشت پشت مبارک سفید ۔ درمیان دونو شانون کے چند باریک خال جنمین سیاہ بال بصورت حروف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اسہی کو مُہرِ نبوت کہتے ہین ۔ بشکل منور دوڑ مین مقدار بیضۂ کبوتر بغل مبارک ابیض خوشبودار بخوشبوے مشک مثل تمام عرق بدن سینہ خزینہ اسرار الٰہی عریض اور کچہہ اُبہرا ہوا شکم ہموار جسپر قدرتی باریک خط تا بناف کشیدہ کمر مبارک قوی ۔ ہاتہ دراز ہتیلیان پُرگوشت نرم و نازک کلائیان چوڑی آنگلیان نرم و دراز و ہموار و خوبصورت تسابہ انگشت پا

	قدرے دراز ساق مبارک لطیف و باریک رفتار نہایت خوشنما با وقار و شوکت ـ

سالہائے ہجرت کے مشہور واقعات کا اشارہ

	ہجرت سے ایک سال دو مہینے پانچ دن پہلے ۲۷ رجب کو لیلۃ المعراج مین دو رکعت صبح دو رکعت ظہر دو عصر تین مغرب دو عشا فرض ہوئین اور معراج سے پہلے صرف دو صبح دو شام فرض تہین ـ
سنہ ۱ھ	اہل اسلام کی پہلی مسجد بیرون آبادی مدینہ منورہ مسجد قبا تعمیر ہوئی مدینہ منورہ مین مسجد النبی صلعم مین محراب سمت بیت المقدس تہی جہین ستر ہ مہینے تک بہ سمت مذکور نماز پڑہی گئی ـ تیاری ممبر چوبی تین درجہ کا دو گز طویل ایک گز عریض ہر درجہ بالشت بہر بلند طیار ہوا عہد خلافت حضرت معاویہ مین جسکے تین درجہ اور اضافہ ہوے ـ سلطان مراد کی سلطنت مین واقع سنہ ۹۹۸ ہجری جو سنگین کر دیا گیا ـ اسلام سلمان فارسی عقد مواخات بعد اقامت جمعہ و اقامت صیغہ اذان اطلاع صلوۃ کے واسطے مقرر ہونا بالفاظ معدودہ معینہ ـ ربیع الآخر مین عصر عشا کی بجاے دو دو رکعت کے چار چار رکعتین فرض کر دی گئین ـ پس معلوم ہوا کہ فرضیت صلوۃ تین وقت مین وارد ہوئی اولاً فقط صبح شام دو دو رکعت ثانیاً پنجگانہ اوقات مین دو دو اور تین فرض ہوئین ثالثاً بتعداد آخری جو آجکے دن تک قائم ہین ـ
سنہ ۲ھ	فرضیت جہاد ـ آراستگی لشکر اسلام ـ تعلیم قواعد جہاد و لشکر کشی

قتل شیبہ و عتبہ و ولید و ابوجہل سردار اشرار ۔ فرضیت صیام ماہ رمضان المبارک ۔

تحویل قبلہ از بیت المقدس بسمت کعبہ مکرمہ اُس حالت مین کہ پیغمبر آخر الزمان مسجد نبی صلعم کے اندر دوسری رکعت کے رکوع مین تھے آیہ قد نرےٰ تقلب الخ نازل ہوئی ۔

تین سال بحالت قیام مکہ ۔ ایک سال پانچ مہینے مدینہ منورہ مین آپ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی ہے ۔

اِسیٰ سال مین مسجد النبی سمت جنوبی بنائے مسجد سابق جانب قبلہ ہذا تعمیر ہوئی اور مسجد سابق جسکو اب صفہ کہتے ہین چھوڑ دیگئی ہے ۔ لیکن حرم مسجد مین اب بھی داخل ہے ۔

سنہ ۳ھ نکاح حضرت حفصہ و ولادت امام حسن رض ۔ قتل طلحہ ۔ شہادت امیر حمزہ رض قتل ابی بن خلف ۔ حرمت شراب ۔

سنہ ۴ھ ولادت امام حسین رض ۔ فرضیت حجاب عورتونکا نامحرم مردون سے ۔

سنہ ۵ھ حرمت لحم حمر ۔ قصہ افک عایشہ رض ۔

سنہ ۶ھ اسلام خالد بن ولید ۔ اسلام عمر بن عاص رض ۔ اسلام عثمان بن طلحہ بیعۃ الرضوان ۔

سنہ ۷ھ فتح مکہ معظمہ ۔ اسلام ابوہریرہ ۔ معجزہ رد الشمس ۔

سنہ ۸ھ اسلام عکرمہ بن ابی جہل و یسار بن اسود و صفوان و کعب بن زہیر شاعر

سنہ ۹ھ وفات نجاشی بادشاہ حبش فرضیت زکوۃ و حج بقول بعض مثل علامہ ابن الاثیر ۔

سنہ ۱۰ھ گرفتاری دختر حاتم ۔ آمد وفود حجت الوداع ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے غزوات کی فہرست

نمبر	نام غزوہ	مقام غزوہ	سنہ	تعداد ہمراہیان لشکر	سبب روانگی	نتیجہ
١	ابواء	یہ قریہ مدینہ سے ٣٠ میل ہے	صفر سنہ ١ ہجری	چند	استیصال قبیلۂ بنی طے	صلح
٢	بواط	ناحیۂ رضوی میں مدینہ سے تین منزل	ربیع ١ سنہ ٢	دو سو صحابہ	قتل امیہ بن خلف	مقابل فرار ہوا
٣	عشیرہ	مدینہ سے اٹھارہ فرسخ ہے	سنہ ٢	دو سو صحابہ	مقابلہ قافلۂ ابو سفیان	ایضاً
٤	صفوان	جو بدر کے متصل ہے	سنہ ٢	چند	تنبیہ کرز بن جابر	ایضاً
٥	بدر	مدینہ سے [illegible] میل پر ہے	١٧ رمضان سنہ ٢	صحابہ نو سو پانچ	بمقابلہ ابوجہل وہمراہیان ابوجہل	لشکر اسلام کے ١٤ شخص شہید ہوئے [illegible] کفار کے [illegible] فی النار ہوئے اور [illegible] گرفتار ہوئے
٦	قینقاع	یہ ایک قلعہ مستحکم تھا قریب مدینہ	سنہ ٢	چند	رفع شرارت منافقین	بعض سکنائے قلعہ کو جلا وطن کیا اور بعض کو گرفتار کر لائے
٧	عریض	یہ مدینہ سے تین میل ہے	سنہ ٢	دو سو صحابہ	دفع تمرد ابوسفیان	خبر سنتے ہی فوراً گریز کر گیا پانسو وسق اسکے غنیمہ میں آئے
٨	ذی امر	قریب کوہ نزہ نگار	سنہ ٢ ھ	چند	دفع فساد بنی ثعلبہ	بنی ثعلبہ کے دونوں سردار دعثور و ثعلبہ اسلام لائے
٩	نجران	٠	ربیع الاول سنہ ٣	چند	مقابل بعض کفار اشرار	گریز کر گئے
١٠	احد	یہ پہاڑ مدینہ سے ٣ میل ہے	١٥ شوال سنہ ٢ ہجری سے	سات سو صحابہ	مقابل تین ہزار گرفتار جنکا ایک سرگروہ ابی بن خلف تھا	اسمیں دندان مبارک آنحضرت شہید ہوئے اور حضرت حمزہ رضی جیسے بزرگ جہاد کرکے راہی آخرت ہوئے اور لشکر مقابلین ابی مقتول ہوا
١١	حمراء الاسد	مدینہ سے آٹھ میل ہے	سنہ ٣ ہجری سے	چند	سرکوبی صفوان	سب بھاگ گئے دو کو گرفتار کرکے قتل کیا
١٢	بنی نضیر	یہ قلعہ مدینہ کے قریب تھا	سنہ ٣ ھ	چند	محاصرۂ قلعہ	مقابل طالب امان ہوکر جلا وطن ہوئے بہت مال غنیمت ملا

نشان	نام غزوہ	مقام غزوہ	سنہ	تعداد لشکر	سبب روانگی	نتیجہ
۱۳	بدر	مشہور و مذکور	سنہ ۲ ہجری	صحابہ پندرہ سو	مقابلہ ابو سفیان اسکے وعدہ کرنیکے موافق ہوا	مقابل نے خلف وعدہ کیا
۱۴	وادی ذی امر	.	سنہ ۳	سات سو صحابہ	دفع سرکشی بنی ثعلبہ و محارب	مقابل رو بفرار لایا
۱۵	دومۃ الجندل	مدینہ سے ۱۵ اڈکی مسافت پر ہے	سنہ ۵	ہزار صحابہ	دفع طغیان قطاع الطریق	نوبت مقابلہ نہ آئی
۱۶	موضع قدید	.	سنہ ۵	.	استیصال حارث بن ضرار رئیس الکفار	حارث حلقہ بگوش اسلام ہوا
۱۷	خندق	کنارہ مدینۂ منورہ	۲۴ ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری	تین ہزار صحابہ رض	بوقت قصد حملہ مدینہ منورہ از ابو سفیان و بنی غطفان دس ہزار آدمی سے	روز اول عمر بن عبد الود پہلوان حضرت علی رض کی شمشیر آبدار سے دار البوار پہنچا دوسرے دن مقابل نے ہزیمت پائی اور رو بفرار لایا
۱۸	منازل بنی قریظہ	.	۲۶ ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری	تین ہزار صحابہ	دفع شرارت	محاصرہ قلعہ کے بعد بنی قریظہ کو گرفتار کرکے بچون عورتون بوڑہون کے سوا سب کو قتل کر ڈالا جنکی تعداد نو سو تہی۔
۱۹	بنی لحیان	.	سنہ ۶ ربیع الثانی	معدودے قلیل	انتقام قتل حافظان قرآن	مقابل رو بفرار لایا

نتیجہ	سبب روانگی	تعداد مجاہدین لشکر	سنہ	مقام غزوہ	نام غزوہ	شمار
عیینہ بن حصین مع تابعین بہاگ گیا	انتقام صرقہ مواشی اہل اسلام	۵۰۰ پانسو سوار	سنہ ۶ ہجری	•	وادی غابہ	۲۰
منجانب اسلام صلحنامہ لکہا گیا	•	چودہ سو صحابہ	ذیقعدہ سنہ ۶	• •	منزل حدیبیہ	۲۱
فتح اسلام ہوئی حاکم قلعہ گرفتار ہوا ترانوے کفار قتل پندرہ مجاہدین شہید ہوئی علاوہ اور اموال کے ستتر ہزار دینار ایک قلعہ مین سے ملا	[illegible]	[illegible] سو صحابہ	محرم سنہ ۷	ہشت قلعہ	خیبر	۲۲
اہل اسلام فتحیاب ہوئے	سرکشی یہود	بقیہ خیبر	محرم سنہ ۷	•	منزل وادی القری	۲۳
اہل اسلام فتحیاب ہوئے کعبہ معبد اسلام ہوا بت توڑے گئے	بسبب غلبہ اسلام	دس ہزار	۲۰ رمضان سنہ ۸	مکہ معظمہ	فتح مکہ	۲۴
اہل اسلام فتحیاب ہوئے چھہ آدمی شہید ہوئے مال غنیمت مین صرف چار ہزار اوقیہ نقرہ چھہ ہزار گلہ گوسفند آیا -	[illegible]	[illegible] ہزار صحابہ	۱۰ شوال سنہ ۸	طائف اور مکہ کے درمیان	حنین	۲۵
بغیر فتح قلعہ واپسی ہوئی بعد کو یہ قلعہ فتح ہوا	مقابلہ کفار	ہزار صحابہ	سنہ ۸	•	طائف	۲۶
بلا محاربہ واپسی	مقابلہ کفار	ستر ہزار صحابہ	رجب سنہ ۹ ہجری	مدینہ منورہ سے چودہ منزل ہے	تبوک	۲۷

فہرست سرایا یعنی جو لشکر طیار کر کے بسر گروہی صحابی کسی مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے روانہ فرمایا اور خودبدولت اُسمین شریک نہ ہوئے

نمبر	نام سریہ	مقام سریہ	سنہ	سردار سریہ	تعداد ہمراہیان	سبب روانگی سریہ	نتیجہ
۱	سریہ	قروہ	جمادی الثانی سنہ ۲ ہجری	عبیدہ بن الحارث	چند	جنگ قریش جسکا سردار مکرز بن حفص تھا	سعد بن وقاص کے پہلے تیر پر تاب مقاومت نہ لاکر کفار رو بفرار لائے۔
۲	سریہ	جہینہ قریب سیف البحر	سنہ ۲ھ	حمزہ بن عبد المطلب	۳۰	جنگ قریش جسکا سردار ابوجہل تھا بجمعیت ۳۰۰ سوار	ہیبت جلالت شعاران اسلام سے خواہان صلح کر کے جان بچائی
۳	سریہ	کاروان موضع خرار قریب جحفہ	ذیقعدہ سنہ ۲ھ	سعد بن ابی وقاص	۲۰	جنگ قریش	لشکر اسلام کے بر سر منزل پہنچنے سے قبل کوچ کر گئے
۴	سریہ	بطن نخلہ	سنہ ۲ھ	عبداللہ بن جحش اسدی ملقب بہ امیر المومنین	۱۲	گرفتار کفار	کفار گرفتار کر لئے گئے۔
۵	سریہ غالب	عطفان	سنہ ۲ھ	غالب بن عبداللہ اللیثی	چند	جنگ	تین آدمی شہید ہوئے۔
۶	سریہ زید بن حارثہ	کاروان راہ عراق شام مقام قردہ	جمادی الآخر سنہ ۲ھ	زید بن حارثہ	سو سوار	جنگ صفوان بن امیہ	گرفتاری سرداران قافلہ علاوہ تقسیم مجاہدین جنس بیس ہزار درہم ہاتھ آئے۔
۷	سریہ محمد بن مسلمہ	قبیلہ بنی ہلال	محرم سنہ ۲ھ	محمد بن مسلمہ انصاری	۳	قتل کعب بن اشرف	عمدہ تدبیر سے تنہا جا کر اسکو مکان کے اندر بعد ملاقات مجمع میں قتل کیا اور سر لائے

۸	سریہ عبد اللہ بن عتیک	خیبر	سنہ ۲ ہجری	عبد اللہ بن عتیک انصاری	۵	قتل ابو رافع تاجر مغرور سرکش	خوابگاہ میں مکان کے دروازے کھولکر پہنچے اور قتل کیا
۹	سریہ رجیع	مابین درمیان عسفان و مکہ معظمہ	سنہ ۳ھ	عاصم بن ثابت	۹	مقابلہ سفیان بن خالد جو دو سو آدمی سے تہا	موضع رجیع میں خود چھہ آدمیوں کے ساتہ شہید ہوئے
۱۰	سریہ بیر معونہ	۰	سنہ ۳ھ	منذر بن عمرو	۷۰	ابو برا ر بن مالک	خود مع ارسٹھہ ۶۸ آدمیوں کے شہید ہوئے
۱۱	سریہ ابو سلمہ	موضع قطن	سنہ ۴ھ	ابو سلمہ	۱۵۰	بنابر قلع و قمع باغیان بنی اسد	بنی اسد بہاگ گئے گیارہ سو گیارہ شتر و گوسفند وغیرہ غنیمت ملا۔
۱۲	سریہ ابو بکرؓ	موضع عمیم	سنہ ۶ھ	سیدنا ابو بکر صدیقؓ	دس سوار	پایمالی سرکشان قریش	بہاگ گئے۔
۱۳	سریہ محمد بن مسلمہ	موضع ضریہ جو مدینہ منورہ سے ۳۰ میل ہے	سنہ ۶ھ	محمد بن مسلمہ	۳۰ سوار	محاربہ	چہہ کافر مقتول ہوئے ڈیڑہ سو شتر و ہزار گوسفند غنیمت ملا
۱۴	سریہ عکاشہ	بنے اسد	سنہ ۶ھ	عکاشہ	چند	انتقام و اخذ مویشی مسروقہ	مویشی چہین لائے۔
۱۵	سریہ محمد بن مسلمہ	بنے ثعلبہ	سنہ ۶ھ	محمد بن مسلمہ	چند	۰	خود مجروح ہوئے اور دس مسلمان شہید ہوئے
۱۶	سریہ عبادہ	بنی ثعلب	سنہ ۶ ہجری	عبیدہ بن الجراح	۴۰	بانتقام قتل مردمان سریہ سابق	بہاگ گئے۔

١٧	سریۂ زید بن حارثہ	موضع جموم متصل بطن نخلہ	سنہ ٦ ہجری	زید بن حارثہ	چند		بعض مشرکین گرفتار کرلئے گئے ۔
١٨	سریہ زید	موضع عیص جو مدینہ منورہ سے چار میل ہے	سنہ ٦	ایضًا	چند شتر سوار		مشرکین قریش گرفتار کرلئے گئے ۔
١٩	سریہ عبد الرحمن	موضع دومۃ الجندل	سنہ ٦	عبد الرحمن بن عوف	چند	دعوت اسلام بنی الکلب	سردار قوم اصبغ بن عمر کلبی اسلام لایا
٢٠	سریہ زید	بنی خدام	سنہ ٦	زید بن حارثہ	پانسو سوار	انتقام بعض عہد بنی خدام	سردار بنی خدام ھنید مع فرزند مقتول ہوا سو عورتیں گرفتار ہزار گوسفند غنیمت ۔
٢١	سریہ زید	بنی ثعلبہ	سنہ ٦	ایضًا	چند	•	نوبت مقابلہ نہ آئی ۔
٢٢	سریہ علی مرتضٰی رضہ	اہل فدک	سنہ ٦	سیدنا علی مرتضٰی رضہ	١٠٠	باستماع قصد تاراج شہر مدینہ منورہ	بھاگ گئے پانسو شتر سوار و دو ہزار گوسفند مال غنیمت ملا
٢٣	سریہ ابن حارثہ	وادی القری	سنہ ٦	ابن حارثہ	چند	انتقام سرکشی بنی بدر	بھاگ گئے ۔ وطن ترک کیا ۔ ایک گھر سے پچاس شمشیر آبدار مال غنیمت ملا ۔
٢٤	سریہ کرز	جماعۂ عکل متصل کوہ عیر جو مدینہ سے ١٢ میل ہے	سنہ ٦	کرز بن جابر فہری	چند	بانتقام قتل و ایذائے شبان و مسلمانان و دست برد شتران اہل اسلام	سب کو گرفتار کر لائے اور مدینہ منورہ میں حسب الحکم پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے دست و پا کٹوائے گئے ۔
٢٥	سریۂ عبد اللہ	خیبر	سنہ ٧ ہجری	عبد اللہ بن رواحہ	٣٠	خبر عداوت و عداوت اسیر بن رواحہ حاکم	حاکم خیبر کو قتل کیا ۔
٢٦	سریۂ عمر رضہ	ہوازن	سنہ ٧	عمر فاروق رضہ	چند	• • •	خبر سنکر بھاگ گئے ۔
٢٧	سریۂ ابوبکر رضہ	نواحی نجد	سنہ ٧	ابوبکر صدیق رضہ	چند	قتل بنی کلاب	قتل و گرفتار کیے گئے ۔

۲۸	سریہ بشیر	قریب فدک	سنہ ۷ھ	بشیر بن سعد انصاری	چند	جنگ	خود مجروح ہوئے اور لشکری اکثر شہید۔
۲۹	سریہ بشیر	یمن	سنہ ۷ھ	بشیر بن اسعد	۳۰۰	جنگ	دو گرفتار ہو کر مدینہ منورہ آئے اور اسلام لائے اور باقی فرار۔
۳۰	سریہ ابن ابی العوجا	بنی سلیم	سنہ ۷ھ	ابن ابی العوجا	پچند	جنگ	مقابلہ ہوا خود مجروح ہوئے۔
۳۱	سریہ غالب	بنی العوال	سنہ ۷ھ	غالب بن عبداللہ لیثی	۲۳۰	جنگ	کفار مقتول ہوئے۔
۳۲	سریہ غالب	فدک	سنہ ۸ھ	ایضاً	۲۰۰	انتقام قتل سریہ بشیر بن سعد	مقابلہ ہوا خوب مقاتلہ ہوا مال غنیمت اتنا ملا کہ فی ۱۵ اشتر آئے۔
۳۳	سریہ کعب	ذات اطلاع	سنہ ۸ھ	کعب بن عمرو غفاری	۱۵	جنگ	محاربہ عظیم ہوا سردار خود مجروح ہوئے۔
۳۴	سریہ موتہ	قریہ موتہ جو شہر بلقا کے متعلقات سے ہے	سنہ ۸ھ	زید بن حارثہ	تین ہزار مجاہد	جنگ شرحبیل بن عمرو غسانی جو لاکھ آدمی سے مقابلہ کی اس میں تینوں سردار مع جعفر طیار شہید ہوئے۔	بشجاعت و ہمت خالد بن ولید فتح اسلام ہوئی۔
۳۵	سریہ عمرو بن عاص	قریب یمن	سنہ ۸ھ	عمرو بن العاص	۳۰۰	استیصال بنی قضاعہ	فتح اسلام
۳۶	سریہ سیف البحر	قریہ	سنہ ۸ھ	ابو عبیدہ بن الجراح	۳۰	جنگ جہینہ مقیم ساحل دریا	نوبت مقابلہ نہ آئی۔
۳۷	سریہ خالد	بنی شیبان	سنہ ۸ھ	خالد بن ولید	چند	تخریب بتکدہ عزیٰ	بلا محاربہ بتکدہ کی اصل و بنیاد اڑا دی۔
۳۸	سریہ عمرو	خانہ ہذیل	سنہ ۸ھ	عمرو بن العاص	چند	تخریب بتخانہ و شکست بت سواع نامی	بلا محاربہ بت کو توڑا بت خانہ کا نشان نہ چھوڑا۔

۳۹	سریہ سعد	بتخانہ منات موضع مشلل	سنہ ۸ ہجری	سعد بن زید اشہلی	چند	تخریب بتخانہ منات قوم اوس و خزرج و غسان	بلا محاربہ بت و بتخانہ منہدم و مسمار کیا گیا۔
۴۰	سریہ خالد	اطراف یلملم	سنہ ۸	خالد بن ولید	۳۰۰	دعوت اسلام بنی کنانہ	مقبول کر لائے۔
۴۱	سریہ ابو عامر	قریہ	سنہ ۸	ابو عامر اشعری	۰	بنا بر قتل فراریان جنگ حنین	چھ سو کفار مقتول ہوئے مع سردار کفار۔ فتح اسلام
۴۲	سریہ طفیل	قریہ	سنہ ۸	طفیل بن عمرو	چند	تخریب بتخانہ ذو الکفین	بلا محاربہ بتخانہ مسمار کر دیا۔
۴۳	سریہ بشیر	ذات الاسقاط	سنہ ۹	بشیر بن سفیان عامل زکوٰۃ	چند	اخذ زکوٰۃ	مقابلہ واقع ہوا۔
۴۴	سریہ عیینہ	ذات الاسقاط	سنہ ۹	عیینہ بن حصن	۵۰ سوار	امداد بشیر بن سفیان	بارہ کافر گرفتار کر لائے۔
۴۵	سریہ خالد	بنی المصطلق	سنہ ۹	خالد بن ولید	چند	باستماع خبر ارتداد	پابند اسلام پا کر بلا محاربہ واپس آئی۔
۴۶	سریہ عباد بن بشیر	قبیلہ مزینہ	سنہ ۹	عباد بن بشیر	چند	تعلیم احکام اسلام بہ قبیلہ مزینہ	۰
۴۷	سریہ قطبہ	قبیلہ خثعم	سنہ ۹	قطبہ بن عامر	۲۰	سزا دہی سرکشی	مقابلہ ہوا کفار مقتول ہوئے۔
۴۸	سریہ علقمہ	نواح جدہ	سنہ ۹	علقمہ	۳۰۰	باستماع تاخت و تاراج سکنائے مکہ	کفار اشرار بھاگ گئے۔
۴۹	سریہ ضحاک	بنی کلاب	سنہ ۹	ضحاک بن سفیان	چند	ہدایت	

۵۰	سریہ بشیر	بنے کعب	سنہ ۹ ہجری	بشیر بن سفیان	چند		
۵۱	سریہ عبد اللہ	ایبان	سنہ ۹ ہ	عبد اللہ بن اللتمیہ	چند		
۵۲	سریہ علی مرتضیٰ رض	بتخانہ فلس	سنہ ۹ ہ	علی مرتضیٰ رض	چند	تخریب بتخانہ بنی طے۔	بلا محاربہ بتخانہ کو آگ لگا دی دختر حاکم گرفتار
۵۳	سریہ مالک	بیرون مدینہ منورہ	سنہ ۹ ہ	مالک	چند	انہدام مسجد ضرار تعمیر منافقین	مسجد کو منہدم کیا۔
۵۴	سریہ ابو سفیان	طائف	سنہ ۹ ہ	ابو سفیان	چند	تخریب بت و شکست طاغیہ و لات تمثال قوم	دونوں بتوں کو توڑ ڈالا۔
۵۵	سریہ خالد	بنے حارث	سنہ ۱۰ ہجری	خالد بن ولید	چند	دعوت اسلام	اسلام قبول کیا۔
۵۶	سریہ علی مرتضیٰ رض	نجران	سنہ ۱۰ ہ	علی مرتضیٰ مع خالد رض	چند	دعوت اسلام	اسلام قبول کیا۔
۵۷	سریہ جریر	یمن	سنہ ۱۰ ہ	جریر بن عبد اللہ بجلی	۱۵۰	انہدام ذی الخلصہ بت مشہور	بت نیست و نابود کیا قوم اسلام لائی
۵۸	سریہ جریر	نواح طائف	سنہ ۱۰ ہ	جریر بن عبد اللہ	چند	دعوت اسلام ذی العلوم سردار	۔
۵۹	سریہ علی مرتضیٰ رض	یمن	سنہ ۱۰ ہ	علی مرتضیٰ رض	چند	دعوت اسلام	اسلام لائے۔
۶۰	سریہ معاذ	یمن و حضرموت	سنہ ۱۰ ہجری	معاذ بن جبل	چند	دعوت اسلام	

حقتعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر جو کتاب معجز نازل ہوئی اُسکا بیان

مقدس آسمانی کتاب	قرآن مجید کلام الٰہی جسکو ایک جگہ لکھوا لینے کے بعد خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بنام مصحف موسوم کیا —
قرآن کے اسماء و صفات	١ کتاب ٢ مبین ٣ کریم ٤ نور ٥ ہدی ٦ ہادی ٧ رحمۃ ٨ بیان ٩ فرقان ٩ شفاء ١٠ موعظۃ ١١ تذکرہ ١٢ ذکر ١٣ مبارک ١٤ علی ١٥ حکمۃ ١٦ بالغۃ ١٧ مہیمن ١٨ حبل ١٩ صراط مستقیم ٢٠ نبأ عظیم ٢١ قیم ٢٢ حکیم ٢٣ قول فصل ٢٤ احسن الحدیث ٢٥ مثانی ٢٦ متشابہ ٢٧ تنزیل ٢٨ روح ٢٩ وحی ٣٠ عربی ٣١ بصائر ٣٢ حق ٣٣ علم ٣٤ عجب ٣٥ صدق ٣٦ عدل ٣٧ امر ٣٨ منادی ٣٩ عروہ وثقیٰ ٤٠ بشریٰ ٤١ زبور ٤٢ عزیز ٤٣ بلاغ ٤٤ قصص ٤٥ صحف مکرمۃ ٤٦ مرفوعۃ ٤٧ مطہرۃ ٤٨ بشیر ٤٩ نذیر —
قرآن جن لفظوں کو شامل ہے انکی تعداد	(٤٢) بیالیس
منازل قرآن	ہفت (٧) سات
قرآن کے جن حصوں کے نام ذیل میں لکھے ہیں تعبیر میں مشہور بسیپارہ	١ الم ٢ سیقول ٣ تلک الرسل ٤ لن تنالوا ٥ والمحصنات ٦ لایحب اللہ ٧ واذا سمعوا ٨ ولو اننا ٩ قال الملاء ١٠ واعلموا ١١ یعتذرون ١٢ ومامن دابہ ١٣ وما ابرئ ١٤ ربما ١٥ سبحٰن الذی ١٦ قال الم اقل ١٧ اقترب ١٨ قد افلح ١٩ قال الذین ٢٠ امن خلق ٢١ اتل ما اوحی ٢٢ ومن یقنت ٢٣ ومالی ٢٤ فمن اظلم ٢٥ الیہ یرد ٢٦ حم ٢٧ قال فما خطبکم ٢٨ قد سمع اللہ ٢٩ تبارک الذی ٣٠ عم

قرآن کے ایک سو چودہ سورتوں کے نام جنمیں سے ہر ایک کے اول بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے مگر باستثنے سورہ توبہ	۱ الفاتحہ ۲ البقرہ ۳ آل عمران ۴ النسأ ۵ المائدہ ۶ انعام ۷ اعراف ۸ انفال ۹ توبہ یعنی برأۃ ۱۰ یونس ۱۱ ہود ۱۲ یوسف ۱۳ رعد ۱۴ ابراہیم ۱۵ حجر ۱۶ النحل ۱۷ بنی اسرائیل ۱۸ کہف ۱۹ مریم ۲۰ طٰہٰ ۲۱ انبیا ۲۲ حج ۲۳ مومنون ۲۴ نور ۲۵ فرقان ۲۶ شعراء ۲۷ نمل ۲۸ قصص ۲۹ عنکبوت ۳۰ روم ۳۱ لقمان ۳۲ الم سجدہ ۳۳ احزاب ۳۴ سبا ۳۵ فاطر ۳۶ یسٓ ۳۷ والصافات ۳۸ ص ۳۹ زمر ۴۰ مومن ۴۱ حم سجدہ ۴۲ شوری ۴۳ زخرف ۴۴ دخان ۴۵ جاثیہ ۴۶ احقاف ۴۷ محمد ۴۸ فتح ۴۹ حجرات ۵۰ ق ۵۱ والذاریات ۵۲ والطور ۵۳ والنجم ۵۴ والقمر ۵۵ الرحمن ۵۶ الواقعہ ۵۷ الحدید ۵۸ مجادلہ ۵۹ حشر ۶۰ ممتحنہ ۶۱ الصف ۶۲ جمعہ ۶۳ منافقون ۶۴ تغابن ۶۵ طلاق ۶۶ تحریم ۶۷ ملک ۶۸ ن ۶۹ الحاقہ ۷۰ المعارج ۷۱ نوح ۷۲ جن ۷۳ المزمل ۷۴ المدثر ۷۵ القیامہ ۷۶ دہر ۷۷ والمرسلات ۷۸ نبأ ۷۹ والنازعات ۸۰ عبس ۸۱ تکویر ۸۲ انفطار ۸۳ تطفیف ۸۴ انشقاق ۸۵ البروج ۸۶ الطارق ۸۷ اعلی ۸۸ غاشیہ ۸۹ والفجر ۹۰ بلد ۹۱ والشمس ۹۲ واللیل ۹۳ والضحی ۹۴ انشراح ۹۵ والتین ۹۶ العلق ۹۷ القدر ۹۸ بینہ ۹۹ زلزال ۱۰۰ والعادیات ۱۰۱ القارعہ ۱۰۲ تکاثر ۱۰۳ والعصر ۱۰۴ ہمزہ ۱۰۵ فیل ۱۰۶ قریش ۱۰۷ ماعون ۱۰۸ کوثر ۱۰۹ کافرون ۱۱۰ نصر ۱۱۱ لہب ۱۱۲ اخلاص ۱۱۳ فلق ۱۱۴ الناس
قرآن کے اُن حصص کے نام اور اُنکی تعداد جو منقود و نقلی کر عہدین مقرر کئے گئے	ورد ۳۶۰ تین سو ساٹھ
ہر پارہ قرآن کے حصوں کے نام	الربع ـ النصف ـ الثلثۃ ـ یعنے آدھا ـ پاؤ ـ تین پاؤ

قرآن کریم میں نقطے اور اعراب لگانے کا طریقہ اور موجودہ علامات کی ایجاد	اول حضرت اسمٰعیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے خط نسخ ایجاد کیا جس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور بلا نقطہ و اعراب حروف لکھے جاتے تھے۔ قیدار بن اسمٰعیلؑ نے حروف کو الگ الگ لکھنا ایجاد کیا تو صحابہؓ کے عہد تک یہی رواج رہا۔ پھر بجائے اعراب کے پہلے ابوالاسود دؤلی نے بحکم عبدالملک بن مروان قرآن میں زیر، زبر، پیش کی جگہ نقطے رکھے بایں طور کہ حرف سے پہلے نقطہ ہو تو زبر۔ اور حرف کے آخر نقطہ ہو تو پیش۔ اور حرف کے پہلے ذرا نیچے کو نقطہ ہو تو زیر سمجھا جاتا تھا۔ بعدہ علامت زیر، زبر، پیش موجودہ اور تشدید و ہمزہ، روم و اشمام کو خلیل نے ایجاد کیا۔
چوتھائی حصہ قرآن	باعتبار شمار حروف بغیر بسم اللہ سورۂ انعام کی آیہ بِٱلسَّمٰوٰتِ کے کاف پر۔
نصف حصہ قرآن	باعتبار حروف بغیر بسم اللہ سورۂ کہف کی آیہ مَعِیَ صَبْرًا کے صاد پر۔
تین ربع قرآن	آخر سورۂ والصافات کے آمَنُوا نون پر۔
ایک ثلث قرآن	سورۂ توبہ کے ہمزہ آمَنُوا مَعَهٗ پر۔
دو ثلث قرآن	سورۂ عنکبوت کے ہمزہ الکتاب پر۔
کل رکوعہائے قرآن کی تعداد	پانسو چالیس ٥٤٠۔
کل آیات قرآن کی تعداد	چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ٦٦٦٦۔
کل آیات کی تقسیم	آیات وعدہ (١٠٠٠) آیات وعید (١٠٠٠) آیات تسبیح (١٠٠)

آیات مثل (۱۰۰۰) آیات قصص (۱۰۰۰) آیات حل (۲۵۰) آیات حرمت (۲۵۰) امر (۱۰۰۰) نہی (۱۰۰۰) منسوخ (۶۶)	
تمام کلمات قرآن کی تعداد	سَستتر ہزار چار سو انتالیس ۷۷۴۳۹ -
مجموعہ حروف قرآن کی شمار	تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو چودہ ۳۲۲۶۱۴

قرآن کے ہر حرف ہجا کی جداجدا مجموعی تعداد					
	الف ۴۸۸۷۲	ب ۱۱۴۲۸	ت ۱۰۱۹۹	ث ۱۲۷۶	ج ۳۲۷۳
	ح ۳۹۷۳	خ ۲۴۱۶	د ۵۶۴۲	ذ ۴۶۹۷	ر ۱۱۷۹۳
	ز ۱۵۹۰	س ۵۰۹۱	ش ۲۲۵۱	ص ۲۰۱۳	ض ۱۶۰۷
	ط ۱۲۷۴	ظ ۸۴۲	ع ۹۴۲۰	غ ۲۲۰۸	ف ۸۴۹۹
	ق ۶۸۱۳	ک ۹۵۲۲	ل ۳۳۴۳۲	م ۲۶۵۳۵	ن ۲۶۵۶۰
	و ۲۵۵۳۶	ہ ۱۹۰۷۰	لا ۴۷۲۰	ء ۴۱۱۵	ی ۲۵۹۱۹

کل نقاط حروف قرآن کی تعداد	۱۰۵۶۱۸ ایک لاکھ پانچ ہزار چھ سو اٹھارہ -

حرکات و سکنات قرآن کی تعداد	ضمات	فتحات	کسرات	تشدید	مدات	جزم
	۸۸۰۴	۵۳۲۴۳	۳۹۵۸۲	۱۲۵۳	۱۷۷۱	۳۱۹۸۱۴

قرآن کے سجدوں کی تعداد	چودہ ۱۴
تمام قرآن میں لفظ اللہ جتنی جگہ آیا ہے اسکی تعداد	دو ہزار پانسو چوراسی ۲۵۸۴

فوائد رموز قرآن جن کا علامات ہر صفحہ میں	م رمز وقف لازم ۹۹	ط رمز وقف مطلق ۳۵۱۰	ج رمز وقف جائز ۱۵۷۸	ز رمز وقف مجوز ۱۹۱
	ص رمز وقف مرخص ۸۳	قف یا قفہ رمز وقف ۹۹	ق رمز قیل علیہ وقف ۹۹	صلے رمز وصل اولے ۸۰
	لا رمز اس کا کہ یہاں وقف نہیں ۵ ۰ ۱۱	سکتہ رمز اس بات کا کہ ٹھیر جائیے یہاں ۸	مع رمز معانقہ جسکے معنی ہیں کہ دو وقف ہوں ۷۹	معانقہ متقدمین ۱۶۴
	معانقہ متاخرین ۱۸	وقف منزل یا وقف جبریل علیہ السلام ۱۲	وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷	وقف غفران ۱۰
بقیہ علامات رموز قرآن	صل ملا کر پڑھو	قل بعضے کہتے ہیں یہاں وقف نہیں	قلی یہاں وقف اولیٰ ہے	س سجاوندیہ کی اصطلاح میں یہاں وقف سنا ہے
	لا سم سجاوندیہ کی اصطلاح میں سے یہاں وقف نہیں	ك کذلک کا مخفف ہے	٥ ٥ ٥ وقف لازم کی علامت متقدمین	ھ کوفیوں کے نزدیک پانچ آیات کی علامت
	ی کوفیوں کے نزدیک دس آیات کی علامت	خب بصریوں کے نزدیک پانچ آیات کی علامت	عب بصریوں کے نزدیک دس آیات کی علامت	تب بصریوں کے نزدیک ایک آیت کی علامت
	لب بصریوں کے نزدیک آیت نہیں ہے کی علامت	یت عاصم وحمزہ وکسائی کے آیت ہونیکی علامت	تلث اہل مدینہ کے آیت ہونے کی علامت	غنا شامیوں کے نزدیک آیات ہونیکی علامت تلف مکیوں کے نزدیک آیت ہونے کی علامت
آیات مکی	وہ ہیں جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں خواہ مکہ میں نازل ہوئیں یا اور جگہ اطراف وجوانب میں۔			
آیات مدنی	وہ ہیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں عام اس سے کہ مدینہ میں نازل ہوئی ہوں یا دوسری جگہ			

قرآن کی کتابت عہد نبوی میں [illegible]	بعہد پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ٢٣ سال تک بقلم ابی بن کعب و زید بن ثابت وغیرہم رضی اللہ عنہم —
قرآن کا ایک مصحف میں جمع ہونا اور کتابت کا طرز [illegible]	بعہد خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واقع سنہ ١١ ہجری بقلم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
قرآن کا لغت قریش میں [illegible] اور ترتیب سورہ	بعہد خلافت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ واقع سنہ ٢٥ ہجری باجتماع ١ زید بن ثابت — ٢ و عبداللہ بن زبیر — ٣ و سعید بن العاص — ٤ و عبدالرحمن بن حارث قرشی — ٥ و ابی بن کعب — ٦ و مالک بن ابی عامر — ٧ و کثیر ابن افلح — ٨ و انس بن مالک — ٩ و عبداللہ بن عباس —
عہد عثمانی میں [illegible]	١ مکہ معظمہ یک ٢ ملک شام یک ٣ یمن یک ٤ بحرین یک ٥ بصرہ یک ٦ کوفہ یک ٧ مدینہ منورہ مین ابہا گیا ٨ خاص اپنے واسطے رکہا جو اسوقت تک روضہ اقدس مدینہ منورہ مین موجود ہے مسمے بمصحف امام — یک
قرآن کی [illegible] اعداد	١ الٓمٓ ٢ الٓمٓصٓ ٣ الٓرٰ ٤ الٓمٓرٰ ٥ کٓہٰیٰعٓصٓ ٦ طٰسٓمٓ ٧ یٰسٓ ٨ صٓ ٩ حٰمٓ ١٠ حٰمٓعٓسٓقٓ ١١ قٓ ١٢ نٓ —

نمبر	[illegible]	[illegible]	وطن	سنہ ولادت	سنہ وفات	ہر قاری کے دونوں راوی	
١	نافع	عبدالرحمن بن ابی نعیم	مدینہ منورہ	سنہ ٠	سنہ ١٦٩	قالون	ورش
٢	عبداللہ	بن کثیر	مکہ مکرمہ	سنہ ٤٥	سنہ ١٢٠	بزی	قنبل
٣	زبان	ابوعمرو	بصرہ	سنہ ٦٨	سنہ ١٥٤	دوری	سوسی

مع سنہ ولادت و وفات اور انکے دو دو راویوں کے نام	۴	عبداللہ	ابن عامر	شام	سنہ ۲۱ھ	سنہ ۱۱۸ھ	ہشام	بن ذکوان
	۵	عاصم	ابوبکر	کوفہ	۰	سنہ ۱۲۷ھ	شعبہ	حفص
	۶	حمزہ	بن حبیب	کوفہ	سنہ ۸۰ھ	سنہ ۱۵۶ھ	خلف	خلاد
	۷	کسائی	ابوالحسن	کوفہ	۰	سنہ ۱۸۹ھ	لیث	دوری

غیر مشہور قاری جو بعد کو ہوئے ہیں انکے نام مع تصریح رواۃ	۱	ابوجعفر	عیسیٰ — ابن جماز
	۲	ابن محیصن	بزی — ابن شنبوذ
	۳	یعقوب	ادریس — ابوالحسن
	۴	سلیمان اعمش	مطوعی — شنبوذی
	۵	خلف بزاز	اسحاق وراق ادریس
	۶	حسن بصری	دوری عیسیٰ ثقفی
	۷	یحییٰ یزیدی	ابوایوب ابن فرح

جن انبیاء کے نام کی قرآن میں تصریح کی گئی اور انکی نبوت متفق علیہ ہے انکی تعداد	۱ حضرت آدمؑ	۲ حضرت ادریسؑ	۳ حضرت نوحؑ	۴ حضرت صالحؑ
	۵ حضرت ابراہیمؑ	۶ حضرت اسمٰعیلؑ	۷ حضرت اسحاقؑ	۸ حضرت یعقوبؑ
	۹ حضرت یوسفؑ	۱۰ حضرت لوطؑ	۱۱ حضرت موسیٰؑ	۱۲ حضرت ہارونؑ
	۱۳ حضرت شعیبؑ	۱۴ حضرت زکریاؑ	۱۵ حضرت یحییٰؑ	۱۶ حضرت داؤدؑ
	۱۷ حضرت سلیمانؑ	۱۸ حضرت الیاسؑ	۱۹ حضرت الیسعؑ	۲۰ حضرت ذوالکفلؑ
	۲۱ حضرت ایوبؑ	۲۲ حضرت یونسؑ	۲۳ حضرت عیسیٰ علیہم السلام	

جن انبیاء کے نام قرآن میں لیے گئے اور انکی نبوت مختلف فیہ ہے	۱ ذوالقرنین	۲ عزیر	۳ لقمان	۴ تبع

قرآن میں سے سب سے پہلے جو آیات نازل ہوئی	اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم
قرآن میں سب سے پچھلی جو آیت نازل ہوئی	بقول اکثر واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ع
قرآن میں دو مرتبہ جو سورۃ نازل ہوئی	سورۂ فاتحہ ۔

تعداد تفاسیر قرآن مجید

(۱) تفسیر رئیس المفسرین عبد اللہ بن عباس رضؓ (۲) تفسیر ابن عادل (۳) تفسیر ابن عبد السلام (۴) تفسیر ابن العربی ساٹھ جلد (۵) تفسیر ابن عرفہ مالکی (۶) تفسیر ابن عطیہ دمشقی (۷) تفسیر ابن عطیہ ابو محمد عبد الحق (۸) تفسیر ابن عقیل (۹) تفسیر ابن عیینہ (۱۰) تفسیر محمد ابن فورک (۱۱) تفسیر فتح الرحمن ابن قرقماس (۱۲) تفسیر ابن کثیر دس جلد (۱۳) تفسیر ابن کمال پاشاہ (۱۴) تفسیر ابن ماجہ (۱۵) تفسیر ابن مردویہ (۱۶) تفسیر ابن مقاتل (۱۷) تفسیر ابن المنذر (۱۸) تفسیر ابن منیر دس جلد (۱۹) تفسیر ابن نقاش (۲۰) تفسیر التحریر والتحبیر ابن نقیب پچاس جلد (۲۱) تفسیر ابن وہب (۲۲) تفسیر ابو بکر عتیق بن فارسی (۲۳) تفسیر ابو بکر بن عبدوس (۲۴) تفسیر ابو البقا عکبری (۲۵) تفسیر امام ابو الحسن اشعری (۲۶) تفسیر ابو الحسن انصاری مالکی (۲۷) تفسیر ابو حیان (۲۸) تفسیر ابو ذر مالکی (۲۹) تفسیر ابو مسعود رومی (۳۰) تفسیر ابو الشیخ عبد اللہ (۳۱) تفسیر ابو طالب کرمانی (۳۲) تفسیر ابو العالیہ (۳۳) تفسیر بستان ابو عمرو عراقی (۳۴) تفسیر ابو العباس قاضی رئی تیرہ جلد (۳۵) تفسیر ابو اللیث سمرقندی حنفی (۳۶) تفسیر احمد بن محمد حنفی زبان ترکی (۳۷) تفسیر ابو القاسم ابن حبیب بارہ جلد (۳۸) تفسیر ابو القاسم عبد اللہ بلخی حنفی (۳۹) تفسیر ابو مخلد (۴۰) تفسیر ابو معشر

عبدالکریم بن عبدالصمد (۴۱) تفسیر ابو منصور بغدادی (۴۲) تفسیر استیفا ابو یحییٰ
(۴۳) تفسیر فی علوم القرآن ایکسو بیس جلد (۴۴) تفسیر آدم عسقلانی (۴۵) تفسیر
تعلق آلائی (۴۶) تفسیر ابراہیم نسفی (۴۷) تفسیر ابن ابی حاتم (۴۸) تفسیر ابن ابی
(۴۹) تفسیر ابن ابی شیبہ (۵۰) تفسیر ابن ابی مریم (۵۱) تفسیر ابن اثیر (۵۲) تفسیر
ابن برجان (۵۳) تفسیر ابن جریج (۵۴) تفسیر ابن جریر (۵۵) تفسیر ابن جماعت
برہان الدین دس جلد (۵۶) تفسیر زاد المسیر ابن جوزی (۵۷) تفسیر شمس الدین حنفی
قرا علی ستائیس جلد (۵۸) تفسیر ابن حبان (۵۹) تفسیر ابن حکیم (۶۰) تفسیر ابن
چار جلد (۶۱) تفسیر ابن رزین (۶۲) تفسیر نہایۃ التامل ابن زملکانی (۶۳) تفسیر
زہرہ (۶۴) تفسیر ابن سید الکل (۶۵) تفسیر ابن شہبہ (۶۶) تفسیر ابن ضیائی حنفی
(۶۷) تفسیر ابن ظفر (۶۸) تفسیر اردبیلی (۶۹) تفسیر تقریب ازہری (۷۰) تفسیر اسحاق
بن راہویہ (۷۱) تفسیر اسکندری نحوی دس جلد (۷۲) تفسیر اسفرائنی (۷۳) تفسیر
اسمعیل بن احمد (۷۴) تفسیر الاشلح (۷۵) تفسیر الاصفہانی معتزلی (۷۶) تفسیر الاصفہانی
ابوالقاسم (۷۷) تفسیر ایضاح (۷۸) کتاب التفسیر زبان اصفہانی (۷۹) تفسیر الاصم
علامہ ابواشنانی (۸۰) تفسیر الاصم (۸۱) تفسیر اکمل الدین بابرتی حنفی (۸۲) تفسیر
امام الحرمین ابوالمعالی جوینی (۸۳) تفسیر انماطی نیشاپوری (۸۴) تفسیر آیۃ الکرسی
(۸۵) تفسیر ابانہ فی تفسیر الامانہ (۸۶) اتقان فی علوم القرآن (۸۷) تفسیر ابن
فی احسن القصص (۸۸) تفسیر احکام القرآن (۸۹) تفسیر ارشاد العقل السلیم (۹۰)
تفسیر ارشاد ابن برجان (۹۱) تفسیر اسباب النزول (۹۲) تفسیر اعراب القرآن
(۹۳) تفسیر اسولۃ القرآن (۹۴) تفسیر اعجاز القرآن (۹۵) تفسیر اغاثۃ اللہفان
سورۃ الکہف (۹۶) تفسیر اقالیم التعالیم (۹۷) تفسیر اقسام القرآن (۹۸) تفسیر اقلیج
(۹۹) تفسیر انتصار علامہ زمخشری (۱۰۰) تفسیر انتصاف (۱۰۱) تفسیر انوار التنزیل

قاضی بیضاوی (۱۰۲) تفسیر انوار ابن مقسم (۱۰۳) تفسیر ایجاز البیان (۱۰۴) تفسیر ایجاز فی الناسخ والمنسوخ (۱۰۵) تفسیر ایضاح (۱۰۶) تفسیر بحار القرآن (۱۰۷) تفسیر البخاری (۱۰۸) تفسیر بدر الدین محمود (۱۰۹) تفسیر بحر الحقائق (۱۱۰) تفسیر بحر الدرر (۱۱۱) تفسیر بحر مواج (۱۱۲) تفسیر بحر العلوم (۱۱۳) تفسیر بحر المحیط (۱۱۴) تفسیر البرہان فی علوم القرآن (۱۱۵) تفسیر البرہان فی تفسیر القرآن دس جلد (۱۱۶) تفسیر برہان فی تناسب السور (۱۱۷) بحر البحور فی تفسیر المسطور (۱۱۸) برہان فی اعجاز القرآن (۱۱۹) تفسیر بسیط واحدی (۱۲۰) تفسیر وسیط واحدی (۱۲۱) تفسیر وجیز واحدی (۱۲۲) تفسیر بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز دو جلد (۱۲۳) تفسیر بصائر فارسی (۱۲۴) تفسیر البیان فی اعجاز القرآن (۱۲۵) تفسیر البیان فی تاویلات القرآن (۱۲۶) تفسیر البیان فی مبہمات القرآن (۱۲۷) تفسیر البیان فی علوم القرآن (۱۲۸) تفسیر البیان فی شواہد القرآن (۱۲۹) تفسیر تاج المعانی فی تفسیر السبع المثانی (۱۳۰) تفسیر تاج التراجم (۱۳۱) تفسیر تاویلات القرآن (۱۳۲) تفسیر تبصرہ (۱۳۳) تفسیر تبصیر الرحمن (۱۳۴) تفسیر تاویلات القرآن (۱۳۵) تفسیر تبیان فی اعراب القرآن (۱۳۶) تفسیر تبیان فی تفسیر القرآن (۱۳۷) تفسیر تبیان فی اقسام القرآن (۱۳۸) تفسیر تبیان فی مسائل القرآن (۱۳۹) تفسیر تبیان فی متشابہ القرآن (۱۴۰) تفسیر تبیین القرآن (۱۴۱) تفسیر تحف الانام (۱۴۲) تفسیر تحقیق البیان (۱۴۳) تفسیر تحبیر فی علوم التفسیر (۱۴۴) تفسیر ترجمان القرآن (۱۴۵) تفسیر ترجمان القرآن (۱۴۶) تفسیر تعداد الآئی (۱۴۷) تفسیر التعظیم (۱۴۸) تفسیر بستی (۱۴۹) تفسیر بدر الدین محمود (۱۵۰) تفسیر برہان الدین بن ناصر حنفی (۱۵۱) تفسیر معالم التنزیل (۱۵۲) تفسیر نظم الدرر بقاعی۔
(۱۵۳) تفسیر بقی (۱۵۴) تفسیر کبا زاہدی (۱۵۵) تفسیر عینی۔

(۱۵۶) تفسیر ثواب القرآن (۱۵۷) تفسیر تفسیر البیان (۱۵۸) تفسیر بیہقی مسعود بن علی (۱۵۹) تفسیر اثمان ابو حمزہ (۱۶۰) تفسیر سفیان ثوری (۱۶۱) تفسیر جامی نور الدین عبد الرحمن (۱۶۲) تفسیر جبرئیل (۱۶۳) تفسیر جلالین محلی و سیوطی (۱۶۴) تفسیر جمال خلیفہ (۱۶۵) تفسیر جان فی تشبیہات القرآن عبد الباقی بن محمد (۱۶۶) تفسیر جاہل الزہر فی فضائل السور (۱۶۷) تفسیر جامع ابو القاسم تیس جلد (۱۶۸) تفسیر جوینی (۱۶۹) تفسیر حجۃ الافاضل علی بن محمد خوارزمی (۱۷۰) تفسیر حسن بصری (۱۷۱) تفسیر حکیم شاہ محمد (۱۷۲) تفسیر کشف التنزیل فی تحقیق التاویل ابو بکر بن علی حنفی (۱۷۳) تفسیر جوفی ابو الحسن نحوی (۱۷۴) تفسیر کشاف (۱۷۵) تفسیر حسین بن علی فارسی (۱۷۶) تفسیر حلوانی۔ (۱۷۷) تفسیر خرقی عمر بن حسین حنبلی (۱۷۸) تفسیر خطیب تبریزی (۱۷۹) تفسیر خلف بن احمد بادشاہ بحستان سو جلد (۱۸۰) تفسیر خواجہ محمد پارسا (۱۸۱) تفسیر خوارزمی علی بن عراق (۱۸۲) تفسیر دمیاطی (۱۸۳) تفسیر دیرینی عبد العزیز بن احمد حنفی (۱۸۴) تفسیر دینوری ابو حنیفہ احمد بن داود نحوی (۱۸۵) تفسیر راغب حسین بن محمد اصفہانی (۱۸۶) تفسیر رشیدی خواجہ رشید الدین ہمدانی (۱۸۷) تفسیر روح البیان (۱۸۸) تفسیر رمانی علی بن عیسی نحوی (۱۸۹) تفسیر التہذیب محسن بن کرانہ (۱۹۰) تفسیر عبد الملک ہروی (۱۹۱) تفسیر روح بن عبادہ (۱۹۲) تفسیر زید (۱۹۳) تفسیر زنجانی (۱۹۴) تفسیر زرکشی بدر الدین موصلی (۱۹۵) تلخیص المتشابہ حکیم ابو الفضل (۱۹۶) تفسیر سبط بن الجوزی تیس جلد (۱۹۷) تفسیر السبع الطوال محمد بن احمد ہروی (۱۹۸) تفسیر سخاوی علی بن محمد مصری (۱۹۹) تفسیر سندی سراج الدین عمر بن اسحاق ہندی حنفی (۲۰۰) تفسیر سعید بن منصور سمرقندی (۲۰۱) تفسیر سمنانی احمد قاضی ری تیرہ جلد (۲۰۲) تفسیر عتیق بن محمد زبان

فارسی (۲۰۳) تفسیر علی بن محسن (۲۰۴) تفسیر سعید بن مبارک نحوی (۲۰۵) تفسیر سورالانعام غیاث الدین شیرازی (۲۰۶) تفسیر بستان (۲۰۷) تفسیر فاتحہ و بقر (۲۰۸) تفسیر تکاثر صفر شاہ (۲۰۹) تفسیر سورۂ دخان احمد بن ابراہیم (۲۱۰) تفسیر سورہ طہ (۲۱۱) تفسیر فتح امیر شاہ بخاری (۲۱۲) تفسیر قدر عبدالرحمن بن سعید (۲۱۳) تفسیر سورۂ کافرون علامہ جلال الدین دوانی۔

(۲۱۴) تفسیر سورۂ کوثر (۲۱۵) تفسیر سورۂ معوذتین (۲۱۶) تفسیر سورۂ ملک احمد بن سلیمان (۲۱۷) تفسیر ذخیرۃ الفقر فی سورۃ العصر (۲۱۸) تفسیر سورۂ یوسف بہاء الدین بن یوسف (۲۱۹) تفسیر سورۂ یوسف احمد بن روح الفضاری (۲۲۰) تفسیر سورہ یوسف شیخ سروری (۲۲۱) تفسیر سہروردی عمرو بن عبداللہ (۲۲۲) تفسیر شبلی بن عباد مکی (۲۲۳) تفسیر شعبہ بن حجاج بصری (۲۲۴) تفسیر شرف الدین بونی (۲۲۵) تفسیر شیرازی عبدالوہاب بن محمد اس میں چھہ لاکھہ شعر شواہد کے ہیں (۲۲۶) تفسیر صالح بن محمد اس میں چار ہزار جزو ہیں (۲۲۷) تفسیر جوامع التبیان محمد قاسم صفوی (۲۲۸) تفسیر سیر قی بن مرحسم (۲۲۹) تفسیر ضحاک (۲۳۰) تفسیر طوالع الانوار امام حجۃ الاسلام غزالی (۲۳۱) تفسیر یاقوت التاویل امام غزالی (۲۳۲) تفسیر طبری بن جریر (۲۳۳) تفسیر طوسی محمد بن حسن فقیہ شیعہ (۲۳۴) تفسیر عبداللہ بن حامد (۲۳۵) تفسیر عبدالحق بن ابوبکر (۲۳۶) تفسیر عبدالرزاق بن ہمام۔ (۲۳۷) تفسیر عبدالحمید (۲۳۸) تفسیر عبدالرزاق بن رزق اللہ حنبلی۔ (۲۳۹) تفسیر عبدالصمد بن محمود حنفی تین جلد (۲۴۰) تفسیر عبید بن حمید۔ (۲۴۱) تفسیر عبدالمعطے سخاوی (۲۴۲) تفسیر عجائب غرائب (۲۴۳) تفسیر عتابی احمد بن محمود حنفی (۲۴۴) تفسیر عراقی عبدالکریم بن علی (۲۴۵) تفسیر عز الدین

عبدالعزیز (۲۴۶) تفسیر عبداللطیف بن عبدالعزیز (۲۴۷) تفسیر عسکری حسن بن
عبداللہ (۲۴۸) تفسیر عطا بن ابی رباح (۲۴۹) تفسیر عطا بن ابی سلم خراسانی
(۲۵۰) تفسیر عطا بن دینار (۲۵۱) تفسیر عکرمہ (۲۵۲) تفسیر علاءالدین
علی بن محمد بغدادی (۲۵۳) تفسیر علاءالدین ترکمانی (۲۵۴) حاشیہ
تفسیر ہذا از ابراہیم کرکی حنفی (۲۵۵) تفسیر ملا علی قاری حنفی چار جلد
(۲۵۶) تفسیر علائی علاءالدین بن عبدالرحمن (۲۵۷) تفسیر علی بن سلمان مصری
(۲۵۸) تفسیر عمر یحیی (۲۵۹) تفسیر علیشی تفسیر غرناطی محمد بن علی (۲۶۰) تفسیر غزی
بدرالدین بن رضی الدین نظم ایک لاکھ اسی ہزار اشعار کی (۲۶۱) تفسیر
فاتحہ الکتاب عبدالقاہر جرجانی (۲۶۲) تفسیر اعجاز البیان (۲۶۳) تفسیر
مفاتیح العلوم سورۂ فاتحہ فخرالدین بن عمر رازی دو جلد (۲۶۴) تفسیر فاتحہ
محمد بن علی (۲۶۵) تفسیر فاتحہ محمد بن حمزہ بخاری (۲۶۶) تفسیر فاتحہ مجدالدین
فیروزآبادی صاحب قاموس (۲۶۷) تفسیر فاتحہ شیخ یعقوب بن عثمان چرخی
نقشبندی حنفی فارسی (۲۶۸) تفسیر فاتحہ محمد بن مصطفےٰ (۲۶۹) تفسیر فاتحہ
محمد بن کاتب (۲۷۰) تفسیر فاتحہ بایزید (۲۷۱) تفسیر فاتحہ ابن قیم (۲۷۲)
تفسیر فاتحہ علی بن یعقوب بن جبرئیل (۲۷۳) تفسیر ازہار الفاتحہ سیوطی۔
(۲۷۴) تفسیر سورہ فاتحہ ابراہیم بن احمد حنبلی (۲۷۵) تفسیر فاتحہ ابوسعید
دہستانی (۲۷۶) تفسیر فاتحہ ابن نورالدین رومی (۲۷۷) تفسیر فریابی۔
(۲۷۸) تفسیر فقیہ ابو عامر (۲۷۹) تفسیر فقیہ بن احمد شیعی (۲۸۰) تفسیر
قتادہ بن اعامہ (۲۸۱) تفسیر قرامانی (۲۸۲) تفسیر قرطبی محمد بن کعب
(۲۸۳) تفسیر قزوینی شیخ ابو یوسف تین سو جلد (۲۸۴) تفسیر قفطی ہبۃ اللہ
بن عبداللہ (۲۸۵) تفسیر قلاقل جلال الدین دوانی (۲۸۶) تفسیر کلبی محمد

بن سائب (۲۸۷) تفسیر کواشی احمد بن یوسف شیبانی (۲۸۸) تفسیر ماوردی
علی بن حبیب (۲۸۹) تفسیر محمد بن علی (۲۹۰) تفسیر مجاہد (۲۹۱) تفسیر محمد ابو
شجاع (۲۹۲) تفسیر محمد بن ایوب (۲۹۳) تفسیر محمد بن عبد اللہ علائی تبریزی
جنگی (۲۹۴) تفسیر مرسی محمد بن عبد اللہ شرف الدین بیس جلد (۲۹۵) ایضاً دس جلد
(۲۹۶) ایضاً تین جلد (۲۹۷) مدارک التنزیل حافظ الدین حنفی (۲۹۸) تفسیر سیم
رازی (۲۹۹) تفسیر مسعودی محمد بن احمد مروزی (۳۰۰) تفسیر سیب (۳۰۱) تفسیر
محمدیہ مصنفک علی بن محمد بستانی فارسی (۳۰۲) تفسیر مقاتل (۳۰۳) تفسیر مقدسی
احمد بن محمد حنبلی (۳۰۴) تفسیر مکی بن ابی طالب پندرہ جلد (۳۰۵) تفسیر منشی
از محمد بن بدر الدین (۳۰۶) تفسیر مہدوی (۳۰۷) تفسیر مفاتیح الغیب امام فخر الدین
رازی (۳۰۸) تفسیر موضح ۳ جلد (۳۰۹) تفسیر معتمد دس جلد (۳۱۰) تفسیر
ناصر بن منصور آٹھ جلد اس میں امام ابو حنیفہ کے ہر مسئلہ اجتہادی پر دلیل
لایا ہے (۳۱۱) تفسیر البنی محمد بن قاسم (۳۱۲) تفسیر شیخ نجم الدین کبری بارہ
(۳۱۳) تفسیر نجم الدین تبریزی (۳۱۴) تفسیر نحاس احمد بن محمد نحوی (۳۱۵)
تفسیر النعمانی ظہیر الدین حسن بن محمد (۳۱۶) تفسیر نعمت اللہ (۳۱۷) تفسیر
نور الدین زادہ (۳۱۸) تفسیر الہدیٰ (۳۱۹) تفسیر نیشاپوری (۳۲۰) تفسیر واقد
محمد بن عمر (۳۲۱) تفسیر علی بن ابی طلحہ (۳۲۲) تفسیر وکیع ابو سفیان
وکیع بن جرہ کوفی حنفی (۳۲۳) تفسیر ہشیم بن بشیر (۳۲۴) تفسیر وہب
(۳۲۵) تفسیر دیرانی علی بن عبد اللہ (۳۲۶) تفسیر سواطع الالہام فیضی
ہندی غیر منقوطہ (۳۲۷) تفسیر یحییٰ بن ہارون سلمی تابعی (۳۲۸) تفسیر
یعقوب غزنوی (۳۲۹) تفسیر تقریب المامول (۳۳۰) تقریب التفسیر
(۳۳۱) تقریب مختصر کشاف (۳۳۲) تفسیر التفسیر (۳۳۳) تلخیص البیان

(۳۳۴) تلخیص علل القرآن (۳۳۵) تنزیہ القرآن (۳۳۶) تنزیہ الفصیح
محمد بن محمود مغلوی (۳۳۷) تفسیر تیسیر فی علم التفسیر دیرینی (۳۳۸)
تیسیر فی تفسیر (۳۳۹) تیسیر (۳۴۰) تیسیر (۳۴۱) تفسیر لطائف
الاسرار (۳۴۲) تفسیر جامع الانوار (۳۴۳) جامع التاویل لمحکم التنزیل
(۳۴۴) تفسیر جامع البیان (۳۴۵) تفسیر جامع التفاسیر (۳۴۶) تفسیر
جامع الکبیر (۳۴۷) تفسیر الروحانیہ بقراطیس (۳۴۸) تفسیر التفصیل لجامع
احمد بن عمار تمیمی (۳۴۹) الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن عبد الرحمن بن محمد ثعالبی
(۳۵۰) جواہر الاصداف ترکی (۳۵۱) جوامع الجامع (۳۵۲) تطبیق
المکررات فی الآیات (۳۵۳) النہر الماد (۳۵۴) الدر اللقیط مختصر المحیط
شیخ تاج الدین (۳۵۵) ابرقۃ الربانیہ فی الاسرار القرآنیہ (۳۵۶) تحفۃ
الاقران (۳۵۷) عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی حاشیہ بیضاوی شہاب الدین
خفاجی (۳۵۸) ابرق اللامع والغیث الہامع محمد بن احمد غسانی (۳۵۹)
تاویلات الکاشانی (۳۶۰) ترجمان القرآن پانچ جلد (۳۶۱) فتح البیان
صدیق بن حسن ۶ جلد (۳۶۲) عرائس البیان (۳۶۳) تفسیر احمدی ملا احمد
استاد اورنگ زیب عالمگیر غازی تفسیر فتح العزیز شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
فارسی (۳۶۴) تفسیر اسرار الحمد ملا معین صاحب معارج النبوۃ فارسی
(۳۶۵) تفسیر سورہ یوسف فارسی (۳۶۶) تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ
پانی پتی (۳۶۷) تفسیر حسینی فارسی (۳۶۸) تفسیر عبد اللہ انصاری
(۳۶۹) تفسیر مواہب الرحمن مولوی حسن علی اسلمی فارسی (۳۷۰) فتح العزیز
مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح (۳۷۱) تفسیر سورہ یوسف نثر اردو
(۳۷۲) تفسیر سورہ یوسف نظم اردو (۳۷۳) تفسیر عزیزی کامل اردو

(۳۷۴) ترجمہ تفسیر عزیزی جزو آخر اردو مولوی محمد حسن رامپوری (۳۷۵) تفسیر قادری اردو (۳۷۶) تفسیر موضح القرآن شاہ عبدالقادر محدث دہلوی (۳۷۷) تفسیر مجددی شاہ رؤف احمد نقشبندی اردو (۳۷۸) تفسیر فیض الکریم قاضی الملک بدرالدولہ مولوی صبغۃ اللہ محمد شاسی اردو (۳۷۹) تفسیر فتح المنان مولوی ابو محمد عبدالحق دہلوی اردو چھ جلد (۳۸۰) اعظم التفاسیر تیس جلد اردو (۳۸۱) تفسیر ابوالمنصور دہلوی اردو ـــــ

یہاں ہمنے فقط چند تفاسیر کے اسما ناظرین کے ہدیہ نظر کیے۔ اِس سے قیاس مین آسکتا ہے کہ یہ کلام کس شان کا ہے۔ اور جس کی خاطر منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوا وہ کیا کچھ رفعت مکان رکھتا ہے فالحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ وبارک علیہ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

الٰہی خاتمہ بالخیر گردان لمؤلفہ وکاتبہ وقاریہ بیست ونہم صیام المبارک ۱۳۱۱ہجری نبوی مقدسہ ساعت چار شام

مقام حیدرآباد دکن

بقلم محمد عین الحق

سلسلۃ الخلافت

حصہ دوم

سلطان التواریخ

مؤلفہ

جناب مولٰنا مولوی محمد عبد الجلیل نعمانی مد ظلہ

مطبوعہ مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین - اب ہم حصۂ دوم **سلسلۃ الخلافہ بیان خلفای راشدین مدینہ منورہ وخلفای دمشق وبغداد ومصر** مین کچھ لکھنا چاہتے ہین واضح ہو کہ عہد نبوت خاتم الانبیا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تقریبا تیس سال پر سنہ ۱۱ ہجری مین ختم ہوا یہان سے عہد خلافت خلفائے راشدین وجانشینان خاص سلطان انبیا ومرسلین تیس سال پر سنہ ۴۱ مین انتہا کو پہونچا پھر دیگر خلفائے غیر راشدین خلفائے بنی امیہ دمشق خلفای اسپین خلفائے عباسیہ دار السلطنت بغداد خلفائے مصر کا زمانہ سنہ ۹۲۳ ہجری مین تمام ہوا جسمین سے خلفائے بنی امیہ مین کل (۹۱) سال حکومت رہی مجموعہ (۱۴) حکمران ہوئے (**خلفائے بنی امیہ دمشق**) **خلیفہ اول** - معاویہ ابن سفیان سنہ ۴۱ مین سریر خلافت پر تمکن ہوئے - **دوم** بن معاویہ سنہ ۶۰ مین - سوم - معاویہ ابن الابن معاویہ اول مین سنہ ۶۴ **چہارم** - مروان بن حکم بہی سنہ ۶۴ مین - پنجم - عبد الملک بن مروان سنہ ۶۵ مین **ششم** - ولید بن عبد الملک سنہ ۸۶ مین - **ہفتم** - سلیمان بن عبد الملک سنہ ۹۶ مین **ہشتم** - جناب عمر بن عبد العزیز رح

سنہ ۹۹ مین نہم ابو خالد بن عبد الملک سنہ ۱۰۱ مین دہم ہشام ابن عبد الملک سنہ ۱۰۵ مین
یازدہم - ولید ابن خالد سنہ ۱۲۵ مین دوازدہم ناقص بن ولید سنہ ۱۲۶ مین سیزدہم
ابراہیم بن ولید سنہ ۱۲۶ مین چہاردہم مروان بن محمد سنہ ۱۲۷ مین

(خلفای اسپین)

جنکے چار عہد ہوے انمین کل (۲۸۷) سال حکومت رہی تھی (۵۶) اطراف خلفا سلاطین حکمران رہے

(خلفای عباسیہ دار السلطنت بغداد) انمین کل ۵۲۵ سال سلطنت رہی
مجموعہ ۳۷ خلفا تخت حکومت پر فرمان روا رہے - خلیفہ ۱ اول عبد اللہ ابن محمد بن علی بن سیدنا
عباس رضی اللہ تعالی عنہ سنہ ۱۳۲ مین رونق بخش دیہیم خلافت ہوے - خلیفہ ۲ منصور دوانقی
بن محمد بانی شہر بغداد سنہ ۱۳۷ مین خلیفہ ۳ مہدی بن منصور دوانقی سنہ ۱۵۸ مین خلیفہ ۴ ہادی
بن مہدی سنہ ۱۶۹ مین خلیفہ ۵ ہارون الرشید بن مہدی سنہ ۱۷۰ مین خلیفہ ۶ امین بن ہارون الرشید
سنہ ۱۹۳ مین خلیفہ ۷ ماموں بن ہارون الرشید سنہ ۱۹۸ مین خلیفہ ۸ معتصم بن ہارون الرشید
سنہ ۲۱۸ مین خلیفہ ۹ الواثق باللہ بن معتصم سنہ ۲۲۷ مین خلیفہ ۱۰ المتوکل علی اللہ بن معتصم سنہ ۲۳۲ مین
خلیفہ ۱۱ المنتصر باللہ بن المتوکل علی اللہ سنہ ۲۴۷ مین خلیفہ ۱۲ المستعین باللہ بن معتصم سنہ ۲۴۸ مین
خلیفہ ۱۳ المعتز باللہ بن متوکل علی اللہ سنہ ۲۵۲ مین خلیفہ ۱۴ مہتدی باللہ بن واثق باللہ سنہ ۲۵۵ مین
خلیفہ ۱۵ المعتمد علی اللہ بن متوکل علی اللہ سنہ ۲۵۶ مین خلیفہ ۱۶ معتضد باللہ بن طلحہ بن متوکل بن متوکل
سنہ ۲۷۹ مین خلیفہ ۱۷ المکتفی باللہ بن معتضد باللہ سنہ ۲۸۹ مین خلیفہ ۱۸ مقتدر باللہ بن معتضد باللہ
سنہ ۲۹۵ مین خلیفہ ۱۹ القاہر باللہ بن معتضد باللہ سنہ ۳۲۰ مین خلیفہ ۲۰ راضی باللہ بن مقتدر باللہ
سنہ ۳۲۲ مین خلیفہ ۲۱ المتقی للہ بن مقتدر باللہ سنہ ۳۲۹ مین خلیفہ ۲۲ المطیع للہ بن مقتدر باللہ سنہ ۳۲۹
مین خلیفہ ۲۳ مرتبہ دوم بعد خلع المطیع للہ بن مقتدر سنہ ۳۳۴ مین خلیفہ ۲۴ الطائع للہ بن مطیع للہ
سنہ ۳۶۳ مین خلیفہ ۲۵ قادر باللہ بن اسحق بن مقتدر سنہ ۳۸۱ مین خلیفہ ۲۶ القائم بامر اللہ بن قادر باللہ
سنہ ۴۲۲ مین خلیفہ ۲۷ مقتدی بامر اللہ بن محمد بن قائم سنہ ۴۶۷ مین خلیفہ ۲۸ مستظہر باللہ بن مقتدی
بامر اللہ سنہ ۴۸۷ مین خلیفہ ۲۹ مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ سنہ ۵۱۲ مین خلیفہ ۳۰ راشد باللہ بن

بن مسترشد باللہ سنہ ۵۱۹ھ مین خلیفہ مقتفی بامر اللہ بن مستظہر باللہ سنہ ۵۵۳ھ مین خلیفہ مستنجد باللہ
بن مقتفی بامر اللہ سنہ ۵۵۵ھ مین خلیفہ مستضی بامر اللہ بن مستنجد بامر اللہ سنہ ۵۶۶ھ مین خلیفہ
ناصر الدین اللہ بن مستضی بامر اللہ سنہ ۵۷۵ھ مین خلیفہ ظاہر بامر اللہ بن ناصر لدین اللہ
سنہ ۶۲۲ھ مین خلیفہ مستنصر باللہ بن ظاہر بامر اللہ سنہ ۶۲۳ھ مین خلیفہ مستعصم باللہ بن مستنصر باللہ
سنہ ۶۴۰ھ مین۔ (**خلفائی مصر**) انمین کل ۲۲۰ سال سلطنت رہی اور مجموعہ (۱۳)
حکمران گذرے۔ خلیفہ احمد مستنصر باللہ بن ظاہر بامر اللہ سنہ ۶۵۹ھ مین خلیفہ حاکم بامر اللہ
بن محمد سنہ ۶۶۰ھ مین خلیفہ سلیمان مکتفی باللہ بن حاکم بامر اللہ سنہ ۷۰۱ھ مین خلیفہ ابراہیم
بن محمد بن حاکم سنہ ۷۴۰ھ مین خلیفہ احمد حاکم بامر اللہ بن مستکفی باللہ سنہ ۷۴۲ھ مین خلیفہ ابوبکر
معتضد باللہ بن مستکفی باللہ سنہ ۷۵۳ھ مین خلیفہ محمد متوکل علی اللہ بن معتضد باللہ سنہ ۷۶۳ھ مین
خلیفہ عباس مستعین باللہ بن متوکل علی اللہ سنہ ۸۰۸ھ مین خلیفہ داؤد معتضد باللہ بن متوکل
علی اللہ سنہ ۸۱۶ھ مین خلیفہ سلیمان مستکفی باللہ بن متوکل علی اللہ سنہ ۸۴۵ھ مین خلیفہ حمزہ قائم
بامر اللہ بن متوکل علی اللہ سنہ ۸۵۵ھ مین خلیفہ یوسف مستنجد باللہ بن متوکل علی اللہ سنہ ۸۵۹ھ مین
خلیفہ عبد العزیز متوکل علی اللہ بن یعقوب بن محمد متوکل علی اللہ اول سنہ ۸۸۴ھ مین

خلفائے راشدین دار الخلافت مدینہ منورہ

اب ہم یہان سے سلسلہ خلافت مین اونکا بیان کرتے ہین جسکے صدر نشین و رکن رکین
دین متین موجد قوانین اسلام نائبین خاص سلطان الانبیا والمرسلین یعنی اصحاب
اربعہ خلفائی راشدین ہین

خلیفہ اول۔ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ نام عبد اللہ کنیت
ابوبکر۔ لقب صدیق اکبر و عتیق قوم قریشی تیمی بڑا اشرف یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آپکے داماد ہین۔ نام والد ابو قحافہ عثمان بن عامر بن کعب بن سعد تیم بن
مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی۔ نام والدہ سلمہ ام الخیر بنت صخر بن عامر

واقعہ اصحاب فیل سے دو سال چار مہینے بعد ولادت پیغمبر آخر الزمان سے دو سال
چھ مہینے بعد بروز دوشنبہ شہر مکہ معظمہ مین پیدا ہوے اڑتالیس سال کی عمر مین داخل
حلقہ اسلام ہو کر دوازدہم ربیع الاول سنہ ۱۱ھ روز دوشنبہ عہدۂ خلافت پر متمکن ہوے
دار الخلافت آپکا مدینہ منورہ تھا تیس جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ مین روز جمعہ بعمر ترسٹھ سال
وفات پاکر بوجہ مسمومی درجہ شہادت کو پہنچے اور مدینہ منورہ مین بپہلوی مرقد مطہر
سید البشر مدفون ہوے مدت خلافت دو سال تین ماہ پانچ دن۔

حلیہ شریف۔ سپید رنگ مایل بزردی نحیف الجسم خشک رخسارہ بلند پیشانی لحیہ
شریف وسمہ حنا سے رنگین صاحب مال کثیر خوش رفتار خوش تقریر سے اتقار زنگار جواد کریم
ہمہ تن منصف عادل شجاع نرم دل غایت فصیح خوش آواز جوہر سخاوت مین سب سے
ممتاز ایکسو بیالیس حدیث آپکی روایت سے منقول ہین آپکے عہد مین قاضی حضرت
عمر تھے اور کاتب عثمانؓ ابن عفان اور زید بن ثابت عامل مکہ عتاب بن ابی العاص حاکم
بحرین وحضر موت زیاد بن ولید بن حشام ابن ابو عبیدہ جراح شرحبیل بن زید بن ابی سفیان
تھے۔ اولیات یعنی جن امور مین دوسرون سے آپ کو سبقت حاصل تھی۔

رجال مین سب سے پہلے آپ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاے۔ اول
قرآن شریف کو آپ ہی نے جمع کیا۔ اول لفظ خلیفۂ رسول اللہ آپ ہی کیواسطے مقرر ہوا
خلفا مین سب سے پہلے یہی ہین کہ اپنے باپ کی زندگی مین خلافت پائی۔ سب سے پہلے
بیت المال آپنے بنایا اہل اسلام مین سب سے پہلے لقب سے آپ ملقب ہوے یعنی عتیق صدیق

خلیفہ ثانی۔ امیر المومنین سیدنا ابو حفص عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نام عمر
کنیت ابو حفص۔ لقب فاروق اعظم۔ قوم قریشی عدوی بڑا شرف یہہ کہ سید البشر
آپکے داماد ہین نام والد خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط
بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب نام والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبد اللہ

واقعہ اصحاب فیل سے ۱۴ سال بعد ولادت پیغمبر آخرالزمان سے تیرہ سال دس مہینے پانچ دن بعد یکم محرم روز دوشنبہ شہر مکہ معظمہ مین متولد ہوے ستائیس سال کی عمر مین داخل اسلام ہوے۔ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ روز جمعہ سریر خلافت پر جلوہ فرما ہوے دارالخلافت مدینہ منورہ غرہ محرم ۲۴ھ مین روز یکشنبہ بعمر ترسٹھ برس نماز فجر کی پہلے رکعت وکان امر اللہ قدراً مقدورا پر حملہ ابو لولو سے مجروح ہوکر مرتبہ شہادت پر پہونچے مدینہ منورہ مین قریب مرقد مطہر سید البشر پہلوی خلیفۂ اول مین مدفون ہوے مدت خلافت دس سال چھے مہینے سات دن۔

دراہم و دینار پر آپکے عہد مین ایک جانب لا الہ الا اللہ دوسرے جانب عمر فاروق منقوش ہوا جماعت تراویح نماز جنازہ چار تکبیرون سے ایجاد درہ بنا بر سیاست وتعزیر مجرمین آپکے وقت سے ہی معموری کوفہ و بصرہ کثرت فتوح اسلام آپ کے عہد مین ہوے چنانچہ چار ہزار چھتیس شہر آپ کے عہد مین اسلام کے ہاتون مفتوح ہوے۔ دمشق ۱۴ھ۔ حمص ۱۵ھ۔ بعلبک ۱۶ھ مین بہ صلح۔ بصری ۱۳ھ۔ ایلہ ۱۵ھ۔ بجنک۔ علی ہذا القیاس انطاکیہ ۱۶ھ۔ کوفہ ۱۷ھ۔ اہواز ۱۸ھ۔ موکی۔ مصر۔ تستر۔ اور باسجان۔ نہاوند دینور۔ ہمدان۔ جرجان۔ حلب۔ اصفہان وغیرہ۔ و نیز چالیس ہزار مسجدین تعمیر ہوئین چار ہزار بتخانہ ویران کئے گئے ایکہزار نو سو ممبر قایم ہوے عمارت بیت المال محبس مقرر ہوے قریات اور مراعات کا وقف تاریخ ہجری کا تقرر آپکی ایجاد سے کامل یادگار ہے۔ سواد عراق کی پیمایش آپکے عہد مین ہوی خراج اور جزیہ آپکے وقت مین رعایا پر مقرر کیا گیا منشی آپ کے عبد الرحمن بن خلف خزاعی اور زید بن ثابت تھے داروغۂ بیت المال زید بن ارقم۔ اکیس مرتبہ آپ کی راے کے موافق وحی آسمانی نازل ہوی پانچسو انتالیس حدیث آپ سے مروی ہین۔

حلیہ فربہ اندام۔ دراز قامت۔ گندم گون رنگ۔ آنکھونمین سرخی غالب

لحیہ شریف انبوہ مونچھین دراز۔ بلند آواز۔ دلاور یکہ تاز۔ ہیبت و دبدبہ مین ممتاز
توریت مین انکی صفت یون لکھی ہے قرنٌ حدیدٌ شدیدٌ آمین یعنی عمر بمنزلہ چھوٹے پہاڑ کے
ہے باعتبار مضبوطی کے تیز اور سخت ہے اجرائے احکام دین مین امانت دار ہے
ملک و مال الٰہی مین۔ قاضی آپکے عہد مین حضرت عثمانؓ ابن عفان کاتب زید اور
ربیعہ اسی عہد مین بشرح ذیل آپکے جانب سے حکام مقرر تھے حاکم مکہ معقل
عبد اللہ خزاعی۔ حاکم طایف نافع بن عبد اللہ۔ حاکم بصرہ ابو موسیٰ حاکم کوفہ
مغیرہ مین شعبہ۔ حاکم مصر عمرو بن عاص۔ حاکم حمص عمر بن سعد حاکم دمشق معاویہ
بن سفیان۔ حاکم اردن عمر بن عقبیٰ۔ حاکم یمن علی بن امیہ حاکم بحرین عثمان بن ابی العاص
داو لیاقت سب سے پہلے امیر المومنین آپکا ہی لقب ہوا۔ تاریخ ہجری سب سے
پہلے آپ نے لکھی اور آپ کی راے سے یہہ سنہ قایم ہوے۔ حد الخمر مین اسی کوڑے
آپ نے مقرر کئے ام ولد کی بیع منع فرمائی۔ صلواۃ الجنازہ مین چار تکبیرین
قایم کین۔ درہ ایجاد کیا۔ زکوۃ الخیل کا حکم دیا۔ بطور دعا لفظ اطال اللہ بقائک
اور ایدک اللہ کا استعمال۔ قیام لیالی رمضان کو جاری فرمایا۔

خلیفہ ثالث ۔ امیر المومنین سیدنا ابو عمرو عثمان ابن عفان ذی النورین رضی اللہ عنہ
نام عثمان کنیت ابو عمرو لقب ذی النورین بوجہ (دو دختر آنحضرتؐ سے نکاح فرمانیکے
یکے بعد دیگرے) قوم قریش بڑا اشرف سید الابرار کے داماد ہی نام والد عفان
ابی العاص بن حارث بن امیہؓ عبد مناف بن قصی بن کلاب۔ نام والدہ اروی
بنت کرکر بن ربیعہ بن حبیب بن عبد الشمس ولادت آنحضرت سے چھہ سال قبل
بمکان ابو جہل مکہ مین متولد ہوے ربیع الثانی شب شنبہ انتقال سیدنا عمرؓ سے تیسرے
روز ۳ محرم ۲۴ھ مین سہ شنبہ کے روز سریر خلافت پر رونق افروز ہوے
دار الخلافت مدینۂ منورہ ۱۸ ذیحجہ ۳۵ھ مین روز جمعہ بعد العصر بحالت تلاوت

قرآن بغاوت اہل مصر سے اپنے مکان مین سودان بن حمران کے ہاتھ سے شہید ہوے
قطرات خون قرآن کی خاص اوس آیت فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم پر پہرے جو آجتک
مشاہد ہے تیسرے روز یکشنبہ کو جنت البقیع مین مدفون ہوے۔ مدت خلافت ۱۱ سال
۱۱ ماہ ۱۲ - دن -

حلیہ - میانہ قد قدرے مایل بدرازی موی سر انبوہ رنگ رو سرخ وسفید چیچک رو
لحیہ شریف دراز خوش صورت زیبا منظر آپکے عہد خلافت مین ہمدان ۔ اسکندریہ افریقیہ
اکثر بلاد طبرستان کالقان جرجان ملک فارس مجموعہ اٹھارہ شہر مفتوحہ شمار مین
ہین ترتیب قرآن بہ ہیئت کذائیہ جو آجتک موجود ہے آپ ہی کے عہد کی ہے آپ کے
عہد مین قاضی مدینہ منورہ زید بن ثابت قاضی مکہ معظمہ ابو ہریرہؓ قاضی شام ابو دردا
کاتب مروان وعبد اللہ بن معتد تیمی عامل مکہ عبد اللہ حضرمی عامل طایف قاسم بن
ربیعہ عامل یمن معلی بن امیہ عامل بصرہ عبد اللہ عامر عامل کوفہ ابو موسی عشری عامل
دمشق معاویہ بن ابی سفیان عامل ہمدان بشیر بن امیہ عامل رے سعد بن عیس
عامل فلسطین علقمہ بن حکم عامل بائیجان شعث بن قیس عامل اصفہان صائب بن افرع
عامل خراسان حیفت اولیات جمعہ مین پہلی اذان مقرر کی۔ لوگون کو خود زکوۃ نکالنیکا
اختیار دیا۔ حیات والدہ مین متولی خلافت ہوے۔ صاحب شرطہ معین فرمایا یعنی
کوتوال۔ مسجد مین مقصورہ تعمیر کرایا۔ اختلاف امت نے آپکے وقت مین وقوع پایا
سب سے پہلے مع اہل بیت ہجرۃ الی اللہ کی۔ قرآن شریف کو ایک لغت قریش پر
لوگون کو متفق اور جمع فرما کر مرتب کیا۔ الفاظ تفسیر جو مصاحف مین اس سے
پہلے درج ہو چکے تھے اونہین علٰحدہ کر دیا۔

خلیفہ رابع - امیر المومنین اسد اللہ الغالب ابو تراب علی مرتضی ابن ابی طالب
رضی اللہ تعالی عنہ۔ نام علی کنیت ابو تراب لقب مرتضی داماد آنحضرت زوج حضرت

فاطمہ الزہرہ بنت سید البشر و نیز برادر عم زاد آنحضرت قوم ہاشمی نام والد ابو طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب نام والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ولادت تیس سال بعد واقعہ اصحاب فیل سے تیرہ رجب روز جمعہ شہر مکہ معظمہ مین بقول بعض اندرون خانہ کعبہ واقع ہوی بعمر ہفت سالگی اقرار نبوت سے مشرف باسلام ہوے وفات سیدنا عثمان ابن عفان سے دوسرے روز انیس ذیحجہ ۳۵ھ مین شنبہ کے دن سریر خلافت پر متمکن ہوے دار الخلافۃ مدینہ منورہ ہرگاہ آپ مسجد کوفہ مین شاغل نماز تھے ابن ملجم ملعون نے باغوای قطام اپنی معشوقہ کے جسکے قرابت دار جنگ نہروان مین مقتول ہوے تھے نماز فجر کے پہلے رکعت کے پہلے سجدہ مین شمشیر زہر الود سے بتاریخ تیرہ رمضان آپ پر وار کیا اور اکیس رمضان کو بروز یکشنبہ بعمر ترسٹھ سال ۴۰ھ چالیس مین درجہ شہادت کو پہونچے جس مسجد مین مجروح ہوے وہان سے میل بھر فاصلہ پر مقام نجف الحیرۃ مین حسب وصیت مدفون ہوے مدت خلافت چار سال نو مہینے ایک دن - پانسو چھیاسی ۵۸۶ حدیثین آپ سے مروی ہین - حلیہ - میانہ قد رنگ مبارک گندم گون کشادہ دہن بدن پر گہنا بکثرت چہرہ نورانی بروشن بزرگ جسم عظیم البطن چشمان مبارک خوشنما و روشن لحیہ شریف انبوہ کلائیان تر بر دست وزور آور گہنا ہوا جسم چال مین صفائی دلمین قوت و توانائی کثیر العلم کثیر الزہد کثیر العبادت شجاعت و سخاوت مین بینظیر - اولیات آپ قوم بنی ہاشم کے پہلے خلیفہ ہین -

تکمل خلافت راشدہ سیدنا امام حسن بن سیدنا علی خلیفہ رابع رضی اللہ عنہ - نام حسن کنیت ابو محمد ولادت باسعادت ۱۵ ماہ رمضان المبارک ۳ھ مکہ معظمہ مین شہادت خلیفہ رابع سے دوسرے روز وقت صبح ۴۰ھ مین جمعہ کے دن جبکہ عمر آپ کی ۳۷ سال کی تہی سریر خلافت پر متمکن ہوے دار الخلافۃ مدینہ منورہ بمقتضای مضمون الخلافت

بعدی ثلاثون سنۃ ثم یصیر ملکا عدد واچھ مہینے جس دن خلافت پر گذرے اور خلفای راشدین
کے تیس سال کا تکملہ ہو گیا ربیع الاول سنہ ۴۱ھ مین امور خلافت سے کنارہ کشی اختیار کی
آپ کے عہد خلافت مین عبد اللہ بن عباس عامل بصرہ تھے باقی بدستور شہادت
اپکی زہر سے ماہ صفر سنہ ۴۹ھ مین واقع ہوی جنت البقیع مدینہ منورہ مین مدفون ہوے
خلفای بنی امیہ دار الخلافت دمشق معاویہ بن سفیان بن حرب بن عبد الشمس بن عبد مناف
نام والدہ ہندہ بن ربیعہ بن عبد شمس خلفائے دمشق کے پہلے خلیفہ جنکے عہد سے انتظام
ملک بطور سلطنت شروع ہوا پندرہ ربیع الثانی سنہ ۴۱ھ مین سریر آرائے خلافت ہوے
انیس سال چار مہینے مہام خلافت کو انجام دیکر اٹھہتر سال نو مہینے ایک دن کی عمر مین
سنہ ۶۰ھ مین انتقال پاکر دمشق مین مدفون ہوے انکے یادگار امور شروع خلافت مین
ایک قصر بنام مقصورہ تعمیر کیا جمعہ کی نماز اوسمین ہوتی تھی۔ ار سال نامجات کے اطراف
بلاد مین بر ید یعنی سوارونکی ڈاک آپ ہی نے ایجاد کی سوائے اسکے اور امور انتظامی
بھی انسے عمل مین آئے اپنے بیٹے کو نگاہداشت حرمت اہل بیت کی نسبت وصیت کی
منشی انکے عبد اللہ ابن اوس غسانی۔ حاجب زیاد بن نوف قاضی فضالہ مین عبد اللہ
انصاری۔ دار الخلافت انکا دمشق (خلفائے بنی امیہ کے تیسرے خلیفہ)

معاویہ دوم نبیرہ معاویہ اول نام والدہ ام خالد بنت ابی ہشام
بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ربیع الاول سنہ ۶۴ھ مین سریر خلافت پر بیٹھے تین مہینے
بائیس دن خلافت مین گذارے اور بعمر اکیس سال سنہ مذکورہ مین وفات پای دمشق
مین مدفون ہوے ان کے زمانہ مین اہل حجاز سے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو عراق
عرب و عراق عجم و خراسان وغیرہ کا حاکم قرار دیا اور دار الخلافۃ دمشق ماتحت ممالک
شام و مصر و افریقہ تھے جنکی صلاحیت مشہور و معروف ہے۔ منشی ریان بن مسلم حاجب
مسلم۔ بن عتاب خلفائے بنی امیہ کے پانچوین خلیفہ عبد الملک بن مروان رمضان سنہ ۲۶ھ

فرمان خلیفہ عبدالملک بنام سرداران اسلام

مین پیدا ہوے رمضان ۶۵ھ مین سریر خلافت پر بیٹھے - اکیس سال تیرہ دن خلافت کی شوال ۸۶ھ مین بعمر ۶۰ سال انتقال کیا دمشق مین دفن ہوے - یہہ جوانمرد اور شجاع تھے اپنے عہد مین بجنگ و جدال عراق وغیرہ پر قابض رہے خلافت سے پہلے البتہ عابد و زاہد ہونیکے ساتہہ موصوف تھے نام والدہ عایشۃ البیضا بنت معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص بن امیہ قاضی وقت ابو ادریس خولانی منشی اسکے روح حاجب ابو یوسف یعقوب کوتوال کعب بن خویلد انکے خلافت سے پہلے ملک عرب مین کوئی دار الضرب نہ تہا سکہ قیصریہ چلتا تہا آپ نے حکم جاری کیا ممالک اسلام مین ہمارے سکہ کے سوا کسی دوسرے کا سکہ نہ چلے قیصر روم اس بات سے بوجہ نقصان کے ناخوش ہوا اور آپ کو ایک خط لکہا جسکا مضمون یہہ تہا اگر آپ نیا سکہ جاری کرینگے تو ہم اپنے سکون مین خلفای راشدین پر گالیان کندہ کرینگے اگرچہ عرب اس سے خایف ہوے لیکن عبد الملک کچہہ خایف نہ تھے بلکہ خط کا جواب بھی نہ لکہا اور شاید کہ جو لشکر کسی بلاد روم پر اونکے بیٹے نے روانہ کیا اوسکا منشا یہی ہو - جسکا ملخص ہم ذیل مین درج کرتے ہین - خلیفہ عبد الملک نے ہرگاہ اپنے فرزند مسلمہ کو بلاد روم پر بہیجنے کا ارادہ کیا حاکم عراق و خراسان حجاز حاکم بصرہ حاکم یمن وغیرہ کو دار الخلافت مین جمع کرکے نہایت عظمت و شان سے ایک خطبہ فصیح و بلیغ پڑہا جسکا مختصر مضمون یہہ تہا - اے اہل اسلام دشمنون نے تمپر ایذا رسانی کا ارادہ کیا اور دندان طمع تیز کئے ہین تم خاموش بیٹہے ہو اور اون ذلیلون کی نظر مین حقیر معلوم ہوتے ہو شغل جہاد تمنے کچہہ نہین سمجہا تمکو معلوم ہے کہ دشمنان دین کے ساتہہ جہاد کے لئے خالق جہان آفرین نے کیا کچہہ وعدہ کیا ہے تمہارے جمع کرنے سے میری غرض یہہ ہے کہ تم لوگون کی اعانت سے ایون روم کے ساتہہ جہاد کا قصد رکہتا ہون اپنے فرزند مسلمہ کو تمپر سردار کیا ہمیشہ اسکے مطیع و فرمان بردار رہنا بعد تقرر حکام و اطلاع احکام ضروری مسلمہ کیطرف متوجہ ہوے کہ اے فرزند

اسس فوج پر تمکو حاکم مقرر کیا بہ معیت ان دلاوران روزگار کے روم یعنی
الیون پر یورش کرکر ہمیشہ اہل فوج کے ساتہہ غایت سہولت و آسانی و شفقت
و مہربانی پیش آنا زنہار ان پر ظالم نہونا ہرگز ہرگز مغرور نہ بنا اور سواے
اسکے وصایاے ضروری سے اسکو متنبہ کیا پہر فوج کیطرف متوجہ ہوکر ظاہر کیا
جان لو کہ مسلمہ میرا بیٹا میرا تیر میری تلوار ہے تم خوب جانتے ہو کہ میرے شجر امید
کا یہہ عمدہ پہل ہے بلکہ جس جسد عنصری کو عبد الملک کہتے ہین اوسکی جان ہے
مین نے اسکو اللہ کے نذر کیا اسکا خون اور گوشت پوست رضاے الہی مین دیا تم
اوسکی مدد کرو اسکے بازو بنو بڑہے تو اسکے ساتہہ بڑہو اگر کوتاہی کرے تو بڑہاؤ
خوف کرے شجاعت سکہاؤ پہر مسلمہ کو گلے سے لگایا اور اپنے ہاتہہ سے دو تلوارین
اسکے ہاتہہ مین دین اور اسپ صبا رفتار پر سوار کرکے رخصت کیا مسلمہ بہ جماعت
مسلمانان بتاریخ یکم رجب روز جمعہ بعد نماز ظہر دار الخلافہ سے روانہ ہوے کہ
جب طرطوس پہونچے چند آدمیونکو اقامت شہر پر متعین کیا اور آگے بڑہے
ہرگاہ قریب شہر عموریہ کے پہنچے حسب تعلیم عبد الملک اپنی فوج کو ترتیب دیا
اور آپ قلب فوج مین قایم ہوے حاکم شہر کی جانب سے ایک سپہ سالار
بطریق نامی انکی خبر سنکر مقابل ہوا اہل اسلام کی فوج طلایہ نے جنکا سردار بطال تہا
بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا حتی کہ بطریق شکست پاکر فرار ہوا اور اہل اسلام
کی کل جمعیت نے فراہم ہوکر یورش کی ایک رات دن کامل معرکہ
آرا رہے اور غنیم کو دوسرے روز مقابلہ سے ہٹا دیا شمعون حاکم شہر
کے ساتہہ ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی جمع تہے اثناے معرکہ مین کہ بازار
جدال قتال طرفین مین گرم تہا عبد الرحمن ابن صعصعہ نے سردار اہل اسلام کے
خدمت مین عرض کیا شمعون مقتول ہوا اب شہر پر یورش کیجئے یہ اسی گفتگو مین تہے

کہ بطال سردار طلایہ اوس گیرسے دین معون کا سر لئے حاضر ہوئے دفعتاً
لشکر اسلام نے یورش کی اور شہر کو خالی کر لیا سوا عورتون لڑکون کے
سب نامرد گریز کر گئے تھے جب یہہ قلعہ فتح ہوا مال غنیمت ایک لاکہہ دس ہزار
دینار نقد جو اوس وقت کی اشرفی تہی بارہ ہزار گلہ گوسفند ایک لاکہہ
چہہ سو گہوڑے اہل اسلام کے ہاتہہ آئے کفار مقتولین کا حساب معلوم نہین
اس تمام معرکہ مین چہہ سو تیس آدمی شہید ہوئے حسب الحکم خلیفہ وقت
بعد تقسیم مال غنیمت اس شہر سے کوچ کیا۔ اور شہر سقفوریہ کو جا کر محاصرہ کیا جسکا
حاکم سقفور اکبر تہا اسکے پاس ساٹہہ ہزار سوار کی جمعیت تہی جسکو ساتہہ لیکر
مقابلہ اہل اسلام پر شہر سے نکلا اور وہ سخت یورش کی کہ لشکر اسلام نے
لشکرگاہ اپنا چہوڑ دیا اور لوگ بددل ہوئے رجا بن حیات نے لشکر
اسلام مین باآواز بلند پکارا اے اہل عراق اے اہل دین صلیب و بتونکی
پرستش کرنے والون سے گریز تاکے کیا اب جہاد پر رغبت نکرسکے کیا انکے
طرف متوجہ ہوکے خبردار خبردار پہر جاؤ اور کفار کے مقابل آؤ تم اللہ کی مدد
کرو اللہ تمہاری مدد کریگا اسکی اس شیر آواز نے اہل اسلام کے دلون پر ایسا اثر کیا
کہ سب کے سب کمرہمت باندہکر فراہم ہوئے اور طلایہ دار محمد بن مروان و دیگر
سردار بلکہ خود مسلمہ بپا پیادہ غنیم کیطرف دوڑ پڑے سقفور نے مسلمہ پر تلوار کا
ایسا وار کیا کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑے جس سے اہل اسلام مین تزلزل
پیدا ہوا تہا کہ مسلمہ نے آواز دیا بفضل الٰہی مین زندہ ہون آواز اپنے سردار
کی سنکر جمیع اہل اسلام نے پہر یورش کی اب رات ہوگئی عین معرکہ آرائی مین
بطال سردار طلایہ نے شہر پر اپنا لشکر پہنچا دیا ادہر سقفور مع اہل فوج بے شمار
مقتول ہوا غنیم کے لشکر سے بقیہ فوج جو شہر کیطرف واپس گئی شہر مین داخل ہونے سے پہلے

بطال جرات شعار نے اونمین سے بعض کو دست بدست داخل شہر خموشان کیا
اور بعض کی مشکین باندہکر اپنے ساتہہ لیا اور بے تکلف شہر مین داخل ہوے
عورتون بچون کو مقید کیا اموال غنیمت چہہ لاکہہ دینار نقد نکلے اس معرکہ
مین پانچسو آدمی لشکر اسلام کے مقتول ہوکر شہید ہوے مظفر و منصور
بیس دن یہان اقامت کئے بعد کوچ کیا اور سماواے کبری کا محاصرہ کیا
یہہ شہر بہت بڑا تہا جسمین چار دروازہ نہایت مضبوط نصب تہے حاکم
اسکا ایفر نطیون بطریق تہا انکی خبر سنکر قلعہ بند ہوا اور برج فصیل پر قلعے کے
منجنیق قایم کئے لشکر اہل اسلام مین بہی بمقابلہ اوسکے نہایت چستی و چالاکی
کے ساتہہ بہت جلد منجنیق کے جواب شافی مقرر کر دئے گئے قصہ مختصر
چالیس دن تک برابر طرفین مین معرکہ آرائی رہی اور غلبہ کسیکا ظاہر نہوا
اس اثنا مین حاکم شہر نے سردار اہل اسلام مسلمہ کی خدمت مین ایک مضمون
اس درخواست کا لکہا اگر آپ مجکو امن دین دروازہ شہر کا کہول دون
آپ نے بطال طلایہ دار کو روانہ فرماکر امن دی وقت شب حسب وعدہ
غنیم نے دروازہ شہر وا کیا بمجرد دروازہ کہلنے کے مسلمہ جبری روزگار
داخل شہر ہوکر سخت مقابلہ مین مصروف ہوے حاکم شہر یہہ سانحہ
عجیب دیکہکر دوسرے دروازہ کی راہ سے شہر چہوڑ کر چلدیا لشکر
اسلام نے ضعیفون اور عورتون بچونکو مقید کیا اس معرکہ مین قریب
نو آدمی کے لشکر اسلام سے شہید ہوے مال غنیمت بکثرت بلا بعد تقسیم
مال بظفر و اقبال جنگ و جدال سے فراغ پاکر لشکر اسلام نے یہان سے
کوچ کیا - بعزم تسخیر شہر مسیحہ روانہ ہوے - عین راستہ مین شماس
سردار مقدمہ فوج افر نطیون اسی ہزار فوج کے ساتہہ مقابل ہوا اور

سماواے کبری کو چالیس دن
تک بعد جدال و قتال
محاصرہ شہر
کے بعد فتح کیا

شہر مسیحہ پر حملہ

واقعی بمقابلہ اہل اسلام نہایت جرات سے بڑہا جس سے اہل اسلام پسپا ہوکر
مقام سما دا مین الٹی راہ مین غنیم آپہنچا اور پہر باہمی جدال وقتال چہڑ گیا اس ہوم ہوم کے
معرکہ مین اگرچہ پلٹے رہ سو مسلمان راہی دار البقا ہوے مگر شماس کو بہی فنا
نصیب ہوی باستماع قتل شماس خود افریطون آکر لشکر اسلام کے مقابل ہوا
ادہر سے بہی خوب یورش ہوئی اور اکثر امرا اسلام مجروح ہوے بطال
طلایہ دار اسلام نے بڑی دلاوری اور جوانمردی سے حملہ کیا مگر زخم شمشیر سے
مجروح ہوے ضحاک بن یزید بشجاعت پیش آئے مگر عین مقابلہ مین شہادت
پائی محمد بن عبد العزیز پر گہوڑے کے مارے جانے سے بحالت پیادہ پائی افریطون
نے ایسا حملہ کیا کہ یہہ بہی ادہر شہید ہوے ان دو سرداروں کے شہادت
پانے سے مسلمان درہم ہوے سپہ سالار لشکر اور بطال طلایہ دار نے
بعد افاقہ پانیکے باوجود مجروحی غنیم پر حملہ کیا بالآخر بطال نے تلوار کا ایکوار
افریطون کے سر پر دیا جس سے فی النار ہوا لشکر اسلام نے غلغلہ اللہ اکبر
بلند کیا اسی حالت مین بہیئت اجتماعی لشکر اسلام نے افریطون کا سر
تیزہ پر رکھکر شہر سیحیہ کیطرف عنان توجہ کو منعطف کیا اور بہت جلد داخل
شہر ہوے اور خوب قتال کیا عورتوں لڑکوں کو مقید کیا علاوہ اسباب
منقولہ کے دس لاکہہ بائیس ہزار دینار نقد مال غنیمت ملا یہہ شہر جو کنارہ
فرات پر واقع ہے بلاد روم سے بہت بڑا شہر شمار کیا جاتا تہا جسکے آٹھ
دروازہ تہے آبادی کثیر اطراف مین نہایت سرسبزی جو شہر اہل اسلام
نے فتح کئے باعتبار بلاد شام انپر مسلمہ کی حکومت تہی الغرض لشکر اسلام
چہہ مہینہ سیحیہ مین رہا مسلمہ نے اطلاع دی کہ خلیفہ وقت یہان سے راہی
ہوکر شہر بوش مین پہنچا یہ اگرچہ بہت بڑا شہر نہ تہا مگر حاکم ہے الیون قیصر روم سے

[illegible]

سوار اور پیادے مدد لیکر پچاس ہزار آدمی کو مجتمع کر لیا تھا باوجود اسکے شجاعان
عرب کے مقابل آکے مارا گیا شہر پر اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا اس چھوٹے سے
شہر مین مال بکثرت ملا چنانچہ چھہ لاکھہ اوقیہ طلا ہاتھہ آیا اوقیہ دس تولہ کا
ہوتا ہے بعد فتح شہر یوش لشکر اسلام نے قسطنطنیہ کے طرف توجہ کی ان کل
بلاد مفتوحہ مین منجانب مسلمہ حکام مقرر کر دیے گئے تھے الغرض ساحل دریا پر
پہنچکر بذریعہ عاملین جہازون کشتیون کا سامان کیا گیا تین دن تک جنگ بحری
ساحل قسطنطنیہ پر قایم رہی پہر جزیرہ قسطنطنیہ پر اوترے سپہ سالار
لشکر اسلام نے وہان پہنچتے ہی ایک شہر بنام مدینۃ القہر چھہ میل طویل
وعریض آباد کیا اوسمین نہایت عمدہ ایک مسجد جامع تیار کی جسمین سات سال
اتفاق اقامت رہا اسمین برابر محاصرہ قلعہ کرتے رہے راوی معتبر
بیان کرتے ہین سیب کے درخت ہمنے جمائے اور اوسکے پہل کہائے غرض
سات برس لشکر اسلام اور رومیان قسطنطنیہ مین برابر جدال وقتال رہا
ایک مرتبہ درِ قسطنطنیہ پر لشکر اسلام پہنچا اور سات دن تک اقامت کی
ہنگامہ رستخیز گرم رہا جسمین چھہ سو رومی مقتول ہوے جب یہان تک
طول کی نوبت پہونچی بادشاہ روم نے مسلمہ کے نام ایک خط ارسال کیا
جسکا حاصل مضمون درخواست صلح کی تھی باقرار سالانہ ادای زر معین دس ہزار
اوقیہ چاندی اور چھہ ہزار اوقیہ سونہ یا پنچہزار رکمہ اس خط کے جواب مین
مسلمہ سردار لشکر اسلام نے یون تحریر کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم مسلمہ
ابن عبد الملک کے طرف سے ملک روم الیون کے نام جو کچھہ میرا
ارادہ ہے تجھے معلوم ہو اللہ تعالے عنقریب تجھے ہلاک کریگا میری
مدد کیواسطے بہت جلد لشکر اسلام شام سے آنیوالا ہے جسکا

ایک ایک آدمی نہایت رعب اور شدت قوت والا تجربہ کار اعلی درجہ
کا ہشیار و دین دار ہے وہ تیرے قتال کا قصد رکھتے ہین جسمین جنت
کی طلب ہے نہ طمع دنیوی تجکو جیسے حیات سے محبت ہے ویسیقدر
اونکو موت سے الفت اور در باب صلح یہہ کہا جاتا ہے خبردار تا وقتیکہ
شہر قسطنطنیہ مین داخل نہو جاؤن وطن کو نہ پہرونگا اس قسم کو اگر پورا کردیا
بہتر ہے ورنہ یہین اپنی جان دونگا یا اس قلعہ کو فتح کر لونگا اور
مال دنیوی کچہہ چیز نہین یہہ خط جب الیون کو پہونچا در شہر پر آیا اور
اور مسلمہ کو بغور دیکھا سات ہزار مرد جرار صف بستہ دروازہ پر
پائے دل پر رعب چہا گیا مسلمہ نے اوس سے کہا مین بغیر شہر مین داخل ہوئے
ہرگز نہ مانونگا الیون نے کہلا بہیجا آپکو تشریف آوری شہر کے لئے
امن دیجاتی ہے بشرطیکہ آپ تن تنہا آئین مسلمہ نے اس بات کو باین
شرط مؤخر منظور کیا اور کہلا بہیجا میری واپسی تک در شہر بند ہونے پائے
طلایہ دار لشکر بطال آدمیون کے ساتہہ دروازہ پر قایم رہیگا۔
الیون نے یہہ منظور کیا شرط بدآ دروازہ قلعہ قسطنطنیہ وا کیا جو سات
برس سے یعنی جب سے لشکر اسلام محاصرہ کئے وارد جزیرہ ہذا تہے کسی دن
نہ کہولا گیا تہا حسب فرمان مسلمہ بطال طلایہ دار مستعد و ہوشیار
گوش بر آواز مردان جنگی جرار کے ساتہہ دروازہ پر ٹہیرے رہے
اولاً امیر المومنین نے وصیت کی اگر نماز عصر کے بعد معاودت نکرون
تو سمجہنا میرے ساتہہ غدر ہوا پس فوراً داخل شہر ہوکر قتال شروع
کر دینا محمد بن مروان کو بجائے میرے امیر لشکر قرار دینا یہہ فرمان
واجب الاذعان سنکر سبز گہوڑے پر سوار ہوے لباس سفید

زیب تن عمامۂ عربی سر پر دو شمشیر زیب کمر سنان جان ستان ہاتہہ مین
بصد صولت و شوکت تنہا بلا خوف و خطر داخل قلعہ ہوے دو طرفہ روم کی
فوج پرا جمائے کہڑی تہی اس جرات شوکت سے جب قریب قصر شاہی کے
پہنچے بنا بر استقبال الیون بیرون قصر نکل آیا ہاتہہ پر حسب ضابطہ ملاقات
بوسہ دیا مسلمہ نے دریافت کیا کہ آپکا بڑا کنیسہ کدہر ہے مین دیکہنا چاہتا ہون
حسب اشارہ گہوڑے پر سوار داخل کنیسہ ہوے وہان جاکر طرفہ شگوفہ دکہلایا
صلیب طلای مرصع کرسی پر رکہی تہی جسمین یاقوت و زمرد نصب تہے اوسے
اوٹہا کر اپنی خرجی مین رکہہ لیا پادریون نے مزاحمت چاہی مگر الیون ساتہہ
تہا فوراً مقتضائے ہوشیاری اونکو اس امر سے باز رکہا کہ ہم بعوض اسکے
دوسری صلیب رکہوا دینگے ادہر مسلمہ نے قسمیہ کہا کہ بغیر صلیب کے باہر
نہ نکلونگا یہہ کہکر چلا الیون ساتہہ ساتہہ ہے بیچ شہر مین پہونچکر نیا کرشمہ
دکہایا صلیب کو خرجی سے نکالکر نیزہ پر چڑہایا جس سے اہل روم برافروختہ
ہوے لیکن کیا کرسکتے فرمان شاہی سے مجبور ادہر جملہ اہل اسلام کا
خوف دامنگیر الغرض بامن و امان دروازہ شہر سے باہر آئے اہل اسلام
نے جب دیکہا کہ مسلمہ اپنا سردار صحیح و سالم آیا باواز بلند نعرۂ تکبیر کا شور
کیا اور سب کے دلون مین غایت مسرت نے اثر جتی کہ مسلمہ بہ جمعیت ہمراہی اپنے
شہر مین جو لشکرگاہ اسلام تہا قیام کیا بعد چند روز کے بنام الیون رسال
زر مقررہ کیواسطے خط لکہا جسکے جواب مین دس ہزار چاندی چہہ ہزار اوقیہ
سونا پانچہزار سکہ ایک تاج مرصع جواہر و یاقوت کا جو خاص قافلہ سالار
اسلام کیواسطے تہا باستدعاء قبول اوسکے ہمراہ ایک خط بہیجا جب یہہ
پیشکش مسلمہ کو پہنچا حمد الٰہی بجا لائے عرض لشکر سے معلوم ہوا کہ اسوقت

چوالیس ہزار آدمی اہل اسلام باقی ہین بعد تقسیم مال غنیمت مسلمہ نے
ایک خطبہ مشتمل بر حمد الہی و نعت رسالت پناہی حضار کو سنا کر ظاہر کیا
ای گروہ اہل اسلام اس سات برس کے عرصہ مین ۔ مین سخت شدت
الم مین مبتلا رہا لیکن تمکو اوسپر مطلع نکیا مبادا کہ جہاد سے منہہ موڑو سستی
و بد دلی سے لشکر کو چہوڑ دو واضح ہو کہ میرے والد ماجد امیر المسلمین خلیفہ
عبد الملک نے سات برس کا عرصہ ہوا کہ اس ملک ناپائیدار سے
انتقال کیا بجائے اونکے میرے بہائی سلیمان مسند خلافت پر متمکن ہوئے
اہل اسلام نے یہہ خبر حسرت اثر سنکر سخت افسوس کیا راوی کہتا کہ
جزیرۂ قسطنطنیہ مین تین مہینے بنا بر انتظام جہاد لشکر اسلام کے مجاہدین
حجاز نے توقف کیا اس عرصہ مین مسلمہ نے الیون قیصر روم کو اس مضمون کا
خط لکہا بموجب تمہاری درخواست کے مین نے تمہارے شہرون کو
چہوڑا اور تمکو امن دی مگر ایک بات تمسے کہے جاتا ہون کہ میرے لشکرگاہ
مدینۃ القہر کی جامع مسجد بجنسہ قایم رہے زنہار زنہار اوسکا ایک پتہر
ایک لکڑی اپنی جگہہ سے جدا نہ کی جائے اگر اسمین سر مو تغیر ہوا تو مین
واپس ہو کر تمپر یورش کرونگا اور قطعاً تمکو ہلاکت دکہلاونگا البتہ باقی
عمارت شہر کا تمہین اختیار رہے بجواب نامہ ہذا الیون نے لکہا آپکے
خط کا مطلب معلوم ہوا بسر و چشم یہہ حکم آپکا منظور آپکے قیام کی حالت
مین مین شہر قہر مین ہرگز نجاونگا اور رب مسیح کی قسم کہا کے کہتا ہون کہ جب
زندہ ہون مسجد کا ایک پتہر تک منہدم نہونے پائیگا اور تا حیات خود اس
عہد کے خلاف نکرونگا اسوقت ایکہزار رکمہ ہزار اوقیہ سونا ہزار تہان
تحفتاً ارسال خدمت ہین امید کہ قبول فرمائیے مسلمہ نے خط پڑہا اور ہدیہ

قبول کیا زان بعد بطال طلایہ دار کو حکم دیا لشکر اسلام جہازون پر سوار ہو تا وقتیکہ سب آدمی عبور نکر گئے خود بہراہی سو سوارون کے بہت مردانہ وہ گیا نہ شہ عان عرب شہر قہر مین مقیم رہا جب سب روانہ ہوچکے تو دروازۂ قسطنطنیہ پر جا کر الیون کو بلایا جب وہ آیا مصافحہ کیو اسطے ہاتھ بڑہایا مسلمہ نے اپنا ہاتھ بچایا اوسنے پاؤن پر بوسہ دیا اور غایت احسان کا اظہار کیا مسلمہ نے بعد ملاقات آخری اوسے رخصت کیا اور جزیرۂ قسطنطنیہ چھوڑ کر ساحل دریا پر پہنچا مسلمانون نے تکبیر کہی اور خوشی کا نعرہ بلند کیا سات دن وہان توقف رہا وہان سے مسیحیہ پہونچے جو اپنا مفتوح شہر تھا لکھا ہے کہ الیون نے انکے چلے آنیکے بعد تمام شہر قہر کو ویران کیا لیکن مسجد سے بالکل تعرض نکیا الغرض لشکر اسلام بعد انتظام مسیحیہ سے سقفوریہ پہنچا یہان عرض لشکر سے معلوم ہوا کل لشکر اسلام کے ۲۵ ہزار آدمی باقی ہین بقیہ ان تمام معرکون مین شہید ہوے اور جب عہد خلافت عمر بن عبد العزیز کا پہونچا اونہون نے ایک خط انکے طلب مین لکہا کہ بفور مطالعۂ خط ہذا مع لشکر اسلام تسخیر استنبول سے دست بردار ہوکر اپنے کو دار الخلافت پہنچاؤ مسلمہ نے حسب فرمان خلیفہ وقت طبریہ پہنچکر اہل لشکر کو اپنے اپنے گہر جانیکی رخصت دی اور آپ خاص خاص امرا کو ہمراہ لیکر داخل دار الخلافت دمشق ہوے بعد باریابی دربار خلیفہ وقت نے انکو اس فتح یابی کی مبارکباد دی۔

ولید بن عبد الملک خلفائے بنی امیہ کا چھٹا خلیفہ جو سنہ ۸۶ ہجری مین

پیدا ہوا اور شوال ۹۶ھ مین تخت خلافت پر بیٹھا نو سال آٹھ مہینے پندرہ دن
بعمر ۴۹ سال پندرہ جمادی الثانی ۹۶ھ مین راہی ملک بقا ہوکر دیر حران
دمشق مین دفن ہوا بقول اہل شام افضل خلفائے بنی امیہ تھا تلاوت قرآن
پر بہت مستعد تہا شہر دمشق کی جامع مسجد اسکی یادگار ہے مسجد نبوی مین
اسہی نے توسیع کی بیت المقدس کی مسجد اقصی تعمیر کی جو لوگ رعایا
مین چلنے پہرنے سے معذور تھے بیت المال سے انکے لئے وظیفہ اور
خدمت کے لئے ایک ایک خادم مقرر کیا جزامی معذورون
کے لئے علیحدہ مکان بنوا دئے خوارزم سمرقند بخارا فرغانہ ماوراء النہر
دیار کابل ملتان وغیرہ اسکے عہد مین مفتوح ہوئے امرائے عہد
اسکے سخت ظالم و سفاک گذرے ہین اب ہم منجملہ فتوحات کے فتح سمرقند
فتح سوس فتح اندلس نہایت مختصر بیان کرتے ہین - فتح سمرقند
جسپر قتیبہ بن مسلم حاکم خراسان بڑا شجاع اور آزمودہ کار جنگ و پیکار تھا
بہیجا گیا قتیبہ بہ سپا لاری لشکر جرار بعد فتح بخارا حسب الحکم روانہ ہوکر
سمرقند پہنچا وہان جاکر محاصرہ کیا حصار اس شہر کا نہایت قلب و مستحکم
تہا لہذا محاصرہ کو ایک عرصہ گذرا حاکم شہر نے پیغام بہیجا اگر تمام عمر
اس قلعہ کا محاصرہ رکہو ہرگز فتح نصیب نہوگی اسلئے کہ ہماری اگلی
کتابون مین فاتح شہر ہذا کا نام پالان لکہا ہے اوسی پر فتح منحصر ہے
یہہ سنکر قتیبہ نے جواب کہلا بہیجا پالان میرا ہی نام ہے قتیبہ عربی مین
پالان کو کہتے ہین حاکم مذکور نے اس بات پر کچھہ التفات نکیا قتیبہ نے
ایک عجیب چال چلی چند صندوق بہت جلد طیار کرائے اس حکمت سے
کہ اوپر اور نیچے دونون طرف اسکے پٹ رکہے اوپر کا باہر کی جانب سے

کشادہ ہوتا اور نیچے کا اندرونی جانب سے کہلتا بعد اس کارگزاری کے
ہر ہر صندوق مین ایک آدمی مسلح بٹہا کر مقفل کردیا حاکم قلعہ مذکور کو
لکہا ہمارا ارادہ یہان سے جانیکا ہے لشکر مین مال بکثرت ہے جسکی باربرداری
مشکل و دشواری سے خالی نہین اگر کچہہ صندوق تم بحفاظت بر وقت طلب
ہمین واپس دو بڑی مہربانی ہوگی حاکم مذکور نے انکا دفعیہ غنیمت جان کر
اس استدعا کو قبول کیا چنانچہ وہ صندوق لشکر اسلام سے شہر مین
روانہ ہوے جب شہر مین پہونچے رات کا وقت تہا فوراً اسکے اندر سے
مردان جرار نے نکلکر قتال شروع کیا اور بقیہ فوج کو بھی اندر بلا لیا
اور اس ترکیب سے قلعہ مذکور دست کفار مغرور سے نکلکر قبضہ وتصرف
اہل اسلام مین آیا ۔ طلیطلہ اور ممالک کو شہر سوس تک انہی نے فتح کیا
عرب کے ذی علم تعلیم قرآن و تبلیغ احکام شرایع اسلام و ایمان
کے لئے جابجا مقرر کئے ۔ طارق حاکم طنجہ جو بہت بڑے دلیر تھے اس عہد
مین تسخیر اندلس پر بہیجے گئے یہہ شجاع اور دلیر بہ سپہ سالاری افواج
جنمین کچہہ عرب بہی تہے براہ دریا جزیرہ خضرا مین اترے اور جبل الطارق
کو لشکرگاہ قرار دیا جو آجکل جبل الٹر کہلاتا ہے یہہ پہاڑ دریا مین واقع
ہے بعد فتح اندلس یہہ ایک مستحکم قلعہ بنا دیا گیا تہا جسکی روک سے
اہل فرنگ بحر عرب کے طرف نہین آسکتے تہے الغرض یہہ جبل طارق
کے لئے جبل طور ہوا حسن اتفاق سے رویت پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شب مشرف ہوا و نیز از جانب سید البشر
فتح یابی ملک سے مبشر بعد بیداری طارق نے اس مبارک پہاڑ سے
مع فوج ظفر موج اتر کر طلیطلہ کو جو اندلس کا بڑا شہر تہا محاصرہ کیا حاکم

حاکم شہر تدمیر نامی نے ور د لشکر اسلام کی خبر پاکر اپنے بادشاہ زریق سے مدد طلب کی وہ ستر ہزار سوار سے مدافعت طارق کے لئے آپہنچا اور ہنگامہ کارزار گرم ہوا زریق تخت روان پر سوار تہا سر پر چتر مرصع جواہر یاقوت کا گردش مین رو برو پردہ دیباج نصب یمین و یسار زردنشان مقابلہ اسکے طارق ذیشان وارد میدان مصاف شمشیر خارا شکاف ہاتہہ مین شجاعان حملہ آور و نبرد آزمایان دلاور کو ہمت دلاکر حوصلہ بڑہا کر جانب تخت بڑہا جس سے محافظان تخت سامنے سے ہٹ گئے اور کائی کیطرح آناً فاناً پہٹ گئے یہ بجلی کیطرح کوند کر قریب تخت پہنچے اور ایسا وار تلوار کا اس سردار لشکر پر کیا کہ دو ٹکڑے ہو کر رخت ہستی کو چہوڑ گیا فوج کفا متزلزل ہوی فرار پر قرار پکڑا طارق کو فتح نصیب ہوی جہٹ شہر طلیطلہ پر قبضہ کر لیا پہر آگے بڑہا اور ممالک ملحقہ کو فتح کرتا چلا گیا اوسی وقت سے ممالک اندلس قبضہ اسلام مین آئے اور تقریباً آٹھ سو برس تک بصد شوکت و شان سلطنت اسلام اسمین قایم رہی ہے جہان بڑے بڑے علمائے نامی محدثین وغیرہ گذرے ہین اعال صرف عمارت اسلام کی عمارات کا کچھہ کچھہ پتہ چلتا ہے مثلاً اوس زمانہ کا دار العدالت جو آج الحمرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے تاسف اسلام کے لئے اسقدر بھی کافی ہے - حاجب سعید - اور قیقاع - آخر منشی عبید بن بلال انہنے اونیس فرزند چہوڑے - سلیمان بن عبد الملک خلفائے بنی امیہ کا ساتوان خلیفہ جو ۵۴ھ مین پیدا ہوا اور ۹۶ھ مین سریر خلافت پر بیٹہا دو سال سات مہینے پندرہ دن کے بعد بعمر ۴۵ سال انتقال کیا

فتح جرجان

ارض حمص کے دیر سمعان مین دفن ہوا اپنے عہد خلافت مین اپنے بہائی
مسلمہ بن عبد الملک کو جنکی فتوحات بقاً حیز تحریر مین آئین) بہ سپہ سالاری
افواج جرار تسخیر قسطنطنیہ پر دوسرے مرتبہ روانہ کیا ہنوز فتح یاب
ہونے پائے تھے کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوے انہون نے واپس
بلا لیا انکے عہد مین یزید بن مہلب حاکم عراق وخراسان نے طبرستان
کی فتح مین بہت کچہہ کار نمایان کئے۔ ایک لاکہہ فوج جرار سے جرجان
پر حملہ کیا بعد سخت معرکہ آرائی کے جرجانی اپنے عقل کے دشمن جانکے
آشنائے ہزیمت ہوے۔ سپہ سالار اسلام نے ہزارون کو فی النار
اور ہزارونکو گرفتار کر لیا مال غنیمت بکثرت ہاتہہ آیا۔ اسکے بعد
طبرستان کیطرف متوجہ ہوا نواحی شہر مین پہنچکر وہان حاکم سے مقابل
ہوا بڑے بڑے معرکون کے بعد نوبت بصلح پہنچی۔ چنانچہ حاکم طبرستان نے
ساٹہہ لاکہہ درہم چارسو غلام مع چارسو طبق طلای جنمین پارچہائے
نفیس طیلسان وغیرہ تھا بخدمت یزید بن مہلب سپہ سالار اسلام
ہدیہ روانہ کئے مرسلہ قبول کرنے کے بعد بھی مقابلہ سے باز نہ آئے
لیکن جرجان پر جسمین بعد انکے آنیکے غدر مچا دیا تہا چڑہائی کے
سات مہینے لشکر اسلام نے اس قلعہ کا محاصرہ کیا جسمین حاکم باغی بند تہا
یہہ قلعہ ایک پہار پر واقع تہا جسپر فتح پانی سخت دشوار تھی اہل اسلام
متردد تھے حسن اتفاق سے ایک روز کوئی مصاحب یزید کا ایسے
موقع پر پہنچا جہان اپنی دانائی سے راستہ اوس پہاڑ کا معلوم کر لیا
اور فوراً خدمت سپہ سالار لشکر اسلام مین حاضر ہو کر عرض رسا ہوا
کہ راستہ قلعہ کا مین نے معلوم کیا چہار ہزار درم انعام عطا فرمائے

سپہ سالار نے اوسیوقت چہار ہزار درم عنایت فرما کر بہمراہی ایکہزار چار سو سپاہی شخص مذکور کی رہنمائی سے سمت قلعہ روانہ کئے دوسرے دن وقت ظہر تین سو آدمیون سے براہ معلوم داخل قلعہ ہوئے عورتون لڑکون کو قید کیا حاکم قلعہ کو با نواع عذاب قتل کیا قلعہ مسمار کر ڈالا یہہ قلعہ شہر جرجان سے جدا تھا بعد اس فتح یابی کے جرجان کا محاصرہ کیا اور چونکہ وقت عزم تسخیر جرجان انہون نے قسم کہائی تہی کہ اسقدر قتل کرونگا کہ دریائے خون جاری ہوجا اور وہ چکی جو اس ملک مین پانی سے چلتی ہے خون کی دہار سے چلنے لگے اور اسکا آٹا پسوا کر کہانا کہاون چنانچہ اسیطرح واقع ہوا اپنی قسم پوری کی چہہ میل تک سولیان نصب کین اور چار ہزار آدمیون کو بر سر دار پہونچایا اس معرکہ مین بڑے بڑے سردار انکے ہمراہ تھے اس فتح کا حال خلیفہ وقت کو تحریر کیا انکے جانب سے بغاوت کا جو خیال کیا گیا ہے اوسکا حال بوجہ اختیار اختصار ہم نہین لکہتے مطولات مین موجود ہے سلیمان ابن عبد الملک نہایت تکلف پوشاک پہنتے تھے عمدہ کہانا کہانیکا شوق تہا قسم قسم کے کہانے ملک عرب مین انہین نے ایجاد کئے ہین کثرت عقل انکی تعجب انگیز ہے حاجب انکے ابو عبیدہ منشی ابو سلیمان بن نعیم بن یزید بن مہلب فضل بن مہلب بن عبد العزیز بن حارث کوتوال کعب بن خویلد قاضی محمد بن حزم - امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالے عنہ خلفائے بنی امیہ کے آٹھوین خلیفہ جو بمقام حلوان سنہ ۶۱ ھ مین پیدا۔ اور سنہ ۹۹ھ مین رونق افزائے سریر خلافت ہوئے بعد انقضائے مدت دو سال پانچ ماہ بعمر ۳۹ سال ایک ماہ اس دار فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی ارض حمص مین مدفون ہوئے اپنے طریقہ صدق وسداد

زہد و تقوی عدل و داد مین اطلاق خلافت راشدہ کا استحقاق رکہتے تھے و نیز
امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پوتے کے فرزند تھے کمالات و حالات
عجیب و غریب انکے معتبر کتابونمین مسطور اور زبان اہل عالم پر مذکور ہین
تمام رسوم قبیحہ مروجہ خلفائے سابقہ کو آپ نے مٹا دیا قبل ایام خلافت
ہزار درہم کی قیمتی پوشاک پہنتے تھے لباس عہد خلافت کو دیکہنے والون نے
بارہ درم قیمتی کا اندازہ کیا ہے اپنے ذاتی صرف کے لئے بیت المال سے
صرف دو درم روزانہ لیا کرتے تھے۔ حاجب آپ کے۔ حی قیس مزاحم
منشی لیث بن ابی رقیہ رجا بن حیات کو توال یزید بن قیس سکسکی قاضی عبد اللہ
بن اسعد دیلمی۔ یزید بن عبد الملک خلفائے بنی امیہ کے نوین خلیفہ جو ۷۱ھ ہجری
مین پیدا ہوے اور ۱۰۱ھ ہجری مین سریر خلافت پر بیٹہے چار سال ایک مہینا
پانچ دن مہام خلافت انجام دیکر بعمر اڑتالیس سال ۱۰۵ھ مین انتقال کیا
اور عات متعلقات بیت المقدس مین دفن ہوے۔ حاجب خالد اور سعید
منشی مسلمہ بن زیاد عجب طرز کے آدمی تھے ہر چند کہ صفت عدل سے
متصف نہ تھے جابر حاکمون مین داخل لیکن ساتہی اوسکے ایک قسم کی بے پروائی
با صفت عطا انمین تہی چنانچہ ایک مرتبہ حج کیواسطے مکہ معظمہ گئے حجام کو بعد
از حلق ایکہزار درم عطا کیا حجام بولا یہہ زر کثیر اپنی مادر کے پاس لیجاونگا
حکم ہوا ایکہزار درم اور دو جب حجام نے دو ہزار درم اپنے پاس دیکہے
تو بولا اوس شخص کی جورو پر طلاق جو آج سے پہر کسیکا سر مونڈے مین نے
آج سے حجامیکا پیشہ چہوڑا یزید بن عبد الملک نے یہہ بات سنکر دو ہزار
درم عطا مین اور زیادہ کئے بقول مورخین بنت یزید بن معاویہ بڑے خوش نصیب
نکلی جسکے ذی رحم محرم اس عورت کے گیارہ خلیفہ ہوے یزید بن عبد الملک کے

عہد مین دو سخت معرکہ ہوئے ایک شوذب خارجی کے ساتھہ دوسرا
یزید بن مہلب کے ساتھہ جسکو بوجہ اختصار ہم ترک کرتے ہین۔
ہشام بن عبد الملک خلفائے بنی امیہ کے دسوین خلیفہ جو ۶۵ھ مین
پیدا ہوئے اور ۱۰۵ھ مین سریر خلافت پر بیٹھے ۱۹ سال نو مہینے ۵ دن
خلافت کرکے بعمر ۶۱ سال ۱۲۵ھ مین انتقال کیا کنارہ فرات رصافہ
مین مدفون ہوئے۔ منشی سالم حاجب خالد قاضی عمر بن صفوان کوتوال
یزید بن یعلی یہہ بہت بڑا دوراندیش تجربہ کار شخص تہا یزید کے مرنے سے
تیسرے دن دمشق مین آئے شعبان کی پہلی کو تخت خلافت پر جلوس
کیا عمر بن جبیر حاکم عراق و متعلقات ممالک ہندوستان کو معزول کرکے
بجائے اوسکے خالد بن عبد اللہ کو مقرر کیا عادات و اطوار انکے
اچھے تھے انکے عہد خلافت مین بڑے بڑے معرکہ جنگی ترکون مغلون مین
جانب عرب فرنگستان کے عیسوی قومون سے قایم رہے جس مین
ہمیشہ اہل اسلام کو فتح نصیب ہوی حاکم خراسان اشرس بن عبد اللہ
جو بہت بڑے فاضل و کامل تھے اون کے طرف سے جراح نے
ولایت خزر مین کفار سے مقاتلہ کیا وہان سے آذربایجان مین آئے
خاقان سے پادشاہ خزر نے مدد طلب کی اوس نے سپہ سالاری
اپنی فرزند کے تین لاکہہ سپاہ بنابر مدد دی پادشاہ خزر مقابلہ اشرس
بن عبد اللہ کے روانہ کی مردان شاہ جو شہر کے امرا سے تہا مشرف باسلام
ہوکر نہایت شجاعت سے لڑا جوش اسلام پر شہادت پائی جراح مجروح بھی
شہید ہوئے مسلمان بہت مقتول ہوئے ممالک ایران اور آذربایجان
پر ترکون کا تسلط ہوا خلیفہ وقت یہہ خبر معلوم کرکے بہت مغموم ہوئے

فتح آذربایجان و شہادت جراح و انشا ۱۱۲ھ

فتح بلنجار و قتل ابن خاقان

فوراً دار الخلافت سے سعید بن عمرو کو بسپہ سالاری سپاہ جراح ایک لاکھ درم انعام دیکر براے معاوضہ قتل مروان شاہ و جراح ترکون کے مقابلہ و مقاتلہ مین روانہ کیا وہ ارض روم پہنچے اور بقیہ فوج اسلام کو سلاح سے آراستہ کر شہر اخلاط کا محاصرہ کیا بغایت دلاوری و شجاعت معرکہ آرا ہوکر اوسکو فتح کیا - پھر شہر بیلقان کو کوچ کیا خسزری قوم راہ مین پانچہزار مسلمانونکو مقید کئے لئے جاتے تھے اون پر ابر کیطرح برس پڑے کفار کو خوب مارا مسلمانون کو رہائی ہوئی پھر خاقان سے نہایت دہوم کے معرکے رہے آخر کہیت لشکر اسلام کے ہاتہہ آیا بن خاقان کو سعید نے اپنی تلوار آبدار سے فی النار کیا - اموال غنیمت اسقدر کثیر ملا کہ بعد اخذ خمس سعید کے چالیس ہزار فوج مین فی حصہ ایکہزار سات سو دینار پہونچے سات دن حکمران رہکر ذیحجہ سنہ ۱۳۲ھ مین بعمر ۶۹ سال راہی ملک بقا ہوا موضع بوصیر متعلقات مصر مین مدفون ہوا حاجب سفیان منشی عبد الحمید بن یحیی کوتوال کوثر بن اسود قاضی عثمان بن عمر تیمی انکے عہد مین بغاوت نے ترقی کی نفاق و شقاق باہمی بڑہ گیا یہان تک کہ عہدہ خلافت بنی عباس مین پہونچا -

خلفاے عباسیہ

عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن سیدنا عباس رضی اللہ عنہ خلفاے بنی امیہ کے پہلے خلیفہ سنہ ۱۰۸ھ مین پیدا ہوے اور دار السلام بغداد مین سنہ ۱۳۲ھ محرم مین سریر خلافت پر بیٹھے چار سال نو مہینے خلافت کی سنہ ۱۳۶ھ مین بعمر ۲۸ سال وفات پائے آپ علوم دین مین دریاے زخار دانایان امت مین اپنے وقت کے معزز و نامدار اہل اسلام کے اتفاق سے سریر خلافت پر

متمکن ہوے - حاجب ابو غسان منشی ابو الجہم کو توال عبد الجبار انکا آباد کیا ہوا شہر اطراف کوفہ مین ہے جسکا نام ہاشمیہ رکہا تہا اوسمین مدفون ہوے انکی سخاوت و دریا دلی کا درجہ شاید تمام خلفا سے بڑا ہوگا وعدہ مین کسی سے تخلف نکرتے تہے عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبے رضی اللہ تعالی عنہ نے اتفاقاً ایک دن کسی جلسہ مین یہہ لفظ کہا دس لاکہ درم ہمنے سنے مگر آنکہ سے نہین دیکہے اوسیوقت دس لاکہ درم خزانہ سے منگا کر خدمت شریف عبد اللہ رضی اللہ عنہ مین پیش کردئے رعب و دبدبہ انکا رعایا پر بہت غالب تہا - آپکے عہد مین کسی قسم کا خلاف اور انحراف قوم مین نہونے پایا نہ مضمون بغاوت سننے مین آیا - منصور دوانقی بن محمد خلفائے عباسیہ کے دوسرے خلیفہ جو ۹۵ھ مین پیدا ہوا اور ۱۳۶ھ مین خلیفہ ہوکر اکیس سال ۱۱ مہینے ۶ دن کے بعد ۱۵۸ھ مین بعمر ۶۳ سال وفات پائی اور قریب مکہ بیر میمونہ کے پاس مدفون ہوے حاجب عیسی بن نجیب وزیر سلیمان بن مخلد صاحب ہمت و شجاعت متفکر و دور اندیش ادیب شاعر فصیح و بلیغ تہے بعض اسباب سے انکے طرف بخل کو بہی نسبت کیا ہے دوانق چہوٹا سا ہندوستان کی پائی کیطرح رایج تہا چونکہ عمال سے ذرا ذرا سا حساب لیا کرتے تہے اسلئے دوانق کیطرف منسوب ہوکر انکا لقب دوانقی قرار پایا ایک بڑی یادگار انکے عہد کی بنائے شہر بغداد ہے جو ۱۴۵ھ مین ابتدا پائے اور ۱۴۹ھ مین بنائے حصار تمام ہوی جنمین صرف کرڑ وڑ دینار صرف مین آئے بعد اوسکے اور تعمیر اتمام پائی اور بغداد وکے نام سے اوس شہر کو موسوم کیا -

محمد مہدی خلفائے عباسیہ کے تیسرے خلیفہ ۱۵۸ھ ہجری مین تخت پر بیٹھے ۱۱ سال حکومت کی ۱۶۹ھ ہجری مین بعمر ۴۳ سال وفات پائی یہہ فیاض رعایا پرور خوش رو خوش اعتقاد تھے انہین نے رد ملاحدہ کے لئے علما سے مناظرہ کی کتابین لکہوائین۔ شروع عہد خلافت مین جمیع مساجد کے اندر ایک مقصورہ بنوا دیا مقصورہ سے مراد وہ مکان ہے جسمین خلیفہ یا امیر وقت علیحدہ اکر نماز پڑہ سکے بعد انتظام ملکی بمعیت لشکر کثیر بیت اللہ پہونچے ہمراہیونکو آنے جانیکا صرف اپنے پاس سے عطا کیا سامان زادراہ کا اسپر قیاس ہو سکتا ہے کہ آرام خلق اللہ کیواسطے خلق اللہ کے ساتھہ پانسو اونٹ پر برف تہا جب مکہ معظمہ پہونچے کعبہ کی وہ پوششن جو اگلے خلفا کیطرف سے تھے سب کو تقسیم کر دیا اور ایک نہایت خوشنما زربفت کی پوشش اپنے طرف سے کعبہ پر ڈالی مشک و زعفران سے دیوار اور سقف کعبہ کو معطر کیا پہر مدینہ شریف مین پہونچکر اسیطرح سے خدمت کی ۲۱ لاکہہ درم و دو لاکہہ دینار مدینہ شریف کے سفر مین صرف کئے بقول اہل تاریخ حسن خلق مین انسے بڑہ کر کوئی نگذرا کوئی واقعہ بجز محاربہ ملحدین و معاندین ان کے عہد مین نہین گذرا حاجب ربیع بن یونس عبدالصمد بن علاقہ اور عاقد بن یزید اور منشی ابوالمم فضل ابن ربیع اور سلاسة الابرس۔

موسیٰ ہادی بن مہدی خلفائے عباسیہ کا چوتہا خلیفہ ۱۶۹ھ مین خلیفہ ہوئے ایک سال ایک مہینہ ۲۳ دن حکمران رہ کر ۱۷۰ھ

مین بعمر ۲۵ سال چهه ماه وفات پائی اس نے حسب وصیت پدری صدہا زندیق کو مار ڈالا مستعمل مسکرات شغب لہو ولعب راغب سماع غنا تہا بول چال اچہی ادیب رعب سلطنت بہ نسبت اورون کے زیادہ سب سے پہلا حاکم یہی ہے جسکی سواری مین ملازم شمشیر برہنہ لئے چلتے تہے —— قاضی ممالک غربیہ مین ابو یوسف یعقوب ممالک شرقیہ مین سعید بن عبدالرحمن حاجب فضل بن ربیع وزیر ابراہیم وغیرہ۔

ہارون الرشید بن مہدی خلفائے بنی امیہ کے پانچوین خلیفہ ۱۷۰ھ مین خلیفہ ہوے ۲۳ سال ۸ دن سریر آرائے خلافت رہکر ۱۹۳ھ مین بعمر ۴۴ سال ۵ ماہ انتقال کیا سپید رنگ خوبرو نیک خو دراز قد فصیح و بلیغ عالم و ادیب حریص عبادت تھے چنانچہ سو رکعت نفل ہر شب ادا کرنیکی عادت تہی ذاتی ملک سے ہزار درم روز کے مصرف خیر مین صرف کرتے مجالست علما کا شوق تحقیق علمی کا ذوق تہا مادہ سلطنت نے لہو ولعب مین بہی شاغل رکہا قاضی عہد ابو یوسف یعقوب وزیر اعظم جعفر بن یحیی شاعر مروان بن ابی خثیمہ مصاحب خاص عباس بن محمد حاجب فضل بن ربیع مغنی ابراہیم موصلی اسکے عہد خلافت کو مورخین نے غایت خوبی و لطافت کے ساتھہ موصوف کیا ہے ۱۸۶ھ مین خلیفہ ہارون الرشید بنا ہوا دائے حج مکہ معظمہ گئے اس سفر مین دس لاکہہ درہم پچاس ہزار دینار خرچ کا اندازہ ہے اہل حرم کو بہت کچہہ انعام و اکرام کیا انکی بخشش عام و عطا

والنعام مین سب سے زیادہ نام لسان انام پر مشہور رہا ہے بفیض صحبت
اولیائے کرام قلب انکا یعنی خاشع و خاضع تہا انکے حکایات بکثرت
مشہور ہین اور اکثر کتب مین مسطور ۔

امین بن ہارون رشید خلفائے عباسیہ کا چہٹا خلیفہ سنہ ۱۹۳ ہجری مین
تخت نشین ہوا بعد چہار سال سات مہینے ۲۳ دن سنہ ۱۹۸ ہجری مین
بعمر ۲۷ سال انتقال کیا اسکی والدہ ہاشمیہ امۃ العزیز معروف بہ زبیدہ
ملک عرب مین نہر زبیدہ کے ساتھ جسکا نام آجتک زبانون پر جاری
ہے ۔ امین خوبصورت زور آور شجاع ذی علم و ادب تہا لیکن چندان
تدبیر و دور اندیشی مزاج مین نہ تھی اسی بنا پر سلطنت : اسکے بجائے
مضاعف ہونیکے ضعف کو اختیار کیا لہو لعب کے اشتغال نے اونکی
مدد پہونچائی امین کے بہائی مامون نے ایک مرتبہ بسپہ سالاری
طاہر بن حسین کو پچاس ہزار کی جمعیت سے دوسرے مرتبہ
ہرثمہ بن اعین کو یورش کے لئے بغداد بہیجا دونون کو غلبہ رہا
ادہر منصور حاکم بصرہ ہادی حاکم کوفہ مطلب حاکم موصل نے
خلافت مامون پر اتفاق کیا و نیز اہل مکہ بہی اسی پر راضی ہوے
ثالثاً ہر دو سپہ سالار مامون بغداد پر حملہ آور ہوے امین نہ قتل
ہوا ملک قبضہ مامون مین آیا قاضی عہد اسماعیل بن سیدنا حماد
بن سیدنا ابوحنیفہ النعمان رضی اللہ عنہم

مامون بن ہارون رشید خلفائے عباسیہ کا ساتوان خلیفہ سنہ ۱۹۸ ہ
مین بعد قتل امین بغاوت سے مامون وخاطر جمع ہوکر تمام ممالک
پر قابض و متصرف ہوا بیس سال پانچ مہینے اکیس دن کے بعد سنہ ۲۱۸ ہ

مین بعمر ۴۸ سال وفات پائی تحصیل علم اصول حدیث مہارت فن تاریخ سے علاوہ۔ شوق فلسفہ نے ایک ایسا نقصان اسکے ساتھہ پیدا کردیا کہ خلق قرآن اور تفضیل سیدنا علی و حلت متعہ وغیرہ سے مذہب اعتزال پر پہونچا اس نے اپنے بہائی معتصم کو اپنا ولی عہد کیا بوجہ عدم لیاقت یہہ رتبہ اپنے اولاد کو نہ دیا منشی احمد بن خالد اور احمد بن یوسف وزیر سلطنت حسن بن سہل و فضل بن سہل حاجب رشید قاضی محمد بن عمر واقدی۔

معتصم باللہ بن ہارون خلفاے عباسیہ کا اٹھوان خلیفہ سنہ ۲۱۸ ہجری مین تخت خلافت پر بیٹھا آٹھہ سال آٹھہ مہینے آٹھہ دن کے بعد سنہ ۲۲۷ مین بعمر ۴۸ سال رویقضا یا اسکے آٹھہ بیویان آٹھہ بیٹے آٹھہ بیٹیان تہین آٹھہ لڑائیان اسنے اپنے عہد مین فتح کین آٹھہ مشہور مفسد اسکے ہاتہہ سے مارے گئے وقت موت آٹھہ ہزار دینار اٹھارہ ہزار درہم ۸۰ ہزار گہوڑے ۸۰ ہزار شتر ۸ ہزار خچر ۸ ہزار غلام ۸ ہزار کنیزین چہوڑین اپنے باپکا ہم عقیدہ تہا جس سے بندگان خدا کا ناحق خون اپنی گردن پر رکہا اسکے عہد مین ایک ملحد بابک نام ہمدان و اصفہان خروج کرکے واقع سنہ ۲۲۱ مین بانی فساد و بغاوت ہوا۔ ابراہیم بن مصعب کو بہمراہی جمعیت کثیر اسکی گوشمالی کے لئے بہیجا مگر ہاتہہ نہ آیا دس ہزار آدمی اسکے مقتول ہوے دوبارہ افشین کو بہ سپہ سالاری لشکر جرار روانہ کیا افشین نے اسکو گرفتار کر حاضر دار الخلافت کیا جو بعذاب سخت مقتول ہوا اس سال بادشاہ روم نے بلاد اسلام سے ایک شہر اپنے قبضہ مین کرلیا

وہان کے مسلمان دار الخلافت مین آکر مستغیث ہوے خلیفہ معتصم باللہ
نے بآراستگی دولاکہہ لشکر جرار دار الخلافت سے روانہ ہوکر بعد مقابلہ
مقاتلہ پادشاہ کو ہزیمت دی بڑے بڑے سپہ سالار اسکے مقتول
ہوے اہل اسلام نے عموریہ کا محاصرہ کیا تیس ہزار آدمی وہانکے
قتل کرڈالے ناطلس حاکم قلعہ کو مقید کیا عموریہ قبضہ اسلام مین آیا
حاجب وصیف وزیر فضل بن مروان احمد بن عمار محمد بن عبد الملک
سرمن راے اسکا مدفن ہے جہان اسکا تعمیر کیا ہوا عالی شان محل
خاقانی کے نام سے مشہور تہا۔

واثق باللہ بن معتصم خلفاے عباسیہ کے نوین خلیفہ ۲۲۷ہجری مین خلیفہ ہوے
۵ سال ۹ مہینے چہ دن کے بعد ۲۳۲ہجری مین بعمر ۳۶ سال وفات پائی
قوم ترک سے اشناس نامی کو بصلہ نیک نامی دو ہاے مرصع بجواہر
کے ساتہہ خلعت فاخرہ مع تاج مرصع باعطاے خطاب سلطان
معزز وسرفراز کیا یہہ پہلا خطاب ہے جو اس خلافت سے
قوم ترک کو حاصل ہوا۔ اول اول باپ دادا کا ہم عقیدہ تہا جسکی
بابت مظالم شدیدہ کا مرتکب رہا آخر عہد مین تائب ہوا۔ علما وخاندان
سادات کی خدمت وعزت نگاہ رکہے۔ کرم ذات مین تہا خوش
اخلاق بات بات مین علما کی صحبت پسند رکہتا۔ رعایا اسکے عہد مین
امن وامان سے رہتے۔ حرمین شریفین مین اسقدر زر کثیر بہیجا کرتا
کہ اوسوقت مین وہان کوئی سائل محتاج باقی نرہا۔ اوسکے حکایات
فیاضی مین سے ایک یہہ ہے کہ کسی سائل نے بواسطہ حاجب ایک لاکہہ
درہم کا سوال کیا فورًا خلیفہ نے لاکہہ درہم اوسکو پیش کئے سائل نے

اونکو واپس کیا اور کہا مین بامرالٰہی صرف امتحان کے واسطے آیا تہا ایا یہ شخص لایق خلافت ہے یا نہین واقعی لایق خلافت پایا خلیفہ نے یہہ مضمون سنکر بطور شکرانہ المضاعف یعنے دو لاکہہ درہم خیرات کر دیے۔ حاجب اتباع ترکے وصیف ترکی احمد بن عمارد۔ قاضی احمد بن داؤد وزیر محمد بن عبد الملک۔

متوکل علی اللہ بن معتصم خلفائے عباسیہ کے دسوین خلیفہ ۲۳۲ہ ہجری مین خلیفہ ہوے ۱۴ سال نو مہینے نو دن کے بعد ۲۴۷ہ ہجری مین بعمر ۴۳ سال راہی ملک بقا ہوے خلافت کے چار پشت سے جو عقاید تھے اونسے تائب ہوکر محو کیا علمائے مقیدین کو قید سے چہوڑا ابطال مذہب اعتزال کا اطراف مملکت مین اشتہار شایع کیا۔ احیاے طریق نبوی مین اس درجہ سعی وافر کی کہ خلفائے سابقہ و لاحقہ مین نہایت شہرت سے پکارے جاتے ہین۔ اولاً اپنے فرزند منتصر کو پہلا ولیعہد خلافت کر دانا لیکن بعد چندے حسب غلبۂ رائے صائب اونکی ولیعہدی پر دوسرے فرزندونکی تقدیم کی جس سے منتصر کو سخت صدمہ ہوا اور بموجب اوسکے مشورہ یا خواہش دلی چند ترکون نے متوکل علی اللہ کو متوجہ ملک فنا کیا۔ ان کے عہد مین زلزہ نے بہت سے خلق اللہ کو ملک عدم پہونچایا شہر قیروان کے ۱۳ قریہ زمین مین دہس گئے۔ جنکی رہنے والو نسے فقط بیالیس آدمی زندہ بچے۔ شہر دامغان کے قریب قریب نصف عمارت منہدم ہوگئی۔ بسطام کے تہائی مکان گرگئے اسی طرح رے جرجان نیشاپور اصفہان مین واقعہ گذرا۔ قومش وین مین بھی نقصان عظیم ہوا۔ انہدام قبور کی نسبت جو اس خلیفہ کیطرف کہمائی ہے

اوسکے ارتفاع پر کوئی قوی دلیل وحجة نہین پہونچ سکتی جس سے انپر
ایک ناموزون خیال قایم ہو سکتا ہی۔

منتصر باللہ بن متوکل علی اللہ خلفائے عباسیہ کا گیارہوان خلیفہ ۲۴۷ھ
مین خلیفہ ہوے چھہ ساتھ مہینے خلافت کرکے ۲۴۸ھ مین بعمر ۲۶ سال
وفات پائی منصف عادل۔ بردبار۔ رفاہ عام کے خواہان تھے۔
امرائے ترک کے زہر خورانی سے اونکی ہلاکت منقول ہے۔ مراحم شاہانہ
کے لئے یہہ حکایت انکی منقول ہے کہ ابو علی یحیی منجم کے محلہ مین ایک
شخص کی جائداد فروخت ہونے کو تھی ابو علی کو اوسکی خریداری کا
شوق تہا مگر اسقدر روپیہ پاس نہ تہا جو قیمت کو مکتفی ہو۔ دربار خلافت
مین ایک روز خاطر ملول حاضر تہا خلیفہ نے اوس پر مطلع ہوکر بیس ہزار
درہم دربار برخاست ہونے کے بعد ابو علی کے گھر بھجوا دئے۔

حکایت دوم سعید بن محمد بامر خلیفہ کسی ضرورت سے مصر بھیجے گئے
وہان ایک لونڈی مغنیہ نہایت حسینہ وجمیلہ کو دیکھکر محو جمال ہوے
اسقدر استطاعت نہ تہی کہ اوسکی پوری قیمت ادا کرکے خرید لیتے
دار الخلافہ مین واپس آئے تو شاہ حسن کے زر خرید غلام بنے ہوے
تہے آثار محبت کہین چہپائے سے چہپتے ہین رفتہ رفتہ منتصر کو بہی اس بات
اطلاع ہو گئی۔ کہ مصری مغنیہ کنیز سے اسکو قلبی تالیف ہوگئی ہے مگر
وصال سے مجبور ہے۔ سعید بن محمد راوی ہین کہ اوسی محبوبہ کی محبت میرے
خلوت خانہ دلمین تہی کہ ایک روز مین دربار مین حاضر تہا ناگاہ سراپردہ
سے ایک آواز آئی جس نے مجھے بیخود کر دینا چاہا مگر مین نے بمشکل
ضبط کیا بلحاظ دربار خاموش ہو گیا۔ تاہم آثار چہرے کے کون

چھپا سکتا ہے رنگ رو متغیر دیکھکر منتصر نے استفسار کیا۔ اس اواز کو
پہچانتے ہو سکتی ہے مین نے عرض کیا اچھی طرح پہچانتا ہون مکرر
ارشاد ہوا امید وصال اسکی اب بھی تمکو ہے مین نے عرض کیا جب تک
تہی تہی اب جسوقت سے محل حضوری مین یہہ آواز سنی ہے وہ امید
جاتی رہی۔ منتصر نے کہا اے سعید ہمنے یہہ کنیز خاص تمہارے ہی لئے
خرید کی تہی جب سے وہ آئی ہے ایک دفعہ فقط اوسکی صورت
دیکھی تہے پہر نہین دیکھا۔ یہہ کہکر کنیز مذکور کو عمدہ زیور ولطیف
لباس سے آراستہ پیراستہ محل شاہی سے سعید کے یہان بہجوا دیا

احمد المستعین باللہ بن معتصم خلفائے عباسیہ کا بارہوان خلیفہ ۲۴۸ھ
مین خلیفہ ہوے ۲۵۲ھ مین اپنے کو خلافت سے عزل کر لیا۔ مدت
خلافت تین سال نو مہینے۔ عمر ۴۷ سال کی پائی۔ حاجب قامس
منشی احمد بن خصیب۔

زبیر معتز باللہ بن جعفر متوکل خلفائے عباسیہ کا تیرہوان خلیفہ ۲۵۱ھ
مین خلیفہ ہوے اور ۲۵۵ھ مین چار برس ساڑھے چہہ مہینے خلافت
کے بعد ترکون نے اونکو ہلاک کر ڈالا عمر انکی ۲۴ سال تہی۔

مہتدی باللہ بن واثق باللہ بن معتصم خلفائے عباسیہ کا چودہوان خلیفہ
ایک سال خلیفہ رہے ۲۵۶ھ مین مقتول ہوے حاجب صالح بن
داؤد اپنی عہد خلافت مین انہون نے مثل عمر ابن عبدالعزیز امر
شریعت کو خوب نافذ کیا غنا وسرود کی ممانعت کی شراب خواری
کی سخت ممانعت کی ایک قصر گنبدی چار دروازے کا بطور دار العدالت
تعمیر کیا جسمین مقدمات ملکی خود فیصلہ کرتے تہے لباس و طعام مین

اپنی چال معمولی رکھی توشہ خانہ باورچی خانہ اسراف موقوف کر دیا ظروف نقرئی سب تڑوا دیئے تصاویر کو محو کر ڈالا مقید جانورجن سے کچھہ مفاد نہ تہارہا کر دیئے خرچ مطبخ بجائے ہزار درہم سو درہم مقرر کیا انکے باخدا ہونے پر وہ لوگ جو خلافت سے متوقع تھے بگڑ گئے آخر ہلاکت مین پڑکر انہین ہلاک کیا لکھا ہے کہ بہت بڑے عبادت گذار و شب بیدار تھے چنانچہ انکے مرنیکے بعد خاص حجرے مین انکے ایک مقفل صندوق نکلا جسمین موئے کمل کا لباس اور ایک آہنی طوق نکلا خدام خواص سے معلوم ہوا کہ وہ رات کچھہ دیر خواب استراحت کرتے باقی تمام شب وہ طوق گلے مین ڈال اور لباس کمل کا پہن کرتا بہ صبح عبادت آلہی مین گزراتے جس دن قتل کئے گئے روزہ دار تھے۔

المعتمد علی اللہ بن متوکل علی اللہ خلفاے عباسیہ کا پندرہوان خلیفہ ۲۵۶ھ مین خلیفہ ہوے اور ۲۷۹ھ مین وفات پائی تئیس برس خلیفہ رہے ۵۲ برس کی عمر ہوئی انکے عہد مین بہت کچھہ فساد برپا رہے انکا یہہ حال کہ سوا عیش و عشرت مین اوقات گزراننے کے کچھہ کام نہین کتب علم کلام مجادلات مذہبی کتب فلسفہ کی انکے وقت مین فروخت ممنوع تھی۔

معتضد باللہ بن طلحہ بن متوکل خلفائے عباسیہ کا سولہوان خلیفہ اپنے چچا کے بعد خلیفہ ہوا ۲۷۹ھ ہجری مین۔ یہہ خلیفہ بہادر صاحب رعب دانشمند تہا شیر کے تنکا کو تنہا جاکر اوسے گرا دیتا مزاج مین رحم بہت تہا کبہی کسی پر غصہ نہین کرتا اگر بہت خفا ہوا تو اوسکو

زندہ دفن کر دیا سیاست کا عمدہ انتظام رکھا فتنہ و فساد اسکے عہد مین ایسا نہ تہا وزیر عبید اللہ بن سلیمان حاجب صالح امین انتقال انکا ۲۸۹ھ مین ہوا مدت عمر اکتالیس سال مدت خلافت ۹ برس ۷ مہینے تین دن۔

مکتفی باللہ بن معتضد باللہ خلفائے عباسیہ کا سترہوان خلیفہ چہہ برس چہہ مہینہ سولہ دن خلافت کرکے ۲۹۵ھ ہجری مین بعمر ۳۳ سال وفات پائی حاجب سوسن وزیر قاسم بن عبد اللہ قاضی ابو حازم۔ یوسف یعقوب۔ ابو عمر۔ علی بن شوارب۔ سخاوت انکی مشہور ہے سریر خلافت پر بیٹہتے ہی خلیفہ سابق کے کہدوائے ہوئے گڑہے جسمین وہ زندہ آدمیونکو دفن کراتا تہا بند کرا دیئے اور اوس جگہہ ایک مسجد جامع تیار کرائی حالت مذہب مین انکے عقاید نامناسب نامعقول ہین جسکی نقل کرنا غیر نافع اور طویل لاطایل اور نفضول۔

مقتدر باللہ بن معتضد باللہ خلفائے عباسیہ کا اٹہارہوان خلیفہ ۲۹۵ھ مین خلیفہ ہوئے ۳۲۰ھ مین بمقتول ہوئے عمر ۳۷ سال مدت خلافت ۲۴ برس ۱۱ مہینہ ۱۷ دن کم پچیس سال وزیر عباس بن حسن۔ فضل بن جعفر۔ قاضی عہد یوسف بن یعقوب۔ محمد بن یوسف وغیرہ یہہ خلیفہ نیک عادت صاحب عطا مؤدی وصدقات و خیرات تہے اکثر صائم رہا کرتے تہے رعایا کے ساتہہ عمدہ برتاو کرتے تہے داد و دہش کا یہہ حال تہا کہ اگلے خلفا نے بیت المال مین جو کچہہ جمع کیا تہا سب خرچ کر ڈالا انکے عہد مین خلفائے اسمٰعیلیہ کا تسلط ہوا منصور حلاج انہی کے عہد مین قتل کئے گئے۔

قاہر باللہ بن معتضد باللہ خلفائے عباسیہ کا انیسوان خلیفہ سنہ ۳۲۰ہجری مین خلیفہ ہوئے۔ ایک سال چہہ ماہ آٹہہ دن خلافت کرنے کے بعد معزول ہوئے جبکہ عمر ۵۳ سال تھی۔ وزیر عبید اللہ حسینی قاضی عمر بن محمد۔ ابو علی بن مقلہ۔ صاجب علی بن بلیق۔ وزیر کی نمکحرامی اور آپکے ظلم و بدانتظامی وآرام پسندی اور اندہیرنے انکو عزل خلافت پر مجبور کیا بصارت چہن گئی دریوزہ گری نصیب و قت ہوئی العیاذ باللہ۔ علم نجوم کا قائل تہا۔ اسکے عہد مین مجسطی کا فارسی سے عربی مین ترجمہ ہوا کلیلہ دمنہ وغیرہ مترجم ہوئین۔ محمد بن اسحاق نے کتب سیر و مغازی کی بنا ڈالی۔

راضی باللہ بن مقتدر خلفائے عباسیہ کا بیسوان خلیفہ بعد خلع قاہر خلیفہ ہوئے۔ سنہ ۳۲۲ھ مین حکومت انکی قلمرو خلافت مین قایم ہوگئی۔ سنہ ۳۲۵ھ مین اطراف کے باغی و اعدا و عمال سے خلافت مین خلل پڑگیا۔ چنانچہ بجز بغداد کے تمام ممالک قبضہ خلیفہ سے نکل گئے اور طوایف الملوکی کا نقشہ جم گیا ہر عامل و حاکم خود سر ہوکر بجائے خود حاکم بن بیٹہا محاصل دار الخلافۃ مین آنا موقوف سنہ ۳۲۹ھ مین بعمر ۳۳ سال دس مہینے نو دن قضا کی۔

متقی للہ بن مقتدر باللہ خلفائے عباسیہ کا اکیسوان خلیفہ جس نے سنہ ۳۲۹ھ مین سریر خلافت پر جلوس کیا اور تین سو ۳۳ مین دشمنون نے غلبہ پاکر خلافت سے معزول کردیا مدت خلافت تین سال گیارہ دن سنہ ۳۵۷ھ مین بہ عمر ساٹہہ سال وفات پائی۔

وزیر محمد بن احمد قاضی یوسف بن عمر یہہ خلیفہ عبادت پر حریص سے تہے

انتظام خلافت سے بالکل بے پروا تمام امور انکے منشی ابو عبداللہ
احمد بن علی کوفی سرانجام دیا کرتا۔

المستکفی باللہ بن مکتفی باللہ خلفائے عباسیہ کا بائیسوان خلیفہ سنہ ۳۳۳
مین خلیفہ ہوا مدت خلافت ایک سال چار ماہ چار روز کے بعد
سنہ ۳۳۴ ہجری مین بعد عزل خلافت قضا کی وزیر انکا ابو الفرا حاجب
احمد بن قیقان ۔

المطیع للہ بن مقتدر خلفای عباسیہ کا تیئیسوان خلیفہ سنہ ۳۰۱
مین پیدا ہوا سنہ ۳۳۴ مین خلیفہ ہوا سنہ ۳۶۳ مین بعمر ۶۲ سال وفات پائی
مدت خلافت انتیس سال چار ماہ گیارہ دن حاجب عبدالواحد
بن عمر وزیر محمد بن یحیی منتظم امور خدمت ابوالحسین احمد بن بویا انکے
عہد و خلافت مین قبہ حضرا منہدم ہو گیا۔

الطایع اللہ بن مطیع للہ خلفائے عباسیہ کا چوبیسوان خلیفہ سنہ ۳۶۳
مین خلیفہ ہوا سنہ ۳۸۱ مین خلافت سے معزول ہوئے انیس
برس خلیفہ رہے سنہ ۳۹۳ مین وفات پائی دیالمہ کا اقتدار
انکے عہد مین گھٹگیا۔

قادر باللہ بن اسحاق بن مقتدر باللہ خلفائے عباسیہ کا پچیسوان
خلیفہ سنہ ۳۸۱ مین خلیفہ ہوئے اکتالیس برس تین ماہ خلافت کی
سنہ ۴۲۲ مین بعمر اسی سال وفات پائی۔ انکا علم و اتقا دینداری
و پرہیزگاری کثرت عبادت منقول ہے انکے وقت مین اقتدار
خلافت ترقی پذیر ہوا رعب و داب اور خوف و سیاست
قلوب رعایا پر طاری ہو گیا خراسان مین انکا خطبہ پڑھا گیا

سلطان محمود سبکتگین نے اپنے تسلط کے وقت ملک خراسان مین خاص باختصاص اخلاص اس خلیفہ کا نام سکہ وخطبہ مین جاری رکہا اُنکے عہد خلافت مین عالم مین بڑے بڑے انقلاب ہوئے ترکستان مین بعہد طغاخان کفار خطا کا رخطا وختن بہ تعداد بے تعداد فوج لیکر تسخیر ترکستان کے خواہان ہوئے کثرت فوج اسبات سے معلوم ہوسکتی ہے کہ تین لاکہہ خیمہ بڑے بڑے اُنکے لشکریون کے ساتہہ تہے جیسا کہ حافظ آبرو نے نقل کیا الغرض جب قریب سرحد ترکستان کے پہونچے طغاخان بہ جمعیت لشکر دارالحکومت سے ان خطائیون کی سزا دینے کو نکلا رعب اسلام ایسا چہا گیا کہ کفار کا قدم ہٹگیا اور رو بفرار لائے تین ماہ توقف کے بعد خان مذکور نے شب خون مارا دو لاکہہ بت پرست مارے گئے ایک لاکہہ گرفتار اور لاکہون کا مال بطور غنیمت ہاتہہ آیا ایک مشہور اہل اسلام کی فتح پر اُنکے عہد مین ہوئی۔

القایم بامر اللہ بن قادر باللہ خلفائے عباسیہ کا چہبیسوان خلیفہ سنہ ۳۹۱ھ مین پیدا ہوئے سنہ ۴۵۰ھ مین قید ہوئے سنہ ۴۲۲ھ خلیفہ ہوئے اور سنہ ۴۶۷ھ مین وفات پائی مدت خلافت چوالیس سال آٹھہ ماہ عمر ۷۶ سال ۳ ماہ ۵ روز یہہ خلیفہ صالحین سے شمار کئے جاتے ہین وزیر اُنکے رئیس الرسا۔

المقتدی بامر اللہ بن محمد بن قایم بامر اللہ سنہ ۴۶۷ھ مین خلیفہ ہوئے بیس سال چار ماہ اٹھارہ روز عمر ۳۹ سال ۸ ماہ ۷ روز سنہ ۴۸۷ھ مین وفات پائی اُنکے عہد مین اچہے اچہے

امور ملکون مین صادر ہوے اور بہت سے عمدہ فائدہ ظاہر ہوے کہتے ہین شمس النہار انکی کنیز باعث ہلاکت ہوی انکے عہد مین بغداد کے اندر آگ لگی بعد چند سال دختر ملک شاہ سلجوقی کے ساتھہ انکی نسبت قرار پائی سنہ مین عروس بڑی دہوم دہام کے ساتھہ بغداد مین آئی منجملہ جہیز کے چیزون سے یہہ ہے کہ ایک سو تیس شتر جہیز دیبائے رومی کے جہولین مکلف پڑی ہتین تین عماریان سوائے عروس خاص بیگمون کے واسطے جنکو چہ ہتر اونٹ بار کئے تہے انکے گردنون مین طلائی قلادہ مرصع کار اور کارچوبی جہولین تہین چہہ اونٹون پر بارہ صندوق نقری ہر ہر صندوق جواہر بیش قیمت سے بہرا ہوا تہا تیس گہوڑے نفیس عربی و ترکی جو زیور مرصع یاقوت و الماس وغیرہ سے مزین تہے اس تقریب مین تمام بغداد مین روشنی ہوئی اسقدر کہ رات کو دن کا حکم دیا جاتا تہا عروس ایک محافہ مرصع زر و جواہر پر سوار تہی تین سو کنیزکان خوش جمال ہمراہ دو ہزار سوار جلو مین اور خواجہ سرا جو سواری کے گرداگرد تہے وہ بہت کثرت سے تہے۔

آمد عروس کے دوسرے دن حسب سنت خلیفہ وقت نے طعام ولیمہ کی تیاری کی چالیس ہزار من شکر اس دن صرف ہوئی اور سامان اسپر قیاس کیا جاسکتا ہے بعد ازآن ایک بڑا دربار ہوا اور جشن کیا گیا اراکین سلطنت کو حسب مراتب انعام و اکرام عطا کئے گئے انکے عہد مین بغداد مین کئی معرکہ ہوے احکام شریعت بہی اکثر انکے عہد مین نافذ ہوے گانے والی عورتین

انعقاد مجلس رقص وسرود سے باز رکہین گیئن باہم آدمیونکا
حمام مین برہنہ غسل کرنا جو ملک مصر مین ابتک کچہہ کچہہ دکہائی
دیتا ہے عموماً موقوف کرادیا گیا کبوترخانہ مسمار کرڈ اسلے
شرطین اور کبوتر بازی کی ممانعت ہوگئی کشتی پر مرد و عورت
اکہٹے سوار کئے جانے سے ملاحونکو ممانعت کردی گئی ۔

مستظہر باللہ بن مقتدی باللہ خلفائے عباسیہ کا اٹہائیسوان
خلیفہ ۴۸۷ھ مین خلیفہ ہوے ۵۱۲ھ مین وفات پائی مدت خلافت
پچیس سال عمر ۴۱ سال ۶ ماہ ۶ دن یہہ خلیفہ مزاج اور عادت
کے بہت اچہے تہے انکا زمانۂ خلافت رعایا کے لئے عمدہ تہا انکے
عہد مین حسن صباح اسمٰعیلی شام وردوبار کے قلعون پر قابض
ہوگیا اور دو لاکہہ حجاج ایک خشک ندی سے اتر رہے تہے
کہ دفعتاً اہلہ آگیا جسمین سب کے سب ہلاک ہوے سوا چند آدمیون
جو درختون اور پہاڑون پہ پناہ گزین ہوگئے تہے یہہ خلیفہ
فہمیدہ اور خوشنویس اور شاعر بہی تہے ۔

مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ ۵۱۲ھ مین خلیفہ ہوے سترہ برس
چہہ ماہ خلافت کی بہ عمر ۴۳ سال شہید ہوے صاحب ہمت
وہیبت و دلیر و جوانمرد تہے عمدہ انتظام کیا شریعت کے
احکام کو رونق دی باغی بادشاہون سے خود شریک جنگ
رہے ۵۲۹ھ مین سات ہزار آدمی کی جمعیت سے بمحاربہ سلطان
مسعود ہمدان سے روانہ ہوے مقابل مین دس ہزار فوج
تہی انکی فوج کو شکست ہوی چالیس لاکہہ دینار خزانہ انکا لوٹ لیا گیا

پانچ ہزار آدمی قتل کئے گئے خلیفہ کو مراغہ مین لے گئے لیکن سلطان
سنجر کی تہذیب سے جو اسکا چچا تہا خلیفہ کو واپس کیا اتفاقاً
مسعود کے سترہ آدمی جو ملاحدہ سے تھے اونہون نے خلیفہ
کو شہید کر ڈالا دار الخلافت نہ جانے دیا ملک عدم
پہونچا دیا۔

راشد باللہ بن مسترشد باللہ ۵۲۹ھ مین خلیفہ ہوئے پہر لوگون نے
جلد خلافت سے معزول کر دیا اور ۵۳۲ھ ہجری مین مقتول
ہوئے بدست ملاحدہ۔

المقتفی بامر اللہ بن مستظہر باللہ خلفای عباسیہ کا اکتیسوان خلیفہ
راشد باللہ کا چچا بعد معزولی راشد باللہ ۵۳۰ھ مین خلیفہ ہوئے
چوبیس سال تین ماہ اکیس دن خلیفہ رہکر ۵۵۵ھ مین وفات پائی
عمر چالیس سال بعد دورہ سلطان مسعود حاکم عراق وعجم کا خلافت
نے ہی اپنا زور پہر نیا دکہایا خلیفہ وقت مستقل بامور مملکت
ہوئے انہون نے بڑے تکلف سے کعبہ شریف کا ایک دروازہ
بنواکر نصب کروایا اور دروازہ کہنہ کا اپنے لئے تابوت بنوالیا
بعد ۵۵۵ھ بعدہ وہین وفات پاکر اونکی لاش تابوت مذکور مین حسب وصیت
رکہی گئی اس خلیفہ کے استقلالی حکومت مین نہایت وسیع
اختیار رہتے اسکے عہد مین بہت سخت وبا بغداد مین نازل ہوئی
جس سے اکثر آدمی ہلاک ہوئے ملک شام مین زلزلون کی
کثرت رہی شہر حما کے مکانات گرنے سے بیس ہزار آدمی
جان بحق تسلیم ہوئے آب دجلہ اسقدر زیادہ ہوگیا کہ بغداد کا

ایک حصہ اوس مین ڈوبگیا یہہ خلیفہ ذی علم وفضل حلیم الطبع
خلیق ودلاور تھے اسکے زمانہ مین یہہ ضابطہ مقرر رہتا کہ
کوئی امرادنی ہو یا اعلی بغیر فرمان خاص خلیفہ وقت کے
جاری نہین ہوسکتا تہا وزیر علی بن ضرار ابو نصر بن قہر وغیرہ
حاجب ابو المعالی۔

مستنجد باللہ بن مقتفی لامر اللہ خلفای عباسیہ کا بتیسوان خلیفہ
۵۵۵ ہجری مین خلیفہ ہوے ۵۶۶ھ مین وفات پائی گیارہ برس
ایک ماہ خلافت کی یہہ خلیفہ نیک عادت خوش کردار رفاہ عام
خلایق کے خواستگار مفسد شریرون پر نہایت سخت گیر
عادل باذل حلیم خوش تدبیر تھے اسکے حکایات دانشمندی
مشہور ہین بعضے باتین تصفیہ قلب کی پوری دلیل سمجھی جاتی ہین

المستضی بامر اللہ بن مستنجد بامر اللہ خلفاے عباسیہ کا تینتیسوان
جو ۵۶۶ھ مین خلیفہ ہوے ۵۷۵ھ مین وفات پائی مدت خلافت
نو برس آٹھ ماہ مرسیہ مین سلطان اندلس نے اسکے خلافت کی
اون کے نام کا خطبہ پڑہوایا عموماً اسنے رعایا خوش تہی
بجز ایک شخص قطب الدین خیار کے جو اوسوقت مشہور
ظالم نہین تہا چنانچہ ایک دن چند آدمیون کے مجمع سے قصر
خلافت پر چڑہ آیا اور مغلوب ہوا بجز فرار کچہ چارہ نپایا
صلاح الدین سلطان مصر کو مکلف خلعت بہیجا۔

پہر سلطان صلاح الدین نے بھی انکے عہد مین انکے نام کا خطبہ جاری کیا جو دوسو نو برس سے موقوف تہا وعظ کی مجالس حسب الحکم اکثر ہوا کرتی جسمین خود بھی شریک ہوتے ان کے عہد مین بباعث روافض کی بدعتین بغداد سے رفع ہوگئی تہین۔

ناصر الدین اللہ بن مستضی باللہ خلفائے عباسیہ کا چونتیسوان خلیفہ ۵۷۵ھ مین خلیفہ ہوئے ۶۲۲ھ مین وفات پائی مدت خلافت ۴۶ سال ۱۲ روز عمر ۶۹ سال انکے عہد مین خلافت نہایت شوکت پر رہی رعب جنکا ایسا تہا کہ سکنائے سندھ ومصر باشندگان بغداد کیطرح خائف رہتے اپنے فرزند ابو نصر محمد کو خود ولی عہد کرکے بموجب اونکی درخواست کے ولایت عہد سے مستعفی کیا مدت خلافت انکی نو ماہ تمام بغداد مین استعمال شراب موقوف کیا گیا وآلات مزامیر توڑ ڈالے گئے بہت سے ولایت اونکے عہد مین معمور ہوئی بہت بستیان بسین یہہ خلیفہ دلیر حاضر جواب ذہین فتین عاقل فاضل ملکی سے عمدہ ماہر تہے سپاہ رعایا کی خبرگیری زیادہ رکہتے تہے شہر کے گلی کوچہ مین راتون رات تنہا پہرکر احوال رعایا ملاحظہ فرماتے تمام ممالک مین جاسوس معتبر مقرر تہے جو حکام کے حالات سے وقت وقت پر خبر دیتے مسجدین خانقاہین دار الضیافت بغداد کثرت سے اون سے یادگار ہین رباط خلاطیہ بغداد کے جانب غربی مین بنکر تیار ہوئی اوس کے جشن مین عام دعوت کا حکم دیا جسمین پندرہ ہزار بکریان تیس ہزار مرغ ذبح ہوئے باقی اشیا اسکی پر قیاس کئے جاسکتے ہین

ایک مرتبہ شرف رویت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و سلم سے بہی
مشرف ہوئے ہین۔ اسکے بعد کتب خانہ قائم کیا اسمین بہت سی
کتابین فراہم کی تہین یہان اہل کمال کا مجمع رہا کرتا تہا۔

طاہر بامر اللہ بن ناصر الدین اللہ خلفاے عباسیہ کا پینتیسوان خلیفہ جو اپنی
اوصاف سے عمر بن عبد العزیز کے مماثل شمار کئے جاتے تہے۔ بعد وفات
پدر خلیفہ ہوئے نو ماہ ۱۴ دن خلافت کی ۶۲۳ھ مین وفات پائی۔ عمر ۵۲ سال
جس کسیکا مال خلفاے سابق نے ضبط کر لیا تہا تحقیق کرکے واپس کیا
خلافت شرع محصول تمام ممالک کے معاف کر دیئے۔

اونکی امانت و دیانت و فہم و کیاست و عدالت کی سب کے سب قائل ہین۔
کل بدعات اپنے عہد مین موقوف کرا دین۔ محلہ محلہ جاسوس مقرر کر دیئے۔
مقروض لوگ جو قید تہے اونکو بعد ادائی قرض رہا کر دیا۔ اور قرض
سے بہی رہائی دیکا۔

وسیع الہمتہ ہونے سے جو اونپر بنام اسراف اعتراض ہوا اسکا جواب
دیا یعنے دوکان خلافت آخر وقت مین کہولی ہے مجہپر معترض نہو کچہ
خیر کے کام کرنے دو۔ حیات مستعار میری قلیل ہے۔

مستنصر باللہ بن طاہر بامر اللہ خلفاے عباسیہ کا چہتیسوان خلیفہ۔ بعد وفات
پدر خلیفہ ہوے سولہ سال دو مہینے سات دن خلافت کی ۶۴۰ھ سے بعمر ۵۱
سال وفات پائی۔ انہون نے بہی عدل و انصاف سے کام لیا علما کی صحبت
اختیار کی۔ جہاد کے زیادہ تر درپئے رہے متمردین کا قلع و قمع کیا نہایت
مستحکم قلع اون کے اپنے قبضہ مین آئے۔ دین اسلام کی بڑی تقویت
کی۔ شعرا نے ان کے عہد مین قصائد مناقب مین لکہے اور صلہ پائے

یہہ سو قسمت نامو خلیفہ علما و مشائخ کی عظمت و خدمت کی سعادت سے بہت کچہہ شرف اندوز ہوا۔ تائید اسلام کا خاص پاس اسکو امتیاز حاصل رہا مسجدین خانقاہین دواخانے مسافرخانے اپنے قلمرو مین بنائے اور دوسرے امور خیر رفاہ عام کے عمل مین لانے سے اس نے رعایا کے دلون مین بڑی شوکت کے ساتہہ اپنا گہر کرلیا تہا دارالخلافہ کے ہر ہر محلہ مین ایک عالیشان مکان دار الضیافہ کے نام سے تعمیر کیا تہا اور جو لوگ وہان مقرر تہے وہ ہر وقت جملہ قسم کے لذیذ و خوشگوار کہانے پکا کر تیار رکہتے اور جو مہمان مسافر یا محتاج اوس محلہ مین وارد ہوتا اوسکو وہان کہانا کہلایا جاتا خاصکر رمضان مین اس دار الضیافت مین سب سے زیادہ اطعام طعام کا انتظام رہا کرتا۔

فیاضی کا ایک طرز یہہ بہی اختیار کیا گیا تہا کہ خود قصر خلافت پر سے لوگون کے گہرون پر مخفی طور سے طلائی گولیان پہینک دیا کرتا تہا۔

و نیز خلفائے عباسیہ مین یہہ پہلا خلیفہ ہے جسنے ایک نہایت رفیع الشان علمی عمارت لاکہون روپیہ لگا کر تہوڑی ہی مدت مین تیار کرکے اوسے اپنے نام سے نامزد کیا۔

مدرسہ مستنصریہ

یہہ مدرسہ دارالخلافت بغداد کے حصہ شرقی مین اب دریائے دجلہ نہایت

پرفزا و دلکشا موقع پر بنایا گیا ابن واصل کا قول ہی کہ روئے زمین پر کوئی مدرسہ
اس سے بہتر اور عمدہ تعمیر نہین ہوا۔

چنانچہ اس نیک یادگار کی بنیاد ۶۲۵ ہجری مین رکہی گئی اور ۶۳۱ ہ مین تمام اکمال بتکمیل تیار
ہوگیا اور اسی سال ماہ رجب مین بروز پنجشنبہ بڑی دہوم سے رسم افتتاح ادا
ہوئی یوم افتتاح دو سو اڑتالیس مستعد طلبا داخل مدرسہ ہوئے بانی مدرسہ
فرمانروائے بغداد مع جملہ علما و مشائخ و اعیان دولت و امرا اس موقع پر موجود
تہا اس تقریب مین اوسنے حاضرین کو گرانمایہ خلعت مرحمت کئے اور باظہار مزید
خوشنودی مہتمم تعمیر کو صلہ مین جاگیرین عطا ہوئین ہر علم و فن کی تعلیم و تدریس
کے واسطے جدا جدا مدرسین تہے تعلیم طب کے واسطے جدا قرارت سکہانے
کے لئے جدا اوستاد مقرر تہے مذہبی تعلیم کے لئے چارون مذہب حنفی شافعی مالکی
حنبلی کے علمائے باکمال متعین تہے چنانچہ مذہب حنفی کے مدرس اعظم شیخ عمر رشید فرغانی
تہے احاطہ مدرسہ مین درسگاہ و اقامتگاہ طلبا کے سوا بہت سی عمارتین تہین مثلاً
مطبخ جہان کہانا پکانے اور کہلانے کی جگہ تہی دار الشفا جہان معالج باتجربہ رہتا اور
ہر قسم کی مفید ادویہ اوسکے پاس ہوتین اور طلبائے مدرسہ کو مفت دوا ملتی تہی
مزملہ جہان موسم گرما مین سرد پانی رکہے جانے کا انتظام تہا۔

حمام نہایت خوشنما طرز پر تعمیر تہا اس قسم کی عمارت اس سے پہلے نہ بنی تہی اسکی ایجاد
اسی مدرسہ مین ہوئی۔ دار الکتب جسمین بے شمار نفیس و کمیاب کتابین طلبا و علما کے

دیکھنے کے لئے فراہم کی گئی تہین منجملہ اونکے شاہی کتب خانہ سے ہی ایک سو ساٹھہ [۱۶۰]
اونٹہون پر کتابین لادہ کر اسمین داخل ہو چکے تہین۔

بیت الساعۃ یعنے گھڑی خانہ دروازہ مدرسہ کے ایک شاندار بالاخانہ پر تھا جسمین
علی بن تغلب ساعاتی تلمیذ محقق طوسی کی ایجاد کی ہوئی گھڑی نصب تہی جس سے اوقات
معلوم ہوتے تہے۔

طلباء مدرسہ کو علاوہ اکل وشرب اور روشنی و فرش و ضروریات مکان کے لکھنے
پڑہنے کا جملہ سامان کاغذ قلم دوات سیاہی وغیرہ بہی مدرسہ کے طرف سے ملتا تہا
طلبا کو معمولی غذا کے سوا ہمیشہ قسم قسم کے لذیذ حلوے اور میوہ جات بہی
ملتے تہے مدرس کو بہی مدرسہ ہی سے کہانا پہنچتا — اخراجات مدرسہ کے لئے
بہت سے مواضع وقف کر دئے گئے تہے جنکی آمدنی سالانہ ستر ہزار مثقال سے زائد تہی
جو سکہ مروجہ حال کے حساب سے قریب پانچ لاکہہ روپیہ کے ہوا۔ اس خلیفہ کے عہد
خلافت مین مؤیدالدین علقمی متعصب شیعی ملحد جو ایک زمانہ مین مہتمم تعمیرات اور کچھہ
دنون متولی اوقاف رہا آخر کو اپنی چالاکیون سے وزیر اعظم ہو کر نمکحرامی کے صدقہ
باعث انہدام خلافت عباسیہ ہوا۔

ابواحمد عبداللہ مستعصم باللہ بن مستنصر باللہ خاندان بنی عباس کا سینتیسواں [۳۷] خلیفہ
خاتم خلافت آل عباسیہ سنہ ۶۰۹ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۶۴۰ھ مین خلیفہ ہوا اور سنہ ۶۵۶ھ
بعمر ۴۶ ہلاکو خان کے ہاتہہ سے ہلاک ہو کر درجہ شہادت حاصل کیا۔ سولہ سال

خلافت کی یہ خلیفہ بعض صفات حلم وکرم سے متصف تھا لیکن تدبیر و دوراندیشی اسمین نام کو نہ تھی تمام امور خلافت کو علقمی بد اندیش کے ہاتھ مین دیدیا تھا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اوسنے استقلال حکومت کی طمع مین تعصب مذہبی کو مددگار بناکر منغوخان سے بذریعہ رسل ورسائل ملت پیدا کرلی چنگیز خانی حکومت اوسوقت منغوخان کے ہاتھ تھی جو چین کے شمالی حصہ پر اور دوسرے بلا دبخارا وخوارزم تتار وغیرہ پر قابض و متصرف تھا منغوخان نے اپنے حقیقی بھائی ہلاکو خان کو فوج جرار کے ساتھ ایران کو بھیجا کر سلطنت اسماعیلیہ وایران فتح کرکے ملک عراق وغیرہ بھی اپنا کرکے ہلاکو خان اس فوج اشرار کا سپہ سالار بنکر سنہ ۶۵۴ھ مین دریاے عمان سے پار اوترا اور تاخت و تاراج وکشت وخون کرتا سلطنت اسماعیلیہ مین پہونچا اور وہان وہ قیامت کی عام خونریزی کی کہ ایک بچہ معصوم تک زندہ نہ چھوڑا جب یہ میدان صاف ہوگیا تو بغداد کا راستہ لیا اسوقت دارالخلافت کے ارکان خود ضعیف ہوچکے فرمانروا آرام طلب مخالفت اہل تسنن واہل تشیع غضب مجاہدالدین ایبک جو سنی المذاہب اور اندنون خلیفہ کا معتمد علیہ مقرب تھا وہ اہل تسنن کا حامی ہوا اب علقمی اوسکا دشمن بن بیٹھا پورا موقع تھا کہ ہلاکو خان قریب دارالخلافت آکر خیمہ زن ہوا اوسنے مخفی طور پر جاکر تخلیہ کیا اور اسی طمع سے کہ مجھے بصلہ خیرخواہی کے یہانکا فرمانروا کرجائیگا اوسے حملہ کا مشورہ دیدیا آپ دجار خلافت مین تنہا آکر فریب کا جال ڈالا اور اکثر افواج دلیر کو بیکار ٹھہرا کر ایک قلم موقوف کردیا اور خلیفہ کو سمجھا دیا کہ خلیفہ مرسل اسکے

سب بادشاہ سلاطین ہمیشہ منقاد رہے ہیں آپ سے کوئی مقابلہ نہ کرے گا پھر
بعد چند ایسے نامہ و پیام کے ہلاکو خان نے فوج کے تین حصے کئے دو طرف
سے اونکو روانہ کیا اور براہ حلوان و کریان بادشاہ آپ چلا محرم کی نویں تاریخ
۶۵۶ھ میں دونون طرف سے اسکی فوجون نے دفعۃً بغداد کو آگھیرا ۲۵ تاریخ
تک برابر لڑائی رہی خلافت کی طرف سے جو جان نثار مقابل آئے اونکو
تہ تیغ کیا اور آگ برساتا رہا بالآخر حسب مشورہ منافق علقمی خلیفہ اپنے امرا وغیرہ
کے ہمراہ بغداد کے حصار سے نکلکر ہلاکو خان کی پناہ میں آیا ہلاکو خان نے
خلیفہ اور ارکان دولت کو ایک جگہ نظر بند کر لیا اور شہر کے ایک ایک آدمی
کو بلا کر قتل کر ڈالا شہر کی فصیل توڑ ڈالی برج فارس مسمار کیا ۸ صفر کو تمام شہر جلا دیا
اور چھہ سو برس کا اندوختہ سب لوٹ لیا ۹ صفر ہلاکو خان شہر میں گیا اور اسکے
تمام دفینہ و خزینہ لیکر واپس آیا اور چلا بیا جو ایک گاؤن تھا اوسمین آکر قیام
کیا ۱۴ صفر کو خلیفہ اور اوسکے ساتھیون کو تہ تیغ بیدریغ کر کے شربت شہادت
پلایا یہہ نہایت مختصر الفاظ مین ہلاکو خان کی خونریزی کا حال بیان ہوا جسکے مظالم
کی دنیا کو نظیر نہین مل سکتی اور اوسی نمکحرام وزیر کو بجائے حکومت بغداد باوجود
وعدہ ظاہری ہلاکو خان ذلت و رسوائی دارین کے سوا کچھہ نہ ملا۔ یہان تک
اول خلفا کا مختصر حال تھا جو اپنے اپنے عہد مین مستقل حکمران رہے۔
اب اپنی خاندان بنی عباسیہ کے وہ خلفا جو مصر وغیرہ مین برائے نام سلاطین مصر

شام کی طرف سے خلیفہ مانے جاتے تھے اون سے مختصر کیفیت درج ذیل ہے۔

خلفائے مصر

واضح ہو کہ ۱۴ صفر سنہ ۶۵۶ھ سے لیکر ۱۳ رجب سنہ ۶۵۹ھ تک کوئی خلیفہ نہ رہا اور اتنی مدت بغیر خلافت گزری یہانتک کہ احمد ادسی مقتول خلیفہ مستعصم باللہ کا بھائی جو ہنگامہ اہل تتار مین بغداد سے بھاگ آیا تھا بیبرس کے حاکم الملک الظاہر کے پاس پہونچا اوسنے بلحاظ خاندان خلافت اسکی خاطر و مدارات کی اور اس عزت اور احترام سے پیش آیا کہ بعد تصدیق نسب سب کے پہلے اوسکے ہاتھ پر ۱۳ رجب ۶۵۹ھ مین خود سلطان نے پہر قاضی القضاۃ و مشایخ نے بیعت کی اور اسے خلیفہ قرار دیا اور بھائی کے خطاب مستنصر باللہ سے مخاطب کیا چند روز کے بعد خلیفہ سلطان ملک الظاہر کو ہمراہ لیکر مع خدم و حشم راہی عراق ہوا یہانتک کہ دمشق پہونچا حاکم موصل و حاکم بخارا و جزیرہ سب اسکے مطیع و فرمانروا ہو چکے تھے اسی حال مین وہان بہی وہی خونریز تاتاری پہنچا اور ۱۳ محرم ۶۶۰ھ مین خلیفہ اور اوسکے ہمراہی اون سفاکون کے ہاتھ سے مقتول ہوئے مدت خلافت کچھ دنون اور پانچ مہینے۔

حاکم بامر اللہ ابو العباس احمد بن علی حسن قبی بن علی بن ابی بکر بن مسترشد باللہ خلیفہ بست و نہم خلفائے عباسیہ دار السلام بغداد واقعہ اہل تتار کے وقت

یہہ بہی مخفی طور پر بغداد سے چلا آیا تہا اور امیر بنی خفاجہ کے پاس اقامت گزین تہا، وہان سے دمشق مین امیر عیسی بن مُہنّا کے پاس رہا اور سلطان ملک الظاہر بادشاہ مصر انکو یہان سے قاہرہ لے گیا اور وہان انکے ہاتہہ پر محرم ۶۶۱ھ مین خاص طور پر بیعت کی۔ اگرچہ پہلے سے انکو ایک قسم کی امارت حاصل تہی۔

۶۶۲ھ مین مدرسہ ظاہریہ بنکر تیار ہوا ۶۶۳ھ مین سلطان نے اندلس کو فتح کیا اور بتیس شہر افرنجی قبضہ سے نکال لئے جنمین سے اشبیلیا ورمرسیہ تہے اسی سال ہلاکو خان سرکش ہلاک ہوا اور سلطان نے اپنے فرزند ملک السعید کو اپنا جانشین قرار دیا جو صغیر سن تہا ۶۷۶ھ مین سلطان نے دمشق مین وفات پائی اور اوسکا فرزند اٹھارہ سال کا ملک السعید مستقل سلطان ہوا ۶۷۸ھ مین ملک السعید سلطنت سے معزول ہوکر کرک چلا گیا اور اوسی سال وفات پائی اور مصر مین ملک السعید کے بہائی امیر بدر الدین سُلامش کو سلطان قرار دیا اور ملک العادل کے لقب سے ملقب ہوا بعد چند سے وہ بہی معزول ہوا اور اوسکا وزیر امیر سیف الدین قلادون سلطان ٹہہرا جو ملک المنصور سے ملقب ہوا۔

۶۸۰ھ مین تتاری شام کے طرف آئے سلطان نے اونسے مقابلہ کیا اور فتحیاب ہوا ۶۸۸ھ مین بعد جنگ و جدال نہایت دلاوری و شجاعت کے ساتہہ طرابلس کو فتح کر لیا جو پانسو برس سے اونکی قبضہ مین تہا۔

سنہ ۶۸۹ھ مین ملک المنصور سلطان قلاؤن نے وفات پائی اور اوسکا فرزند سلطان صلاح الدین خلیل بادشاہ ہوا جسنے ملک الاشرف لقب پایا سنہ ۶۹۱ھ مین ملک الاشرف نے قلعہ روم کا محاصرہ کیا سنہ ۶۹۳ھ مین تروجہ مین مقتول ہوا اور اوسکا بہائی محمد بن منصور بادشاہ ہوا ملک الناصر لقب پایا دوسرے سال تخت سلطنت سے اوتارا گیا اور کتبغا سلطان ہوا جسنے ملک العادل خطاب پایا سنہ ۶۹۶ھ مین ہلاکو خان کا پرپوتا قازان بن ارغون اسلام لایا جس سے عام وخاص کو بہت بڑی مسرت ہوئی۔

ایک وقت سلطان دمشق مین تہا کہ لاجین نے سلطنت پر قبضہ کرلیا اور ارکان سلطنت سے مل گیا اور ملک المنصور لقب ہوا سنہ ۶۹۸ھ مین لاجین قتل ہوا اور پہر ملک الناصر کرک سے آکر سلطان ہوا۔ اور خلیفہ حاکم بامر اللہ نے ۱۸ جمادی سنہ ۷۰۱ھ مین وفات پائی۔ مدت خلافت اکتالیس سال۔

مستکفی باللہ ابو الربیع سلیمان ابن حاکم بامر اللہ۔ یہ ۱۵ محرم سنہ ۶۸۳ھ مین پیدا ہوا اور حاکم بامر اللہ کی زندگی مین اسکی خلافت پر سنہ ۷۰۱ھ مین اسکے ہاتہ بیعت کی گئی سنہ ۷۳۶ھ مین سلطان اور خلیفہ مین نزاع پیدا ہوا سلطان نے خلیفہ کو قلعہ قوص مین نظربند کیا وہان سنہ ۷۴۰ھ مین وفات پائی۔ مدت خلافت ۳۹ سال ہوئی۔

واثق باللہ ابراہیم بن مستمسک باللہ ابو عبد اللہ محمد بن حاکم بامر اللہ ابو العباس احمد

یہہ حاکم بامر اللہ کا پوتا تہا اولا خلیفہ حاکم بامر اللہ نے اپنے بیٹے ابو عبداللہ محمد کو اپنا ولی عہد کیا اور مستمسک باللہ لقب دیا تہا وہ مرگیا ابراہیم کو بیٹے کے فرزند کو ولیعہد کر کے واثق باللہ خطاب دیا۔

یہہ مستکفی باللہ کے وفات پاتے ہی اسکے ہاتہہ پر لوگون نے بیعت کی لیکن سلطان شریک نہوا نہ کوئی تعرض کیا بعد وفات سلطان بوجہ لہو ولعب غفلت شعاری معزول ہوا اور احمد خلیفہ قرار پایا جو خلیفہ مقتول مستکفی باللہ کا فرزند تھا۔

حاکم بامر اللہ ثانی ابو العباس احمد بن خلیفہ مستکفی باللہ بن حاکم بامر اللہ اول بعد وفات سلطان ناصر کے منصور بن ناصر نے ۷۴۱ھ مین قضاۃ و اعیان دولت کو جمع کر کے بمقام قوص ابراہیم مذکور کو برطرف کیا اسکے ہاتہہ پر بیعت کی اور دادا اسکا لقب حاکم بامر اللہ اوسکے واسطے تجویز کیا یہہ خلیفہ نہایت اچہے حالات رکہتا تہا۔ اسی کے عہد خلافت مین سلطان منصور شرب الخمر و دیگر مفسدات کی وجہ سے سلطنت سے معزول و مخذول ہو کر مقتول ہوا انتقام حقیقی نے یہہ معاملہ دنیا ہی مین ظاہر کر دیا کہ اس خلیفہ سے جو بدمعاملگی سلطان کے باپ سے کی تہی بعوض اوسکے اسکے ہاتہہ سے وہی معاملہ ہوا اور بعد اس سلطان کے سلطنت اوسکے بہائی کجک کے ہاتہہ آئی جسکا لقب ملک الاشرف تہا اوسی سال مین معزول ہوا اور اسکا بہائی دوسرا بہائی احمد بلقب ملک الناصر سلطان قرار پایا ۷۴۳ھ مین وہ بہی برطرف ہوا بجائے اوسکے تیسرا بہائی اسمعیل بلقب ملک الصالح سلطان شہر ۷۴۶ھ مین ملک الصالح بہی وفات پائی اور چوتہا بہائی شعبان سلطان ہوا جسنے ملک الکامل لقب پایا ۷۴۷ھ مین وہ بہی مقتول ہوا اوسکا پانچوان بہائی حسن سلطان قرار پایا جسکو ملک المظفر

لقب پایا۔
۷۴۷ھ مین یہہ برطرف ہوا اور اسکا چھوٹا بہائی حسن ملقب بہ ملک الناصر
سُلطان ہوا ۷۵۲ھ مین یہہ بہی برطرف ہوا بجائے اوسکے تخت سلطنت پر اسکا
ساتوان بہائی صالح ملقب بملک الصالح متمکن ہوا یہی بادشاہ ہے جسکے
عہد مین امیر کبیر کا خطاب ایک رکن سلطنت کو ملا۔
خلیفہ حاکم بامر اللہ ثانی نے ۷۵۳ھ مین وفات پائی۔
معتضد بامر اللہ ابو الفتح بن المستکفی اپنے بہائی حاکم بامر اللہ کے
انتقال کے بعد اسکی خلافت پر بیعت لی گئی اسنے ۷۶۳ھ مین وفات پائی اسکے
عہد خلافت مین ۷۵۵ھ مین سلطان ملک الصالح سلطنت سے برطرف ہوا
اور دوسری مرتبہ حسن ملک الناصر سلطان ہوا۔
۷۶۲ھ مین ملک الناصر مقتول ہوا اور اسکا بہتیجا منظفر ملقب ملک المنصور
سلطان ہوا۔
متوکل علی اللہ ابوبکر محمد بن معتضد باللہ ۷۶۳ھ مین اسکی خلافت
پر بیعت ہوئی اور ۴۵ سال تک خلیفہ رہا اسی عرصہ مین چار مرتبہ نصب بہی اسکو بار نصیب ہوتا
رہا اسکے سوا اولادین ہوئین اسقدر اولاد بالخصوص اولاد نرینہ کسی خلیفہ کو نصیب
نہین ہوئی کہ اونمین سے پانچ لڑکے خلیفہ ہوے۔ یہہ خلیفہ ۱۸ رجب ۸۰۸ھ مین انتقال
کر گیا مستعین باللہ عباس معتضد باللہ داؤد مستکفی باللہ سلیمان
قائم بامر اللہ حمزہ مستنجد باللہ یوسف۔
اسکے عہد خلافت مین ۷۶۴ھ مین ملک المنصور کی جگہہ ملک الاشرف
شعبان سلطان ہوا اسی سلطان کے عہد مین شرفا کے واسطے سبز عمامہ
کا استعمال مقرر ہوا تاکہ دوسرے لوگون سے ممتاز رہین ۷۷۳ھ سے شاہ

تیمور لنگ نے خروج کیا اور روز بروز ترقی کرتا چلا گیا مورخین نے اس موقع
پر ایک لطیفہ لکھا ہے کہ تیمور لنگ سال عذاب مین نمایان ہوا اسلئے کہ ابجد
کے حساب سے عذاب کے عدد سات سو تہتر ہوتے ہین ۷۷۸ھ مین ملک الاشرف
قتل ہوا بجائے اوسکے اوسکا فرزند علے بلقب ملک المنصور سلطان ہوا
اسی سال چاند گرہن اور سورج گرہن ماہ شعبان مین واقع ہوا چاند گرہن شب چاردہم
شعبان کو اور سورج گرہن ۲۸ شعبان کو۔
۷۸۳ھ مین ملک المنصور نے وفات پائی اسکا بہائی حاجی بن الاشرف
بلقب ملک الصالح سلطان ہوا۔
۷۸۴ھ مین سلطنت سے علحدہ ہوا اور بجائے اوسکے قوم چرا کسہ سے
برقوق سلطان ہوا اور ملک الظاہر لقب اختیار کیا ۷۹۱ھ مین برقوق
کرک مین گرفتار کر کے محبوس کیا گیا اور دوسری مرتبہ حاجی بلقب ملک
المنصور سلطان قرار پایا۔
اسی سال حسب الحکم محتسب وقت نجم الدین طنبدی اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم پر صلواۃ وسلام کا اداکیا جانا مروج ہوا ۷۹۲ھ مین برقوق رہا
کیا گیا اور اوسکا فرزند فرج بلقب ملک الناصر سلطان ٹھہرا۔
۸۰۸ھ مین یہہ برطرف ہوا اور اوسکا بہائی عبدالعزیز بلقب ملک المنصور
سلطان ہوا دو مہینے کے بعد پہر ملک الناصر سلطان ہوگیا۔
واثق باللہ عمر بن ابراہیم بن مستمسک باللہ بن حاکم بامر اللہ بعد برطرفی
متوکل ۷۸۵ھ مین خلیفہ ہوا اور ۱۹ شوال ۷۸۸ھ مین انتقال کر گیا۔ اس اثنا مین
مستعصم باللہ ذکریا بن ابراہیم مستمسک باللہ واثق باللہ اپنے
بہائی کے مرنے کے بعد خلیفہ ہوا ۷۹۱ھ تک خلیفہ رہکر معزول ہوا اور اوسکے

مرنے کے بعد متوکل علی اللہ پہر خلیفہ ہوگیا تہا۔

مستعین باللہ ابو الفضل عباس بن متوکل علے اللہ اپنے باپ کی زندگی مین اسکی بیعت خلافت سنہ ۷۹۱ھ مین ہوچکی تہی جسوقت مین فرخ ملک الناصر سلطان تہا جب سلطان مقتول ہوا تو اس خلیفہ کی سلطنت پر سنہ ۸۱۵ھ مین لوگون نے بیعت کی اور یہہ مصر کو چلا گیا اور سکہ اسکے نام کا جاری ہوا شیخ الاسلام علامہ ابن حجر نے اسکی نسبت ایک مطول قصیدہ بہی لکہا ہے جسمین اسکی خلافت و سلطنت کا حال اور اسکے عدل و انصاف کی بہت تعریف کی ہے چنانچہ فرماتے ہین ع ومناقب العباس لم تجمع سوی۔ لحفیدہ ملک الوری عباس سنہ ۸۰۰ھ مین نائب مصر نے جسکا لقب نظام الملک تہا اسکی سلطنت پر قبضہ کرلیا اور مویّد باللہ اپنا لقب رکہا۔ یہہ خبر نوروز کو پہونچی جو ملک شام مین نائب تہا اوسنے علماسے مشورہ کیا سب نے اتفاق کیا یہہ باغی ہے نوروز نے اسکے ساتہہ قتال کرنا چاہا پس سنہ ۸۱۸ھ مین خود مویّد نے کوچ کیا اسکندریہ چلا گیا وہین وفات پائی اور ططر کی حکومت ہوگئی۔

معتضد باللہ ابو الفتح داؤد بن متوکل علے بہائی کے خلع کے بعد اسکی خلافت پر سنہ ۸۱۵ھ مین بیعت ہوئی۔ محرم سنہ ۸۴۵ھ مین وفات پائی اس وقت سلطان ملک المویّد تہا جسکے بعد اوسکا فرزند احمد بہ لقب ملک المظفر سلطان ہوا جسکا لقب نظام الملک ططر تہا پہر محمد ملک الصالح اوسکا فرزند سلطان ہوا اسکے نائب نظام الملک برسبائی تہا نائب نے اپنی زبردستی سے سلطان کو علٰحدہ کرایا اور یوسف سلطان سابق کا فرزند بلقب ملک العزیز سلطان ہوا جسکا نائب السلطنۃ نظام الملک چقمق رہا پہر اسی نائب نے اوسپر غلبہ پایا اور سلطان ہوا اور ملک الظاہر لقب پایا اسکے

زمانہ مین خلیفہ وقت سے نے وفات پائی۔

...مین مدرسہ مویدہ بنکر تیار ہوا جسکے مدرس اعظم شیخ شمس بن المدیری... ...سے سلطان اون کے درس مین خود حاضر ہوا شاہزادہ ابو...
بن ملک الظاہر نے شیخ کے درسگاہ کا فرش اپنے ہاتہہ سے بچہایا۔

مستکفی باللہ ابو الربیع سلیمان بن المتوکل علی اللہ اپنے بہائی کے زمانہ مین ولی عہد ہو چکا تہا جو متاخرین خلفا مین سب سے زیادہ صالح متدین خوش اخلاق تہا بروز جمعہ سلخ ذیحجہ ۸۵۴ھ مین بعمر ۶۳ سال انتقال کر گیا سلطان ملک الظاہر اس خلیفہ کی اس درجہ عظمت کرتا تہا کہ پیادہ پا جنازہ کے ساتہہ گیا اور اوسکی نعش کو اپنے دوش پر اٹہا کر لے گیا۔ شیخ الاسلام ابن حجر نے اسی کے عہد خلافت مین وفات پائی۔

قایم بامر اللہ ابو البقا حمزہ بن متوکل علی اللہ بہائی کے بعد اسکی خلافت پر بیعت ہو گئی تہی بہ نسبت اول خلفا کے جو اسکے بہائی گزرے ہین اسمین شوکت وشان بڑی تہی اسیکے عہد مین سلطان الظاہر جقمق کا آغاز ۸۵۷ھ مین انتقال ہوا اوسکا فرزند عثمان بہ لقب ملک المنصور سلطان کیا گیا ڈیڑہ مہینہ اسکی سلطنت کو منقضی ہوا تہا کہ اینال نے اسپر غلبہ پایا اور بلقب ملک الاشرف سلطان ٹہرا اسمین اور خلیفہ وقت قائم بامر اللہ مین کچہ کدورت آگئی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ خلیفہ ۸۵۹ھ مین خلافت سے علحدہ ہوا اور اسکندریہ مین نظر بند رہ کر ۸۶۳ھ مین وفات پائی

مستنجد باللہ ابو المحاسن یوسف بن المتوکل علی اللہ بعد خلع قائم بامر اللہ خلیفہ ٹہرا اوسی وقت ملک الاشرف سلطان

زندہ تھا جو سنہ ٨٦٥ھ مین انتقال کر گیا بجاے اوسکے اوسکا فرزند
بلقب ملک المؤید سلطان رہا اور پہر خوشقدم تخت [illegible]
اور بلقب ملک الظاہر سلطان ہوا سنہ ٨٧٢ھ مین خوشقدم
الظاہر نے وفات پائی اور تمربغا اسی لقب کے ساتھ سلطان
ہوا لیکن بعد سلطان قائتبائی ملقب بہ ملک الاشرف اس پر
غلبہ پاکر سلطان ہوا اور نہایت خوبی کے ساتھ سلطنت کی خلیفہ وقت
نے سنہ ٨٨٤ھ مین وفات پائی۔

متوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز بن یعقوب بن متوکل علی اللہ
اول یہ خلیفہ سنہ ٨٨٤ھ مین خلیفہ ہوا اور سنہ ٩٠٣ھ ہجری مین سلخ محرم روز
چہارشنبہ اسنے وفات پائی۔ مدت خلافت ١٩ سال۔

یہ خلیفہ سنہ [illegible]ھ مین پیدا ہوا تہا خلفاے مصر کا یہی تیرہوان خلیفہ ہی جس کے
تذکرہ پر کتاب کے حصہ ہذا کا اتمام موعود ہو چکا چونکہ ابتداے سن رشد
سے اسکے اخلاق وعادات محبوب و مرغوب تھے لہذا نوع تفصیل احوال
کا مضائقہ نہین پس واضح ہو کہ یہہ خلیفہ جس وقت متولد ہوا عموماً لوگون کے
دل اسکی طرف کہنچتے تھے عنفوان شباب سے پہلے ہی اسمین سب صفات
حمیدہ جمع ہوگئی تہین ہر ادنی اعلے سے نہایت اخلاق و تواضع سے ملاقات
کرتا ہر وقت خندہ پیشانی رہتا ادب کا بڑا لحاظ رکہتا تحصیل علم مین کمال سعی کی
مستکفی باللہ اسکے چچا نے اپنی صاحبزادی کے ساتھ بخیال کمال صلاحیت
اسکا عقد کر دیا بارہوین خلیفہ مستنجد باللہ جو متوکل علی اللہ اول کے
پوتے اور اس خلیفہ سیزدہم کے چچا تھے وہ اپنے عہد خلافت مین جب
بیمار ہوے تو اپنی جگہہ ان کی خلافت قرار دیگئے کہ میرے بعد انکو خلیفہ کرنا
چاہئے پس دوشنبہ سولہوین محرم سن مذکور الصدر مین جو روز وفات

مشہور باللہ تہا اوسی دن بموجب وصیت خلیفہ مرحوم انکی خلافت
بیعت کی اسوقت مین سلطان مصر الملک الاشرف اور
سلطنت سب جمع تہے خلیفہ ہوتے ہی مستعین باللہ لقب
رہے کی رائے ہوئی آخر اتفاق آرا اسپر ہوا کہ متوکل علی اللہ رکہا
جائے چنانچہ اسی کے ساتہہ مشہور ہوے جب لوگون کی بیعت سے فارغ ہوئے
تو قلعہ سے (جو دار الخلافہ قرار پایا ہوا تہا) اپنے رہنے کی جگہہ بڑی شان و
شوکت کے ساتہہ سوار ہوکر گئے جلو مین قاضیان ممالک اور اعیان و ارکان
سلطنت بحسن عقیدت دلی مسرت کے ساتہہ تہے لیکن اوسی دن وہان سے
قلعہ کو واپس چلے آئے - اسی سال جلوس مین سلطان مصر ملک الاشرف
نے حج کے لئے ملک حجاز کا سفر کیا حالانکہ ایک صدی سے کسی مصری
بادشاہ نے رکن اسلام ادانہ کیا تہا یہہ بادشاہ پہلے مدینہ منورہ پہونچا اور
زیارت مرقد انور سلطان انبیا و رسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف اندوز ہوا
یہان چہہ ہزار دینار تقسیم کئے پہر مکہ معظمہ گیا وہان پانچ ہزار دینار تقسیم کئے اور
وہان ایک مدرسہ تعمیر کیا اور اسکے متعلمین و مدرسین کی معقول ماہوارین مقرر
کین بعد ادائے حج مصر کو واپس آیا خلافت کی دوسرے سال دوادار نے مصر سے
ایک بڑی جماعت کے ساتہہ عراق کی طرف خروج کیا جس سے یعقوب شاہ
بن حسن کی فوج جرار نے ربی (نام قریہ) کے پاس مقابلہ کیا کچہہ لوگ قتل ہوئے
اور کچہہ قید اور سرغنہ ہر دوادار کو پکڑ کر مار ڈالا خلافت کے تیسرے سال
۱۰ محرم ۸۸۶ھ مین ہفتہ کے دن بہت سخت زلزلہ ہوا جس سے زمین اور
تمام عمارتین بلکہ پہاڑ بہی ہل گئے یہان تک کہ مدرسہ صالحیہ کا مینار
گر گیا جسکے صدمہ سے قاضی القضاۃ شرف الدین بن عبلا شہید ہوئے

اسی سال میں سلطان مرحوم محمد خان بن سلطان عثمان خان غازی
نے وفات پائی جسکا تذکرہ اپنے موقع پر تفصیل سے ساتھہ مرقوم
انشاء اللہ القادر المتعال وانقل سلکنا ہہنا مسلک الاختصار
وتوجرنا کثیراً من الحوادث والاحوال خوفاً لا یمکن الا بالتفصیل وہو یفضی
الی التطویل کثیراً ما یبلغ بعضہم ما یمیل قلوب الناظرین الیوم عموماً علی
انہ اشتہرت حوادث عہد ہؤلاء الخلفاء فی الجرائد الاسبوعیۃ الہندیۃ
فضلاً عن مؤلفات فاضل علماء الامۃ المحمدیۃ رحمہم اللہ سبحانہ ونفعنا
بفیوضہم الابدیۃ السرمدیۃ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ تعالی وتبارک علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ
اجمعین ؁

اللہم اغفر وارحم علی من الف ہذا الکتاب وکتبہ وطالعہ واجرہم
من عذابک وعقابک وعتابک یوم الحساب فانک انت الغفور
الرحیم التواب العفو الکریم الوہاب ۔

بست ونہم صفر المظفر ۱۳۱۴ھ ہجریہ نبوی
مقام حیدرآباد دکن

بقلم سید سردار علی عفی عنہ سابق اہلکار پیشی عالیجناب معلی القاب
راجۂ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج سرکار عالی

تحریر یافت